يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (القرآن)

نظر ثانی و تقریظ

فضیلۃ الشیخ **محمد یونس بٹ** حفظہ اللہ تعالیٰ

الجامعة السلفية فيصل آباد

فضیلۃ الاستاذ **محمد مظفر شیرازی** حفظہ اللہ تعالیٰ

المدير العام

بجامعة الامام البخاری العالمية سيالكوٹ

الأَعْوَانُ النَّاجِيَةُ

فِي شَرْحِ

الفَرَائِضِ السِّرَاجِيَةِ

تالیف

ابو میمون محمد محفوظ اعوان

خریج: مرکز التربیۃ الاسلامیۃ فیصل آباد

استاذ: جامعۃ الإمام البخاری لأهل الحدیث

www.KitaboSunnat.com

ناشر: جامعہ امام بخاری اہل حدیث

مقام حیات، سرگودھا، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)

کتاب نمبر ______________

الأعوان الناجية في شرح الفرائض السراجية

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الأعوان الناجية في شرح الفرائض السراجية

تالیف

محمد محفوظ اعوان

خریج

مرکز التربية الاسلامية فيصل آباد

أستاذ

جامعة الأمام البخارى لأهل الحديث

www.KitaboSunnat.com

ناشر: جامعة الأمام البخارى لأهل الحديث

مقام حیات ☆ سرگودھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب: .... الأعوان النّاجية في شرح الفرائض السراجية

مؤلف: .... محمد محفوظ اعوان حفظہ اللہ

تعداد: 1000

کمپوزنگ: .... مؤلف

قیمت: 50روپے

اشاعت: .... جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ (اگست 2004ء)

ناشر: .... جامعہ امام بخاری سرگودھا

سٹاکسٹ

آپ کا قریبی بکسٹال

نیز آپ مؤلف کے ایڈریس صرف قیمت منی آڈر کر کے کتاب منگوا سکتے ہیں۔

ایڈریس:

محمد محفوظ اعوان

جامعہ امام بخاری اہل حدیث، مقام حیات، سرگودھا

فون نمبر:0451-715130

عرضِ اعوان: میں عام انسانوں کی طرح غلطیوں سے مبرا اور خطاؤں سے منزہ نہیں، آپ اپنی سمجھ کے مطابق کتاب کی خوبیوں کو اللہ کریم کی طرف منسوب کر کے بندہ ناچیز کیلئے دعا کر دینا اور خامیوں کی نسبت میری طرف کرنا، نیز اصلاح کیلئے ان پر مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دینا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء وسيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

أما بعد:

مولائے کریم کی توفیق سے میں نے برخوردار عزیزم مولانا محمد محفوظ حفظه الله تعالى ورعاه کی اس کتاب کو شروع سے آخر تک مکمل طور پر حرف بہ حرف پڑھا ہے، عزیزم کی اس قابل قدر دینی خدمت کو علمِ میراث پڑھنے والے طلباء کے لیے انتہائی عمدہ پایا، مولانا صاحب نے "سراجی" علم فرائض کی معروف کتاب کی تسہیل وتشریح اور تمام مسائل کی مثالوں کو عملی طور پر حل کر کے اردو دان علمِ وراثت میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے انتہائی آسان کر دیا ہے۔

نظر ثانی کے دوران مذکورہ کتاب میں جہاں جہاں کوئی قابلِ اصلاح چیز دیکھیں اسکی نشاندہی کر دی تاکہ لوگوں کے ہاتھوں میں کتاب پہنچنے سے پہلے ان امور کی اصلاح کر لی جائے، باوجود کم عمری کے یہ کتاب مؤلف کی فنِ میراث میں مہارت کی غماز ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، ان کی اس خدمتِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلام کوشرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے باعثِ بلندی درجات بنائے اوران کی اس کاوش کوان کے والدین اوراساتذہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (اللهم آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

www.KitaboSunnat.com

کتبہ

محمد مظفر شیرازی

2004/08/09ء

المدیر العام

بمرکز الأمام ابن حزم للتراث والتحقیق

بجامعة الأمام البخاری الأسلامیة العالمیة، سیالکوٹ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

وَبَعْدُ............

انسان اس دنیا میں خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ جاتا ہے، لیکن یہ حقیقت انسان کی مال و دولت کیلئے حرص کو کم نہیں کرتی، وہ حصولِ مال کیلئے خود بھی کئی آزمائشوں سے گزرتا ہے اور دوسروں کو بھی آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے، کچھ نہ ملے یا بہت کچھ مل جائے، ہر صورت میں اس کی حرص بجائے کم ہونے کے مزید بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ خود موت سے ہم کنار ہو جاتا ہے اور اس کا مال اس کے ورثاء کیلئے فتنہ و آزمائش بن جاتا ہے، قابلِ احترام رشتوں کا تقدس پامال ہوتا ہے، پیار و محبت کے رشتے دشمنی میں بدل جاتے ہیں اور بسا اوقات یہ دشمنی نسل در نسل چلتی ہے۔

اسلام نے مال و دولت کی حرص و طمع کو کنٹرول کرنے کیلئے ہدایات دی ہیں، صدقات و زکوۃ کا نظام وضع کیا ہے تاکہ انسان کی زندگی میں یہ مال و دولت اس کیلئے فتنہ و آزمائش کا سامان نہ بنے۔

اور اس کی موت کے بعد اس کے خاندان کو فتنہ و آزمائش سے بچانے کیلئے اسے ایک نظامِ میراث دیا۔ "آبَاءُكُمْ وَأَبْنَاءُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا" کہہ کر انسان کو بتایا کہ تقسیمِ میراث کا ضابطہ بنانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں، اس لیے خالقِ کائنات نے خود نظامِ میراث بنا کر "فريضة من الله" کی مہر کے ساتھ انسان کو عطا کیا ہے اور "أَنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا" کہہ کر اس میں ہر قسم کی تبدیلی اور تغیر کا راستہ بند کر دیا ہے۔

علمِ میراث انسان کی موت کے بعد اس کے خاندان کو بہت سی آزمائشوں اور فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس علم کے سیکھنے کی ترغیب دلائی ہے، علمِ میراث میں بیشمار کتب تصنیف کی گئی ہیں، مختصر بھی ہیں اور مطوّل بھی، منظوم بھی ہیں اور منثور بھی، اہل علم نے ہر دور میں اس علم کی خدمت کی ہے۔

علامہ سراج الدین محمد بن محمد عبدالرشید السجاوندی کی کتاب "الفرائض السراجية"،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو کہ سراجی کے نام سے معروف ہے، اکثر دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔

عزیزم محمد محفوظ سَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَعَاهُ نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے، مشکل مقامات کو طلبہ کیلئے سہل بنانے کی کوشش کی ہے، مختلف فیہ مسائل کو دلائل کے ساتھ واضح کر کے ترجیح کا راستہ آسان کیا ہے، احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کی صحیح نصوص کو مستدل بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیلہ کو مبارک بنائے، یہ اس کی بارگاہ میں بھی شرف قبولیت پائے اور اہل علم کے ہاں بھی اسے درجہ مقبولیت حاصل ہو، ان کا یہ قدم میدانِ تصنیف میں احسن اور اسہل انداز میں بڑھتا جائے، ان کی یہ حسنات ان کیلئے، ان کے والدین اور اساتذہ کیلئے صدقہ جاریہ اور آخرت کی کامیابی وکامرانی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمد یونس بٹ
جامعہ سلفیہ فیصل آباد، پاکستان

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فہرست

انتساب.......... 13
علم میراث کے متعلقہ آیات کریمہ.......... 14
علم میراث کا مختصر تعارف.......... 15
مقدمہ.......... 16
شرح میں استعمال ہونے والی اصطلاحات.......... 18
حمد وثنا.......... 20
علم میراث نصف علم ہے.......... 21
میراث سے متعلقہ حقوق.......... 21
تقسیم ترکہ کی ترتیب.......... 22
ورثاء کی ترتیب.......... 24
مولی الموالاۃ (حلیف) کے وارث بننے کا جائزہ.......... 27
المقر لہ بالنسب علی الغیر کے وارث بننے کا جائزہ.......... 30
فصل فی الموانع (موانع ارث).......... 31
باب معرفۃ الفروض ومستحقیھا
(مقررہ حصوں اور ان کے مستحقین کی پہچان).......... 33
میراث میں معین حصے.......... 33
اصحاب الفروض.......... 34
جد اور جدہ کی اقسام اور تعریفات.......... 34
بھائیوں بہنوں کی اقسام اور تعریفات.......... 35
اصحاب الفروض کے تفصیلی حصص.......... 35
باپ کے حالات.......... 35

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخرج نکالنے کا طریقہ........ 36

میت کے باپ اور دادا میں فرق........ 39

اخیافی بہن بھائیوں کے حالات........ 41

خاوند کے حالات........ 42

فصل فی النساء

(اصحاب الفروض عورتوں کے حصص کی تفصیل)........ 43

بیوی کے حالات........ 43

حقیقی بیٹیوں کے حالات........ 44

پوتیوں کے حالات........ 45

مسئلہ تشبیب........ 47

عینی بہنوں کے حالات........ 48

علاتی بہنوں کے حالات........ 50

ماں کے حالات........ 52

اشکال........ 54

جدہ کے حالات........ 55

چھ معین حصوں کے مستحقین کی فہرست........ 58

باب العصبات (عصبات کا بیان)........ 59

عصبہ بنفسہ........ 59-60

عصبہ بغیرہ........ 59-62

عصبہ مع غیرہ........ 59-63

عصبہ سببی........ 59-63

محرم قرابتدار غلام کی آزادی اور اس کے عصبہ سببی........ 66

باب الحجب (حجب کے مسائل)........ 67

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حجب نقصان سے متاثر ہونے والے افراد.....70
حجب حرمان سے متاثر ہونے والے افراد.....70
باب مخارج الفروض (مقررہ حصوں کے مخارج).....70
باب العول (عول کے مسائل).....73
فصل فی معرفة التماثل والتداخل والتوافق والتباین بین
العددین (دو اعداد میں تماثل، تداخل، توافق اور تباین کی نسبتیں).....77
توافق اور تباین کی پہچان کا طریقہ.....78
باب التصحیح (تصحیح کے مسائل).....79
فصل: ہر وارث فریق اور اس کے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ.....85
فصل فی قسمة الترکات بین الورثة والغرماء
(ورثاء اور قرضخواہوں میں ترکہ کی تقسیم).....87
فصل فی التخارج (تخارج کا بیان).....91
باب الرد (ردّ کے مسائل).....92
ردّ کی تائید میں ادلہ.....98
باب مقاسمة الجد (مقاسمہ جد).....101
دادے کا بھائیوں کو محروم کرنے کی وجوہات.....101
باب المناسخة (مناسخہ کا بیان).....108
باب ذوی الأرحام (ذوی الارحام کے مسائل).....112
ذوی الارحام کے وارث بننے کی دلیلیں.....112
ذوی الارحام کی توریث کی کیفیت.....113
ذوی الارحام کی اصناف.....114
فصل فی الصنف الأول (پہلی قسم کے احکام).....116
فصل.....122

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل فی الصنف الثانی (دوسری قسم کے احکام)........................ 124
فصل فی الصنف الثالث (تیسری قسم کے احکام)........................ 126
فصل فی الصنف الرابع (چوتھی قسم کے احکام)........................ 129
فصل فی اولادھم (چوتھی قسم کی اولاد کے احکام)........................ 131
فصل فی الخنثی (مخنث کے مسائل)........................ 135
فصل فی الحمل (حمل کے مسائل)........................ 140
حمل کی مدت اور تعداد........................ 140
حمل کے وارث بننے کی شروط........................ 148
فصل فی المفقود (مفقود کے احکام)........................ 148
مفقود الخبر کی انتظار کی مدت........................ 149
فصل فی المرتد (مرتد کے احکام)........................ 151
مسلمان کا مرتد کا اور مرتد کا مسلمان کا وارث نہ بننا........................ 151
مرتد مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں........................ 151
فصل فی الأسیر (مسلمان قیدی کے مسائل)........................ 154
فصل فی الغرقی والحرقی والهدمی (بیک وقت پانی
میں غرق ہونے والے یا جل جانے والے یا کسی چیز کے
نیچے دب کر مر جانے والے رشتہ داروں کے احکام........................ 155
حمد و دعاء........................ 157

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے عظیم جامعات اور عظیم مشائخ کے نام

کہ مولائے کریم نے جن کے اہم کردار سے بندہ ناچیز کو حفاظت و سالمیت سے متصف دینِ حنیف کی خدمت کا شرف بخشا۔

میری مراد:

- **مرکز التربیۃ الاسلامیۃ فیصل آباد**
- **الجامعۃ السلفیۃ فیصل آباد**
- **جامعۃ تعلیم الاسلام** ماموں کانجن (**فیصل آباد**)
- **جامعۃ العلوم الاثریۃ جہلم**
- اور ان میں تدریسی خدمات سرانجام دینے والے قابل صد اکرام مشائخ حفظہم اللہ ورعاھم ہیں۔

عالی جان نانا ابو رحمۃ اللہ کے نام

کہ مولائے رحیم کی توفیق سے جنہوں نے میرے عالی مرتبت والدین رحمہما کو بندہ ناچیز کو قرآن و حدیث کے علوم کیلئے منتخب کرنے کے مشورہ سے نوازا تھا

برادر مکرم **عرفان حمید** حفظہ اللہ کے نام

کہ مولائے جلیل نے جن کے حسنِ تعاون سے کتاب کی طباعت کے مراحل آسان فرمادیے۔

﴿جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء﴾

محمد محفوظ اعوان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

علم الفرائض کا اصل مصدر و ماخذ مندرجہ ذیل آیات کریمہ ہیں

اسلیے یہ آیات متناً و مفہوماً ذہن نشین کر لیں

۞ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

(سورة النساء:رقم الآية: 11)

۞ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ☆ (سورة النساء:رقم الآية:12)

۞ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆ (سورة النساء:رقم الآية:176)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم الفرائض (علم میراث)

علم میراث کی تعریف، موضوع، غرض وغایت:

تعریف: وہ علم ہے جس سے میت کے ترکہ کے مستحقین پر ترکہ کی تقسیم معلوم ہو۔

موضوع: میت کا ترکہ۔

غرض وغایت: وارث کو اس کا مقرر حصہ دینا۔

میراث کی تعریف، اسباب، ارکان، شروط

تعریف: میت کی حقیقی وحکمی اور منقولہ وغیرمنقولہ جائداد کو اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل کرنا۔

اسباب: (1) حقیقی قرابت، (2) نکاح، (3) ولاء۔

مزید وضاحت کتاب میں ''ورثاء کی ترتیب'' میں آئے گی (انشاء اللہ)

ارکان: (1) مُوَرِّث (میت)، (2) وارث، (3) موروث (ترکہ)

شروط: (1) مورّث کی حقیقی یا حکمی موت کا علم، (2) مورّث کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا، (3) جہت قرابت کا علم ہونا۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِأِحْسَانٍ أِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

أَمَّا بَعْدُ ..... ہمیشہ سے مال و دولت انسان کیلئے فتنوں اور آزمائشوں کا سبب بنتا رہا، طمع وحرص کے جذبات ابھارتا رہا، حلت وحرمت کی کسوٹی کو پامال کرتا رہا، نتیجتاً انسان نے حق تلفی، ظلم وستم، قتل وغارت گری، عدمِ فکرِ آخرت اور دنیا طلبی کی روش اختیار کرلی۔

شیطان کے ان عفریتوں کے استیصال کیلئے انسانی تدابیر انتہائی ناکافی تھیں ﴿آبَاءُ كُمْ وَأَبْنَاءُ كُمْ لَاتَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا﴾، اسلئے مولائے حکیم نے خود قوانین وضوابط کا مرتب مجموعہ نازل فرمایا، جس کی ایک شق "علم میراث" ہے، جو مرنے والے کی جائداد کے طلبگاروں کی خواہشات کو کنٹرول کرکے ہر ایک کو اس کے جائز حق سے نوازتا ہے۔

اللہ بزرگ وبرتر نے جہاں ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ﴾ فرما کر اس علم کی اہمیت کو اجاگر کیا وہاں ﴿فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ﴾ اور ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ﴾ کے ذریعے اس کی پابندی کو لازمی قرار دیا اور اس سے عملاً پہلوتہی اختیار کرنے والے کو ﴿وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا﴾ کی وعید کا مستحق قرار دیا، یہ علم اس نوعیت میں منفرد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کم وبیش اس کی تمام جزئیات تفصیل سے بیان کیں مزید توضیح وتبیین اللہ کے پیغام رساں محمد رسول اللہ ﷺ نے کردی۔

بلاشبہ اردو زبان میں تصنیف وتالیف کے میدان میں علم وراثت کو نمایاں مقام حاصل ہے، قرآن وحدیث کے خادموں کی فہرست میں اپنے نام کے اندراج کیلئے میں نے بھی اس موضوع پر "الأعوان الناجية فی شرح الفرائض السراجية" کے نام سے قلم اٹھایا، جو انشاءاللہ عصر حاضر کے اختصار پسند، سہل پسند اور صحت وتحسین پسند ذہن کیلئے ممد ومعاون ثابت ہوگا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں متنِ کتاب میں مذکورہ احادیث کی تخریج وتحقیق کی ،شرح میں احادیث صحیحہ کا انتخاب کیا،بعض شائقین کی سہولت کیلئے محترم بھائی عبدالمنان راسخ صاحب حفظہ اللہ کے انتہائی قابل قدر مشورے پر عمل کرتے ہوئے نحوی قواعد کے مطابق اعراب لگائے ،شرح میں بذریعہ جداول مسائل سمجھانے کی کوشش کی اوراپنی کوتاہ علمی وناتجربہ کاری کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے جلیل القدر مشائخ سے نظر ثانی کروائی۔

اللہ بزرگ وبرتر کاشکریہ ادا کرنے کے بعد میں اپنے آپ کوان مشائخ کاممنون سمجھتا ہوں، جنہوں نے اللہ کریم کی توفیق سے بندہ ناچیز کوقلم وقرطاس سے آشنائی اور تعلیم وتعلم کا ذوق بخشا۔

عرش معلّٰی پرجلوہ افروز رب! مجھے پیکرِ اخلاص بنا،نمودونمائش سے محفوظ فرما،میری اس کاوش کو بارگاہ عالیہ میں شرفِ قبولیت سے نواز کرمیرے لیے، میرے والدین کیلئے اورمیرے اساتذہ کیلئے صدقہ جاریہ بنا،تو ہی تو ہے جوگنہگاروں کے پچھتاوے کی قدر کرتا ہے۔

(اَللّٰھُمَّ آمِیْن)

العبد

محمد محفوظ اعوان

غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِأَسَاتِذَتِهٖ

جمعة المبارک 26 جمادی الثانی 1425ھ موافق:13،اگست 2004ء

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرح میں استعمال ہونے والی بعض اصطلاحات

(جن کا ذہن نشین کرنا ضروری ہے)

﴾......﴿: "السراجی فی المیراث" کے متن کو واضح کرنے کیلئے۔

نِصف : آدھا (1/2)

رُبُع : چوتھائی (1/4)

ثُمُن : آٹھواں (1/8)

ثُلُثَان : دو تہائی (2/3)

ثُلُث : ایک تہائی (1/3)

سُدُس : چھٹا (1/6)

اَصحَابُ الفُرُوض (ذوی الفروض، اصحاب السہام): وہ ورثاء جن کے حصے شریعت نے مقرر کر دیے۔

عَصَبَہ : میت کے وہ قرابتدار جو اصحاب الفروض کے حصوں سے باقی ماندہ مال اور ان کی عدم موجودگی میں تمام مال کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

عَصَبَہ بِنَفسِہ: اس کی تفصیل "**باب العصبات**" میں دیکھیں۔

ذَوِی الاَرْحَام: وہ رشتہ دار جو اصحاب الفروض ہوں نہ عصبہ۔

مَحْجُوب (ساقط): وہ رشتہ دار جو اپنے سے زیادہ قریب وارث کی وجہ سے محروم ہو جائے۔

محروم: وہ رشتہ دار جو کافر، غلام یا میت کا قاتل ہونے کی وجہ سے محروم ہو جائے۔

جَدّ : دادا یا نانا

جَدّہ: دادی یا نانی

کسر: ایک عدد کا نا تمام حصہ جیسے آدھا (1/2)، پانچواں (1/5) وغیرہ۔

عددصحیح: کسر کا متقابل ہے جیسے دو، تین۔

(ف) : کسی کو فوت شدہ ظاہر کرنے کیلئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عینی بھائی: جن کے ماں باپ ایک ہوں۔

علاتی بھائی: جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف۔

اخیافی بھائی: جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف

مُعتِق: آزاد کنندہ

مُعتَق: آزاد شدہ

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ: مذکر اور مؤنث میں مال 2، 1 کی نسبت سے تقسیم کرنا

☐ : یہ علامت ورثاء کے گروپ کی نشاندہی کیلئے ہے۔

7⟵6: تیر کا نشان ایک ہندسے کا دوسرے ہندسے تک عول کرنے کی نشاندہی کرتا ہے

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، حَمْدَ الشّٰاكِرِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ.﴾

شکر گزار بندوں کی حمد کی مانند تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے خاص ہیں، افضل الخلق حضرت محمد ﷺ پر اور انکی مقدس و پاکیزہ آل پر (اللہ کی) رحمت اور سلامتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم میراث خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔

وضاحت: متن میں مذکورہ روایت کی تحقیق:

عن أبي هريرة ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: تعلموا الفرائض وعلموها الناس فإنه نصف العلم وهو ينسى وهو أول شيء ينزع من أمتي. (سنن ابن ماجه: الفرائض، باب الحث على تعليم الفرائض، سنن البيهقي: ٦/ ٢٠٩، مستدرك حاكم ٤/ ٣٣٢، سنن الدارقطني: ٤/ ٦٧)

ان مصادر میں اس حدیث کا دارومدار حفص بن عمر بن ابی العطاف السہمی المدنی پر ہے، جس کے متعلق امام بخاریؒ نے کہا: منکر الحدیث، امام ابوحاتمؒ نے کہا: منکر الحدیث یکتب حدیثه علی الضعف الشدید، امام ابن حبانؒ نے کہا: لایجوز الاحتجاج به بحال. ملاحظہ ہو: تهذیب التهذیب، میزان الاعتدال.

جامع ترمذی میں ہے: تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فأني مقبوض. لیکن اس کی سند میں محمد بن قاسم الاسدی ابو ابراہیم الکوفی مجروح ہے۔ کذبه أحمد والدارقطني، امام ابن حجرؒ نے کہا: کذبوه. دیکھیں: میزان الاعتدال، تهذیب التهذیب، تقریب التهذیب.

سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷺ سے یہی روایت بالفاظ: تعلموا الفرائض وعلموها الناس فأني امرؤ مقبوض...... منقول ہے۔ (جامع الترمذي: الفرائض، باب ماجاء في

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تعليم الفرائض، مستدرک حاکم: ۴/۳۴۳)
لیکن اس کی سند میں سلیمان بن جابر الهجری مجہول ہے(تقریب التهذيب)

علم میراث کو نصف علم قرار دینے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں، مثلاً: (۱) انسان کی دو حالتیں؛ حالة الحيات وحالة الممات ہیں، علم الفرائض کا تعلق حالة الممات سے ہے جبکہ باقی علوم حالة الحيات سے متعلق ہیں۔

(۲) ملکیت کے دو اسباب ہیں؛ اختیاری جیسے خرید وفروخت وغیرہ اور اضطراری جیسے وراثت۔

(۳) اس علم کو شعبوں کی کثرت کی بناء پر نصف علم کہا گیا۔

(۴) نصف سے مراد ایک قسم ہے۔

(۵) تمام لوگوں کا اس علم سے واسطہ پڑتا ہے جبکہ دوسرے احکام ہر آدمی پر کلیۃً لاگو نہیں ہوتے۔

﴿قَالَ عُلَمَاءُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ: تَتَعَلَّقُ بِتَرِكَةِ الْمَيِّتِ حُقُوقٌ أَرْبَعَةٌ مُرَتَّبَةٌ؛ الْأَوَّلُ :يُبْدَأُ بِتَكْفِينِهِ وَتَجْهِيزِهِ مِنْ غَيْرِ تَبْذِيرٍ وَلَا تَقْتِيرٍ ثُمَّ تُقْضَى دُيُونُهُ مِنْ جَمِيعِ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ ثُمَّ تُنْفَذُ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَا بَقِيَ بَعْدَ الدَّيْنِ ثُمَّ يُقْسَمُ الْبَاقِي بَيْنَ وَرَثَتِهِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ.﴾

ہمارے علماءؒ کا کہنا ہے کہ میت کے ترکہ کے ساتھ بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں؛(1) سب سے پہلے ترکہ میں سے میت کی تجہیز وتکفین کی جائے جسمیں اسراف ہو نہ کمی،(2) پھر بقیہ مال سے میت کے ذمہ قرضوں کی ادائیگی کی جائے،(3) ادائیگی قرض کے بعد مال کے ایک تہائی (1 / 3)حصے سے اسکی (جائز) وصیتوں کو پورا کیا جائے،(4) باقی ترکہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے مطابق میت کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

توضیحات: ترکہ: وہ تمام منقولہ وغیر منقولہ جائداد اور نقد وجنس جو شرعا میت کی حکمی یا حقیقی ملکیت میں ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(حکمی سے مراد میت کے واجب الوصول قرضے ہیں)

وصیت کی ناجائز صورتیں:

(۱) اول الذکر دو حقوق کی ادائیگی کے بعد بقیہ مال کے ایک تہائی (1/3) سے زائد ہو۔ (۲) از روئے شریعت حصہ لینے والے وارث کے حق میں ہو۔ (۳) کسی حرام کام کیلئے ہو۔

﴿فَيُبْدَأُ بِأَصْحَابِ الْفَرَائِضِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَهُمْ سِهَامٌ مُقَدَّرَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ بِالْعَصَبَاتِ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ، وَالْعَصَبَةُ كُلُّ مَنْ يَّأْخُذُ مَا أَبْقَتْهُ أَصْحَابُ الْفَرَائِضِ وَعِنْدَ الْإِنْفِرَادِ يُحْرِزُ جَمِيْعَ الْمَالِ، ثُمَّ بِالْعَصَبَةِ مِنْ جِهَةِ السَّبَبِ وَهُوَ مَوْلَى الْعِتَاقَةِ، ثُمَّ عَصَبَتِهِ عَلَى التَّرْتِيْبِ، ثُمَّ الرَّدُّ عَلٰى ذَوِي الْفُرُوْضِ النَّسَبِيَّةِ بِقَدَرِ حُقُوْقِهِمْ، ثُمَّ ذَوِي الْأَرْحَامِ، ثُمَّ مَوْلَى الْمُوَالَاةِ، ثُمَّ الْمُقَرُّ لَهُ بِالنَّسَبِ عَلَى الْغَيْرِ بِحَيْثُ لَمْ يَثْبُتْ نَسَبُهُ بِإِقْرَارِهِ مِنْ ذَالِكَ الْغَيْرِ إِذَا مَاتَ الْمُقِرُّ عَلٰى إِقْرَارِهِ، ثُمَّ الْمُوْصٰى لَهُ بِجَمِيْعِ الْمَالِ، ثُمَّ بَيْتِ الْمَالِ.﴾

(دس قسم کے ورثا میں ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب)

(1) اصحاب الفروض: تقسیم ترکہ کی ابتدا اصحاب الفروض سے ہوگی، یہ وہ ورثا ہیں جن کے حصے اللہ کی کتاب میں مقرر ہیں۔ (حصوں کی تفصیل "باب معرفة الفروض ومستحقيها" میں ملاحظہ فرمائیں)

(2) عصبات نسبیہ: یہ وہ لوگ ہیں جو اصحاب الفروض کے حصوں سے باقی ماندہ مال اور منفرد ہونے کی صورت (یعنی اصحاب الفروض کی عدم موجودگی) میں تمام مال کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ (تفصیل "باب العصبات" میں آئے گی)

(اگر عصبہ نسبی نہ ہوں تو 3، 4، 5 میں اور اگر پہلی پانچ اقسام نہ ہوں تو 6، 7، 8، 9، 10 میں ہر موخر الذکر، اول الذکر کی عدم موجودگی میں وارث بنے گا)

(3) عصبہ سببی: اس سے مراد غلام کو آزاد کرنے والا مرد یا عورت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(4)غلام کو آزاد کرنے والے کے عصبہ (بنفسہ) بالترتیب

(5)نسبی اصحاب الفروض میں مال انکے حقوق کے مطابق دوبارہ تقسیم کیا جائے گا، اسے ردّ کہتے ہیں۔(ردّ کی تفصیل "باب الردّ" میں آئے گی، نسبی کی قید سے رشتہ نکاح خارج ہوگیا۔)

(6)ذوی الارحام

(7)مولی الموالاۃ (حلیف)

(8)(وہ مجہول النسب شخص) جس کیلئے غیر پر نسب کا اقرار کیا گیا جبکہ اس غیر سے اس کا نسب اس کے اقرار کی وجہ سے ثابت نہ ہو اور اقرار کرنیوالا اپنے اقرار پر فوت ہو جائے۔

(9)وہ شخص جس کے لئے پورے ترکہ کی وصیت کی گئی ہو۔

(10)بیت المال

❁وضاحت:

عصبہ سببی: آزاد کیا ہوا غلام فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو اس کے ترکہ کا مستحق اس کو آزاد کرنے والا مرد یا عورت ہوتی ہے، جنہیں عصبہ سببی یا مولی العتاقہ یا معتِق کہتے ہیں۔

اگر معتِق نہ ہو تو اسکے عصبہ بنفسہ بالترتیب وارث بنیں گے۔

ذوی الارحام: وہ دودھیالی یا ننھیالی رشتہ دار جو ذوی الفروض ہوں نہ عصبہ۔ انکی چار اقسام ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "باب ذوی الارحام"

مولی الموالاۃ (حلیف): وہ غیر وارث شخص جس سے میت یہ قول و اقرار کیا ہو کہ تم میرے وارث ہو گے بشرطیکہ میری زندگی میں مجھ پر عائد ہونے والے تاوان ادا کرو اور اس نے یہ عہد و پیمان قبول کر لیا ہو۔

آٹھویں صورت یوں سمجھیں کہ حماد نے دعوی کیا کہ حمید (مجہول النسب) میرا بھائی ہے لیکن حماد کے باپ سے حمید کی نسبت ثابت نہیں ہوئی اور حماد اپنے اقرار پر فوت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا۔ اس اقرار کی وجہ سے حمید آٹھویں نمبر پر وارث ہوگا۔

ورثا کی ترتیب

ورثا کی ترتیب فقہاء کے نزدیک ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ مثلاً:

احناف کے ہاں بحوالہ سراجی: (1) اصحاب الفروض (2) عصبہ نسبی (3) عصبہ سببی (4) معتق کے عصبہ بنفسہ (5) ردّ (6) ذوی الارحام (7) مولی الموالاۃ (حلیف) (8) جس کے لئے غیر پر نسب کا اقرار کیا گیا ہو (9) جس کیلئے جمیع ترکہ کی وصیت ہو (10) بیت المال۔

حنابلہ کے ہاں: مذکور بالا چھ ورثاء بالترتیب اور (7) جس کے لئے تمام مال کی وصیت ہو (8) بیت المال

صاحب المواریث کے ہاں: (1) اصحاب الفروض (2) عصبہ نسبی (3) ردّ علی ذوی الفروض (4) ذوی الارحام (5) ردّ علی أحد الزوجین (6) عصبہ سببی (7) جس کیلئے جمیع مال کی وصیت ہو (8) بیت المال۔

حنابلہ کا مذہب معمولی تبدیلی کے ساتھ قرآن وحدیث کے زیادہ موافق ہے، بالادلہ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(اگر عصبہ نسبی نہ ہوں تو 3، 4، 5 میں اور پہلی پانچ اقسام نہ ہوں تو 6، 7، 8، 9 میں ہر مؤخر الذکر، أول الذکر کی عدم موجودگی میں وارث بنے گا)

(1) اصحاب الفروض (2) عصبہ نسبی

عن ابن عباس ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ألحقوا الفرائض بأهلها، فمابقي فهو لأولى رجل ذكر. (الصحيح للبخاری: الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، الصحيح لمسلم: الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فهو لأولى رجل ذكر، سنن أبي داود، سنن ابن ماجه، مسند أحمد: ۱/۳۱۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصے انکے مستحقین کو دو، پھر جو کچھ بچ جائے اس کا زیادہ حقدار وہ مرد ہے جو نسب میں میت کے زیادہ قریب ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(3) عصبہ سببی: آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

ابتاعيها فأعتقيها فأن الولاء لمن أعتق.

(الصحيح للبخاري: الفرائض؛ باب الولاء لمن أعتق، وميراث اللقيط وانظر: الصلاة؛ باب ذكر البيع والشراء....، الصحيح لمسلم: العتق؛ باب بيان أن الولاء لمن أعتق، سنن أبي داود، سنن النسائي، سنن ابن ماجه)

عائشہ! آپ بریرہ کو خرید کر آزاد کردیں، ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہی ہے۔

عن ابن عمر ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: الولاء لحمة كلحمة النسب. (مسند احمد ۲/۱۰۲-۱۰۳، مستدرک حاکم: ۴/۳۴۱، السنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۲۹۲، صحيح ابن حبان: ۴۹۲۹)

آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء بھی نسبی رشتے کی طرح ایک رشتہ ہے۔

(4) معتق کے عصبہ بنفسہ: **عن عمر بن الخطاب ﷺ. قال: قال رسول الله ﷺ: ما أحرز الولد أو الوالد فهو لعصبته من كان.** (سنن أبي داود: الفرائض؛ باب في الولاء، سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب ميراث الولاء)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ اولاد یا والد حاصل کریں تو وہ ان کے عصبہ کو ملے گا وہ جو بھی ہوں۔

یاد رہے! معتق کے عصبہ میں عورتیں داخل نہیں ہیں، جیسا کہ امام ابن ابی شیبہؒ، امام عبدالرزاقؒ، امام نخعیؒ اور امام دارمیؒ نے بالترتیب مصنف: ۱۱/۳۸۸، مصنف: ۹/۳۶، السنن الکبریٰ: ۱۰/۳۰۶، سنن: ۲/۲۸۵ میں سیدنا علی، سیدنا عمر، سیدنا زید، سیدنا ابن مسعود ﷺ اور ابن سیرینؒ، عمر بن عبدالعزیزؒ، ابراہیمؒ، شعبیؒ، زہریؒ، عطاءؒ، سفیان ثوریؒ جیسے عظیم ائمہ اور فقہاء مدینہ کے فتاوی نقل کئے ہیں۔

(5) نسبی اصحاب فروض پر ردّ: ادلہ "باب الرد" میں ملاحظہ فرمائیں، میاں بیوی ردّ سے محروم رہتے ہیں کیونکہ موت سے ایک کا دوسرے سے رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

(6) ذوی الارحام: ادلہ "باب ذوی الأرحام" میں ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(7) جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو: **عن تميم الداري ﷺ يقول: قلت يارسول الله ﷺ! ما السنة في الرجل من أهل الكتاب يسلم على يدي الرجل؟ قال: هو أولى الناس بمحياه ومماته** (صحيح البخاري تعليقا بصيغة التمريض: الفرائض؛ باب إذا أسلم على يديه، جامع الترمذي: الفرائض؛ باب ماجاء في ميراث الذي يسلم على يدي الرجل، بلفظ "من أهل الشرك"، سنن أبي داود: الفرائض؛ باب في الرجل يسلم على يدي الرجل، سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب الرجل يسلم على يدي الرجل)

سیدنا تمیم داری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں سب سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے۔

سعید بن منصور کی روایت میں "**يرثه ويعقل عنه**" کی زیادتی ہے، لیکن اسکی سند میں احوص بن حکیم راوی ضعیف الحفظ ہے۔ جس کے متعلق شیخ البانیؒ نے کہا: **فيستشهد به** (الصحيحة: ٢٣١٦).

امام عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا: دوسرے ورثاء کی عدم موجودگی میں یہ وارث بنے گا، امام ثوریؒ نے کہا: یہ وارث بنے گا اور یہ دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ (المصنف لعبدالرزاق ٦/٢٠،٩/٣٩)

امام مبارکپوریؒ نے کہا: دو احتمال ہیں: (1) یہ حدیث توارث بالاسلام پر دلالت کرتی ہے جو منسوخ ہو گیا، (2) اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ وہ زندگی میں اسکی مدد کرے اور موت کے بعد اسکی نماز جنازہ ادا کرے۔ (تحفة الاحوذي ٣/١٨٥)

امام خطابیؒ نے کہا: ممکن ہے کہ یہ حدیث میراث سے متعلق ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس حدیث کا مدلول عہد و پیمان، ایثار و قربانی اور برّ و صلہ وغیرہ ہو۔ (تحفة الاحوذي ٣/١٨٥، عون المعبود ٣/٨٧)

یاد رہے! سیدنا تمیم داری ﷺ ۹ھ میں مسلمان ہوئے۔ (فتح الباری:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۲/۵۳) اور حدیث کا سیاق ان کی موجودگی کا تقاضا کرتا ہے۔لہذا یہ حدیث ابتداء اسلام سے متعلقہ نہیں۔نیز اس حدیث سے نصرت وتائید اور نماز جنازہ میں شرکت وغیرہ کا استدلال کرنا محل نظر ہے کیونکہ ان حقوق کی ادائیگی میں سب مسلمان برابر ہیں۔نبی کریم ﷺ نے بعض جنازوں میں شرکت نہیں فرمائی حالانکہ آپ ﷺ 'أولى بالمؤمنين من أنفسهم'' تھے۔(واللہ أعلم بالصواب)

(8) جس کیلئے سارے مال وصیت کی گئی: "باب الرد" میں مذکورہ حدیث میں ایک تہائی (1/3) مال سے زائد کی وصیت سے منع کیا گیا تا کہ ورثاء آسودہ حال رہیں۔جب ایک میت کے سرے سے ورثاء ہی نہ ہوں تو اسکی وصیت پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

لیکن ڈاکٹر وھبہ زحیلی نے جمہور کا یہ قول نقل کیا کہ ورثاء کی عدم موجودگی میں اگر میت نے ایک تہائی سے زائد وصیت کی تو اس کی وصیت باطل ہو جائے گی کیونکہ ایک تہائی سے زائد مال مسلمانوں کا حق ہے۔(الفقه الاسلامی: ۸/۵۲)

یہ بھی ایک معقول مسلک ہے کیونکہ دراصل میراث میت کی ملکیت نہیں، زیادہ سے زیادہ اسے ایک تہائی میراث میں تصرف کرنے کا حق دیا گیا، بہرحال مسئلہ اجتہادی ہے۔

(9) بیت المال: اب اس ترکہ کو لاوارث سمجھ کر بیت المال میں جمع کیا جائے گا تا کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر صرف کیا جا سکے۔اگر بیت المال کی سہولت میسر نہ ہو تو اس علاقہ کے چند ذی فہم غیر جانبدار آدمی یہ مال کسی اچھے مصرف میں خرچ کر دیں۔

سراجی کی ترتیب کے مطابق ساتویں اور آٹھویں ورثاء کا جائزہ

مولی الموالاۃ (حلیف)

ابتداءِ اسلام میں ایک دوسرے کا وارث بننے کا عہد و پیمان یا مہاجر اور انصاری کا اسلام کی بنا پر آپس میں رشتہ وراثت جائز قرار دیا گیا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ولكل جعلنا موالي مما ترك الوالدان والأقربون والذين عقدت أيمانكم فآتوهم نصيبهم. (النساء: ۳۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم نے ہر شخص کے وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال سے جس کو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر فوت ہوں اور جن سے تم نے اپنے ہاتھوں معاہدہ کیا ہے انہیں انکا حصہ دو۔

لیکن یہ حکم مندرجہ ذیل ادلہ کی وجہ سے منسوخ ہو گیا:

وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله (الانفال:۷۵)

اور اللہ کے حکم میں رشتے ناتے والے ایک دوسرے کے زیادہ نزدیک ہیں

سیدنا ابن عباس ﷺ، مجاہدؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ وغیرہ نے کہا: **أنها ناسخة للأرث بالحلف والأخاء اللذين كانوا يتوارثون بهما أولا** (تفسیر ابن کثیر: ۲/۳۶۵)

یہ آیت اخوت یا حلف کی بنیاد پر وراثت کا حصہ دار بننے کے حکم کو منسوخ کر دیتی ہے جیسا کہ ابتداءِ اسلام میں تھا۔

وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين (الأحزاب:۶)

کتاب اللہ کی رو سے رشتے دار بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حقدار ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ نے کہا: یہ آیت اس حکم کیلئے ناسخ ہے جس پر اخوت اور موالات کی وجہ سے رشتہ وراثت قائم تھا، جیسا کہ سیدنا ابن عباس ﷺ، سعید بن جبیرؒ اور کئی سلف وخلف کا قول ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/۵۱۶)

عن ابن عباس قال: كان المهاجرون حين قدموا المدينة يرث الأنصاري المهاجري دون ذوي رحمه للأخوة التي آخى النبي ﷺ بينهم. فلما نزلت "ولكل جعلنا موالي" قال: نسختها "والذين عاقدت أيمانكم.

(الصحيح للبخاري: الفرائض؛باب ذوي الأرحام، سنن ابي داود)

سیدنا ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں: جب مہاجرین مدینہ آئے تو آپ ﷺ کے قائم کردہ بھائی چارہ کی بنا پر انصاری مہاجر کا وارث بنتا تھا نہ کہ اس کا رشتہ دار۔ لیکن "ولكل جعلنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موالی“ آیت نے اس (طریقہ وراثت) کو منسوخ کر دیا۔

عن ابن عباس :قال: كان الرجل يحالف الرجل ليس بينهما نسب فيرث أحدهم الآخر فنسخ ذالک الانفال، فقال: ”وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض“ (سنن ابی داود: الفرائض؛باب نسخ ميراث العقد بميراث الرحم)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی آپس میں معاہدہ کی بنا پر ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے حالانکہ ان کے مابین کوئی نسبی رشتہ نہ ہوتا، سورہ انفال والی آیت ”وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض“ نے اس طریقہ کو منسوخ کر دیا۔

عن جبير بن مطعم قال: قال رسول الله ﷺ: لا حلف في الاسلام وأيما حلف كان في الجاهلية لم يزده الاسلام الا شدة. (الصحيح للبخاری عن أنس: الأدب؛باب الاخاء والحلف، الصحيح لمسلم: الفضائل؛باب مؤاخاة النبی ﷺ بين أصحابه، سنن أبی داود: الفرائض؛باب في الحلف)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (میراث اور شریعت کے خلاف) کوئی معاہدہ نہیں، البتہ (اللہ کی اطاعت اور تعاون علی البر والتقوی پر جو) معاہدہ جاہلیت میں ہوا، اسلام نے اس میں مزید تاکید پیدا کی۔

امام طبریؒ نے کہا: آج یہ معاہدہ جائز نہیں، کیونکہ اسکے اور اخوت کے ذریعے موارثت ”وأولوا الأرحام“ والی آیت سے منسوخ ہوگئی۔

امام نوویؒ نے کہا: جس معاہدہ کا تعلق میراث سے ہے وہ تو جمہور علماء کے ہاں منسوخ ہے، البتہ اللہ کی اطاعت اور دین میں ایک دوسرے کی مدد اور حق کی نشر و اشاعت کیلئے باہمی اتحاد و تعاون برقرار ہے، حدیث کے دوسرے جملے کا یہی مطلب ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: شرح مسلم للنووی ۳۰۸/۲، عون المعبود ۸۹/۳، فتح الباری: ۵۹۷/۴

لہذا اب موالات عقد، موالات حلف یا موالات اخوت کی بناء پر وراثت کا کوئی تصور نہیں.

احناف نے ”مولی الموالاۃ“ کی وراثت کا استدلال سورہ نساء کی آیت (۳۳) سے کیا جس کی حقیقت سے آپ آگاہ ہو چکے ہیں، اگر امام ابن جریرؒ وغیرہ نے اس آیت کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محکم (یعنی غیر منسوخ) سمجھا ہے تو اس سے مراد وہ معاہدہ لیا جو ایک دوسرے کی مدد کیلئے قبل از اسلام دو اشخاص یا دو قبیلوں کے درمیان ہوا ہو اور اسلام کے بعد بھی وہ چلا آرہا ہو۔

واقعی اگر احناف اس معاہدے کے قائل ہیں اور آیت کریمہ کو محکم سمجھتے ہیں تو ابتداءِ اسلام کے دستور کے مطابق اس معاہدے کو اصحاب الفروض سے پہلے پورا کریں، ساتویں نمبر پر لانے کی کیا تک ہے۔

جس کیلئے غیر پر نسب کا اقرار کیا گیا ہو

دو ہی صورتیں ہیں: نسب کا ثبوت یا عدم ثبوت۔

اگر نسب ثابت ہو جائے تو وہ بطور عصبہ نسبی وارث بنے گا اور عدم ثبوت کی صورت میں غیر مستحق ٹھہرے گا۔ آٹھویں نمبر پر جس وارث کا تذکرہ کیا گیا، اس کا نسب ثابت ہے یا نہیں؟ نسب میں بین بین کی صورت تو ہوتی نہیں۔

اسی لئے شافعیہ نے اپنے ایک قول کی تائید میں کہا: أن النسب لایثبت الا بشاهدی عدل، وحیث لایثبت فلامیراث، لأن النسب أصل والمیراث فرع. (بدایة المجتهد: الفرائض)

دو عادل گواہوں کی گواہی سے نسب ثابت ہوگا، اگر نسب ثابت نہ ہو سکے تو کوئی میراث نہیں، کیونکہ نسب اصل ہے اور میراث فرع۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے کہا: جمہور کا خیال ہے کہ یہ وارث نہیں بن سکتا۔ اگر شریعت کے مقرر کردہ ضوابط کی رو سے اسکا نسب ثابت ہو جائے تو وہ نسبی قرابت کی بنا پر وارث بنے گا۔ (الفقه الاسلامی: ۴۰۵/۸)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَصْلٌ فِی الْمَوَانِعِ﴾

موانع اِرث

﴿اَلْمَانِعُ مِنَ الْاِرْثِ أَرْبَعَةٌ :الرِّقُّ وَافِرًا كَانَ أَوْ نَاقِصًا، وَالْقَتْلُ الَّذِی يَتَعَلَّقُ بِهٖ وُجُوْبُ الْقِصَاصِ أَوِ الْكَفَّارَةِ، وَاخْتِلَافُ الدِّيْنَيْنِ، وَاخْتِلَافُ الدَّارَيْنِ، أَمَّا حَقِيْقَةً كَالْحَرْبِیِّ وَالذِّمِّیِّ أَوْ حُكْمًا كَالْمُسْتَأْمِنِ وَالذِّمِّیِّ أَوِ الْحَرْبِيَّيْنِ مِنْ دَارَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، وَالدَّارُ اَنَّمَا تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْمَنَعَةِ وَالْمَلِكِ لِإِنْقِطَاعِ الْعِصْمَةِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ.﴾

موانع اِرث چار ہیں:(1) کامل یا ناقص غلامی، (2) وہ قتل جس سے قصاص یا کفارہ لازم آتا ہو، (3) (وارث اور مورّث میں) دین کا اختلاف، (4) اختلاف دارین (وارث اور مورّث کے ممالک کا الگ الگ ہونا)، یہ حقیقی ہو جیسے حربی اور ذمی یا حکمی جیسے مستأمن اور ذمی (جو ایک ملک میں رہ رہے ہوں) یا مختلف ممالک کے دو حربی، اختلاف دارین کا دارومدار لشکر اور بادشاہ کے علیحدہ ہونے پر ہے کیونکہ (اس صورت میں) ایک دوسرے کا تحفظ منقطع ہو جاتا ہے۔

وضاحت: مانع: لغۃً: دو چیزوں کے درمیان حائل پردہ،

اصطلاحًا: مانع وارث میں پایا جانے والا وہ وصف ہے جو اسے کلیۃً ترکہ سے محروم کردے۔

ناقص غلام سے مراد مکاتب یا وہ غلام جو بعض آزاد ہو اور بعض غلام۔

قتل عمد اور قتل خطأ کو احناف اور حنابلہ دونوں نے معتبر جانا، لیکن حنابلہ نے القتل بالسبب (جیسے کسی انسان کے کنویں میں اسکے مورّث کا گر کر مر جانا) کو بھی مانع ارث قرار دیا۔

لیکن شیخ محمد محی الدین نے کہا: القتل بسبب لایصدق علیه أنه قاتل حقيقة حتى يدخل في عموم قوله ﷺ: "القاتل لايرث". (احكام المواريث في الشريعة الاسلامية: ص ۴۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قتل بالسبب کے مرتکب کو حقیقی قاتل تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ "القاتل لا یرث" (قاتل وارث نہیں بنتا) کے عموم میں داخل ہو سکے۔

ظاہر تو یہی ہے کہ القتل بالسبب غیر معتبر ہے لیکن موقع ومحل اور کیفیت ونوعیت مدنظر رکھ کر حاکمِ وقت اس کی محرومی کا اجتہاد کر سکتا ہے۔ جیسے ایک آدمی نے کسی وسیع وعریض میدان، جو لوگوں کی گزر گاہ ہے، میں یا گھر کے قریب کنواں کھود کر اسکے گرد باڑ نہیں لگائی۔ رات کو اسی کا والد اِس کنویں میں گر کر مر گیا۔ اب اس کی سستی اور کاہلی کو مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔

اختلاف دین کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم. (صحیح البخاری : الفرائض؛ باب لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم..، صحیح مسلم: الفرائض؛ باب لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم)

کہ مسلمان کافر کا وارث بنتا ہے نہ کافر مسلمان کا۔

اس حدیث کا تعلق اسلام اور کفر سے ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ کیا کفر کے مختلف فرقے جیسے یہودی، عیسائی، مجوسی وغیرہ علیحدہ علیحدہ ملتیں تصور کی جائیں گی یا ایک؟

جواباً رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لایتوارث أهل ملتین شتی. (مسند أحمد: ۱۷۵/۲ رقم: ۶۸۴۱، جامع الترمذی: الفرائض؛ باب لایتوارث أهل ملتین، سنن أبی داود: الفرائض؛ باب هل یرث المسلم الکافر، سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب میراث اهل الاسلام من اهل الشرک، السنن الکبری للنسائی: الفرائض؛ باب سقوط المیراث بین الملتین)

کہ دو مختلف ملتوں والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے۔

شیخ عبداللہ بسام نے کہا: مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام احمدؒ نے کہا: کفر کی متعدد ملتیں ہیں، ایک ملت والا دوسری ملت کے پیروکار کا وارث نہیں بنے گا...... یہی مذہب راجح ہے۔ (توضیح الاحکام: ۳۰۴/۴)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حربی: جو دارالحرب میں رہ رہا ہو۔

ذمی: وہ کافر جو دارالاسلام کا باشندہ ہو اور معاملات میں اسلامی آئین کو تسلیم کرتا ہو۔

مستأمن: وہ کافر جو تجارت وغیرہ کی غرض سے کچھ وقت کیلئے دارالاسلام میں رہ رہا ہو۔

اختلاف دار کو مانع قرار دینے کی مطلقاً کوئی دلیل نہیں۔ شیخ ابن قدامہ نے کہا: **وقياس المذهب عندي أن أبناء الملة الواحدة يتوارثون وأن اختلفت ديارهم** ... (المغنی: ۷/۱۶۷)

کہ میرے ہاں مذہب کا قیاس یہی ہے کہ ایک ملت والے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اگرچہ ان کے ممالک مختلف ہوں، کیونکہ نصوص کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ کوئی نص اور اجماع اس تخصیص کی تائید نہیں کرتے اور یہاں قیاس بھی درست نہیں، لہذا نصوص کے عموم پر عمل کرنا واجب ہے، یہی مسلک جمہور کا ہے۔

بَابُ مَعْرِفَةِ الْفُرُوضِ وَمُسْتَحِقِّيهَا

مقررہ حصوں اور ان کے مستحقین کی پہچان

﴿اَلْفُرُوْضُ الْمُقَدَّرَةُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى سِتَّةٌ: اَلنِّصْفُ، وَالرُّبُعُ، وَالثُّمُنُ، وَالثُّلُثَانِ، وَالثُّلُثُ، وَالسُّدُسُ عَلَى التَّضْعِيفِ وَالتَّنْصِيفِ.﴾

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تضعیف اور تنصیف کی صورت میں مقررہ حصے چھ ہیں:

آدھا، ایک چوتھائی، آٹھواں، دو تہائی، ایک تہائی، چھٹا۔

وضاحت: متعین حصوں کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم			دوسری قسم		
نصف	ربع	ثمن	ثلثان	ثلث	سدس
آدھا	ایک چوتھائی	آٹھواں	دو تہائی	ایک تہائی	چھٹا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

1/6 1/3 2/3 1/8 1/4 1/2

تضعیف (دوگنا کرنا)، تنصیف (آدھا آدھا کرنا): دونوں قسموں میں پہلا حصہ دوسرے حصے کا اور دوسرا حصہ تیسرے کا دوگنا ہے۔اسے تضعیف کہتے ہیں، جبکہ ہر قسم میں تیسرا حصہ دوسرے کا اور دوسرا حصہ پہلے کا نصف ہے۔اسے تنصیف کہتے ہیں۔یعنی بالترتیب کوئی سے دو حصے لیں اور غور کریں تو پہلا حصہ دوسرے کا دوگنا ہوگا اور دوسرا پہلے کا نصف جیسے 1/3، 2/3 میں 2/3 , 1/3 کا ڈبل ہے اور 1/3 , 2/3 کا نصف۔علی ہذا القیاس۔

﴿وَأَصْحَابُ هٰذِهِ السِّهَامِ اثْنَا عَشَرَ نَفَرًا: أَرْبَعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ وَهُمُ الْأَبُ وَالْجَدُّ الصَّحِيْحُ وَهُوَ أَبُ الْأَبِ وَأَنْ عَلَا وَالْأَخُ لِأُمٍّ وَالزَّوْجُ، وَثَمَانٍ مِنَ النِّسَاءِ وَهُنَّ: الزَّوْجَةُ وَالْبِنْتُ وَبِنْتُ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَتْ وَالْأُخْتُ لِأَبٍ وَّأُمٍّ وَالْأُخْتُ لِأَبٍ وَالْأُخْتُ لِأُمٍّ وَالْأُمُّ وَالْجَدَّةُ الصَّحِيْحَةُ وَهِيَ الَّتِيْ لَايَدْخُلُ فِيْ نِسْبَتِهَا اِلَى الْمَيِّتِ جَدٌّ فَاسِدٌ.﴾

بارہ افرادان (چھ) حصوں کے مستحق ہیں، جن میں سے چار مرد ہیں: (1) باپ، (2) جد صحیح یعنی باپ کا باپ اگر چہ اوپر تک ہو، (3) اخیافی بھائی، (4) خاوند، اور آٹھ عورتیں ہیں: (1) بیوی، (2) بیٹی، (3) پوتی اگر چہ درجہ بدرجہ نیچے تک ہو جیسے پڑوتی پھر پڑپوتی، (4) حقیقی بہن، (5) علاتی بہن، (6) اخیافی بہن، (7) ماں، (8) جدہ صحیحہ یعنی وہ دادی یا نانی جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے۔

وضاحت: لفظ "جد" کا اطلاق دادا اور نانا دونوں پر ہوتا ہے، علم میراث میں اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) جد صحیح: وہ ہے جس کے اور میت کے درمیان عورت کا واسطہ نہ ہو۔جیسے دادا (أبُ الأبِ)، پڑدادا (أبُ أبِ الأبِ)۔

(2) جد فاسد: وہ ہے جس کے اور میت کے درمیان عورت کا واسطہ ہو۔جیسے نانا (أبُ الأمّ)، دادی کا باپ (أبُ أمّ الأبِ)۔

اسی طرح "جدہ" کا اطلاق دادی اور نانی دونوں پر ہوتا ہے۔اسکی بھی دو قسمیں ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(1) جدہ صحیحہ: وہ ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان جد فاسد کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے نانی (أُمُّ الأمِّ)، دادی (أُمُّ الأبِ)۔

(2) جدہ فاسدہ: وہ ہے کہ اس کے اور میت کے درمیان جد فاسد کا واسطہ ہو، جیسے نانا کی ماں (أُمُّ أبِ الأمِّ)، دادی کی دادی (أُمُّ أبِ أمِّ الأبِ)

بھائیوں اور بہنوں کی تین اقسام ہیں:

(1) عینی (حقیقی بہن بھائی): وہ ہیں جن کا باپ اور ماں ایک ہوں۔

(2) علاتی (باپ شریکی بہن بھائی): وہ ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف۔

(3) اخیافی (ماں شریکی بہن بھائی): وہ ہیں جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف۔

اصحاب الفروض کے تفصیلی حصص

﴿أَمَّا الْأَبُ فَلَهُ أَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: الْفَرْضُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ السُّدُسُ وَذَالِكَ مَعَ الِابْنِ أَوِ ابْنِ الِابْنِ وَإِنْ سَفَلَ، وَالْفَرْضُ وَالتَّعْصِيبُ مَعًا وَذَالِكَ مَعَ الِابْنَةِ أَوِ ابْنَةِ الِابْنِ وَإِنْ سَفَلَتْ، وَالتَّعْصِيبُ الْمَحْضُ وَذَالِكَ عِنْدَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَوَلَدِ الِابْنِ وَإِنْ سَفَلَ.﴾

(میت کے) باپ کے تین احوال ہیں: (1) صرف فرضی حصہ، جو سدس (1/6) ہے، جب میت کا بیٹا یا پوتا، اگرچہ نیچے تک، موجود ہو، (2) فرضی حصہ + تعصیب، جب میت کی بیٹی یا پوتی، اگرچہ نیچے تک، موجود ہو، (3) صرف بطور عصبہ، جب میت کی اولاد یا بیٹے کی اولاد، اگرچہ نیچے تک، نہ ہو۔

وضاحت: تینوں حالتوں کی مثالیں:

(1) صرف فرضی حصہ:

میت (6)

باپ	بیٹا	بھائی
1/6	عصبہ	محجوب
1	5	-

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بھائی، بیٹے اور باپ کی وجہ سے محروم ہو گیا، بیٹا ہمیشہ عصبہ بنتا ہے، باپ صرف فرضی حصے کا مستحق ہے، لہٰذا مسئلہ "6" سے بنا، ایک حصہ باپ کو ملا، باقی "5" بیٹے کو بطور عصبہ۔
(دوبارہ عصبہ کی تعریف پڑھیں اور تفصیل کیلئے دیکھیں "باب العصبات")

(2) فرضی حصہ + بطور عصبہ

میّت

باپ	بیٹی	بیٹا (غلام)
1/6 + عصبہ	1/2	محروم
1 + 2	3	0
	6	

باپ اور بیٹی نے اپنے اپنے فرضی حصے بالترتیب "1/6 , 1/2" وصول کیے، باپ کو "1" ملا، بیٹی کو "3" اور باقی "2" بطور عصبہ باپ کو ملیں گے، نتیجتاً باپ کا حصہ "1+2=3" بنے گا۔ بیٹا بوجہ غلامی محروم رہے گا۔

(3) صرف تعصیب:

میّت

باپ	ماں	بیٹا (کافر)
عصبہ	1/3	محروم
2	1	0
	3	

ماں کا فرضی حصہ "1/3" ہے لہٰذا مسئلہ "3" سے بنا، ماں کو "1" اور باقی "2" بطور عصبہ باپ کو ملیں گے۔ بیٹا بوجہ کفر محروم رہے گا۔

پہلی اور دوسری صورت میں مسئلہ کا مخرج "6" اور تیسری صورت میں "3"، یہ کیوں اور کیسے؟

علمِ میراث میں ابتدائی قدم رکھنے والے کم از کم پرائمری پاس طالبعلم کیلئے جواب:

یاد رہے! ریاضی کی زبان میں 5/7, 1/2, 1/8 وغیرہ کو کسر، $2\frac{1}{2}$، $3\frac{2}{3}$ وغیرہ کو مخلوط، 2,5,3 وغیرہ کو صحیح عددی حصہ اور 1/8 کسر میں "1" کو شمار کنندہ اور "8" کو مخرج کہتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقررہ حصے (1/6 ,1/3 ,2/3 ,1/8 ,1/4 ,1/2) کسور ہیں۔

اگر مسائل وراثت میں ان مقررہ حصوں میں سے کوئی ایک حصہ آجائے تو اس کسر کا مخرج مسئلے کا مخرج ہوگا۔ جیسے:

میت

بیٹا	بیوی
عصبہ	1/8
7	1

8

اس مسئلہ میں ایک مقررہ حصہ "1/8" ہے، لہٰذا اس کسر کا مخرج "8" مذکورہ مسئلہ کا مخرج ہوگا، آٹھواں حصہ "1" بیوی کو اور باقی "7" بیٹے کو بطور عصبہ ملیں گے۔

اگر مسئلے میں ایک سے زائد حصے آجائیں جیسے:

میت

بیٹی	باپ
1/2	1/6

تو ان کسور کے مخارج کا ذواضعاف اقل بذریعہ تقسیم معلوم کریں وہ اس مسئلے کا مخرج ہوگا۔

ذواضعاف اقل: وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جو دیئے ہوئے اعداد پر پورا پورا تقسیم ہو جائے۔ یعنی "6" اور "2" کیلئے ایسا چھوٹے سے چھوٹا ہندسہ لائیں جس پر یہ دونوں پورے پورے تقسیم ہوسکیں۔

ذواضعاف اقل بذریعہ تقسیم کا طریقہ: (آٹھ تک پہاڑے یاد ہوں)

مثال: 4,6,8 کا ذواضعاف اقل:

حاصل قسمت	
2	4 - 6 - 8
2	2 - 3 - 4 ← مقسوم علیہ ہندسے
	1 - 3 - 2

یعنی "1" کے علاوہ ایسے چھوٹے سے چھوٹے ہندسے کا انتخاب کریں جو "4,6,8" کل یا اکثر پر پورا پورا تقسیم ہو جائے اور وہ "2" ہے، عمل کیا، پھر مقسوم علیہ ہندسوں "2,3,4" کیلئے "2" کا انتخاب کیا جو "4" اور "2" پر تقسیم ہوسکا۔ اب مقسوم علیہ ہندسے "2" اور "3" کسی عدد پر پورے تقسیم نہیں ہوتے، لہٰذا مزید تقسیم کا عمل نہیں ہوگا، اب دونوں مقسوم علیہ کو دونوں حاصل قسمت میں ضرب دی، 2×3×2×2=24، معلوم ہوا کہ 4,6,8 کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذواضعاف اقل "24" ہے، جس پر یہ تینوں ہندسے پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مثال: 3,3,6,8 کا ذواضعاف اقل:

2	3-3-6-8 ← حاصل قسمت
3	3-3-3-4 ← مقسوم علیہ ہندسے
	1-1-1-4

2×3×4=24

بطور مثال باپ کی دوسری حالت کی مثال دوبارہ لکھ کر اس پر ایک اشکال پیش کر کے اس کا

حل: میت

باپ	بیٹی	بیٹا (غلام)
1/6	1/2	محروم
1	3	0

6

2	2-6
	1-3

ذواضعاف اقل: 2×3=6

"1" بیٹی کو "3" باپ کو اور باقی "2" باپ کو ہی بطور عصبہ ملا۔

اشکال: باپ کو "1" اور بیٹی کو "3" کیسے ملا؟

جواب: ہر حصے کے مخرج کو مسئلہ کے مخرج پر تقسیم کریں، حاصل قسمت کو اسی حصے کے شمار کنندہ میں ضرب دیں۔ جیسے بیٹی کا حصہ "1/2" ہے، اس کے مخرج "2" کو مسئلہ کے مخرج "6" پر تقسیم کیا، حاصل قسمت "3" کو بیٹی کے حصے کے شمار کنندہ "1" میں ضرب دی، جواب "3" آیا اور وہی لڑکی کا حصہ ہے۔ علی ہذا القیاس۔

تنبیہ: پرائمری سکول ٹیچر سے ذواضعاف اقل کا طریقہ سمجھ لیں۔ اگر آپ کو یہ طریقہ مشکل لگے تو متعین حصوں کی یہ دونوں قسمیں:

پہلی قسم			دوسری قسم		
نصف	ربع	ثمن	ثلثان	ثلث	سدس
آدھا	ایک چوتھائی	آٹھواں	دو تہائی	ایک تہائی	چھٹا
1/2	1/4	1/8	2/3	1/3	1/6

ذہن نشین کر کے "باب مخارج الفروض" میں پیش کردہ طریقہ کا خلاصہ رٹ لیں، جو مندرجہ ذیل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(1) اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی معین حصہ ہے، تو اس حصے کا مخرج، مسئلہ کا مخرج ہوگا۔ جیسے: "1/6" کا مخرج "6" ہے، یہی مسئلہ کا مخرج ہوگا، اسی طرح "2/3" کا "3"۔ علی ہذا القیاس، وگرنہ

(2) مخرج "6" ہوگا جب نوع ثانی کے دو یا تینوں حصے جمع ہو جائیں۔

(3) مخرج "6" ہوگا جب نصف (1/2) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

(4) مخرج "8" ہوگا جب نوع اول کے دو یا تینوں حصے جمع ہو جائیں۔

(5) مخرج "12" ہوگا جب ربع (1/4) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

(6) مخرج "24" ہوگا جب ثمن (1/8) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

مخرج نکالنے کا تیسرا طریقہ "فصل فی معرفة التماثل والتداخل ......" میں آئے گا۔

﴿وَالْجَدُّ الصَّحِيحُ كَالْأَبِ اَلَّا فِيْ أَرْبَعِ مَسَائِلَ وَسَنَذْكُرُهَا فِي مَوَاضِعِهَاأِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيَسْقُطُ الْجَدُّ بِالْأَبِ لِأَنَّ الْأَبَ أَصْلٌ فِي قَرَابَةِ الْجَدِّ اِلَى الْمَيِّتِ وَالْجَدُّ الصَّحِيحُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَدْخُلُ فِي نِسْبَتِهِ اِلَى الْمَيِّتِ أُمٌّ.﴾

(حق وراثت میں) جد صحیح، سوائے چار مسائل کے، باپ کی طرح ہے، ان شاء اللہ ان مسائل کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا، جد صحیح باپ کی موجودگی میں ساقط (محروم) ہو جائے گا، کیونکہ میت کی طرف دادا کی نسبت کی بنیاد باپ ہے، (لہذا باپ مقدم ہوگا) اور جد صحیح وہ ہے جس کی میت کی طرف نسبت میں ماں کا واسطہ نہ ہو۔

وضاحت: میت کے باپ کی عدم موجودگی میں اسکے احوال کی طرح جد صحیح کی بھی وہی تین حالتیں ہوتی ہیں، البتہ بعض فقہاء کے نزدیک مندرجہ ذیل چار مسائل میں جد صحیح اور باپ میں فرق ہے۔

(1) باپ کی موجودگی میں عینی اور علاتی بھائی بہنیں ساقط (محجوب) ہو جاتے ہیں (دیکھیں باپ کے حالات میں پہلی مثال) جبکہ جد صحیح کے ساتھ وارث بنتے ہیں۔

تفصیل "باب مقاسمة الجد" میں آئے گی کہ آیا یہ فرق معتبر ہے۔

(2) میت کی ماں کی عدم موجودگی میں دادی باپ کی وجہ سے محجوب ہو جاتی ہے، لیکن جد صحیح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ وارث بنتی ہے، کیونکہ دادی کا رشتہ دادے کے واسطے سے نہیں۔

مثال:(1) میت

باپ	بھائی	دادی	بیٹا
1/6	محجوب	محجوب	عصبہ
1	0	0	5

6

باپ کی وجہ سے بھائی اور دادی محجوب ہو گئے۔

مثال:(2) میت

دادا	دادی	بیٹا
1/6	1/6	عصبہ
1	1	4

6

دادا کو باپ کی پہلی حالت کی طرح سدس (1/6) ملا،"6" اور"6" کا ذو اضعاف اقل بھی "6" ہے، لہذا مسئلہ"6" سے بنا،"1" دادا کو،"1" دادی کو، اور "4" بیٹے کو بطور عصبہ ملیں گے۔

(3) جب ورثاء ماں، باپ اور احد الزوجین (میاں بیوی میں سے کوئی ایک) ہوں تو ماں کو احد الزوجین کا حصہ نکال کر بقیہ مال کا ثلث (1/3) ملے گا، لیکن اگر باپ کی جگہ جد صحیح ہو تو اس کو کل مال کا ثلث (1/3) ملے گا۔ تفصیل "ماں کے حالات" میں کہ آیا یہ امتیاز درست ہے؟

مثال:(1) میت

خاوند	ماں	باپ
1/2	1/3	عصبہ
3	1	2

6-3=3

(2) میت

خاوند	ماں	دادا
1/2	1/3	عصبہ
3	2	1

6

دونوں مسائل میں"3" اور"2" کسی عدد پر پورے تقسیم نہیں ہوتے اسلئے ان کا ذو اضعاف اقل 3×2=6 ہے۔ مسئلہ"6" سے بنا، پہلے مسئلے میں خاوند کا حصہ"3" مخرج سے منفی کر دیا، باقی"3" کا ثلث (1/3) یعنی"1" ماں کو ملا، اور باقی"2" باپ کو بطور عصبہ باپ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ملا، دوسرے مسئلے میں دادا کی وجہ سے ماں کو کل مال کا ثلث (1/3) ملا اور باقی "1" بطور عصبہ دادا کو۔

(4) مولی العتاقہ (آزاد کرنے والے) کا باپ اس کے بیٹے کے ساتھ سدس (1/6) کا وارث بنے گا، لیکن اگر باپ کی جگہ جد صحیح ہو تو وہ محروم رہے گا اور صرف بیٹا وارث ہوگا۔ یہ فرق درست نہیں، تفصیل "باب العصبات" کے آخر میں۔

مثال:

میت (آزاد شدہ غلام)
↓
مولی العتاقہ (آزاد کرنیوالا، ف)

باپ	بیٹا
1/6	عصبہ

میت (آزاد شدہ غلام)
↓
مولی العتاقہ (آزاد کرنیوالا، ف)

دادا	بیٹا
محجوب	عصبہ

خود حل کرلیں، بتائیں کہ پہلی فصل میں مذکورہ ورثاء کی ترتیب میں تیسرے اور چوتھے نمبر پر کون ہیں؟

﴿وَأَمَّا لِأَوْلَادِ الْأُمِّ، فَأَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: السُّدُسُ لِلْوَاحِدِ، وَالثُّلُثُ لِلِاثْنَيْنِ فَصَاعِدًا، ذُكُورُهُمْ وَأُنَاثُهُمْ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِحْقَاقِ سَوَاءٌ وَيَسْقُطُوْنَ بِالْوَلَدِ وَوَلَدِ الْاِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ وَبِالْأَبِ وَالْجَدِّ بِالْاِتِّفَاقِ.﴾

اخیافی بھائیوں کی تین حالتیں ہیں: (1) سدس (1/6)، جب ایک ہو، (2) ثلث (1/3) جب وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں، (اس قسم میں) مذکر اور مؤنث تقسیم اور استحقاق میں برابر ہیں، (3) میت کی اولاد، اسکے بیٹے کی اولاد، اگرچہ نیچے تک ہو، باپ اور دادا کی موجودگی میں اخیافی بھائی بالاتفاق ساقط (محجوب) ہو جائیں گے۔

وضاحت: مثالیں:

(1) سدس (1/6):

میت (مقتول)

بیٹا (قاتل)	ماں	عینی بھائی	اخیافی بھائی یا بہن
محروم	1/6	عصبہ	1/6
0	1	4	1

6

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: محروم وارث کسی پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔

(2) ثلث (1/3): میت

دو اخیافی بھائی اور ایک انکی بہن	ماں	خاوند
1/3	1/6	1/2
2	1	3

6

3,6,2 کا ذو اضعاف اقل "6" ہے اسلئے مسئلہ "6" سے بنا، "2" تین بہن بھائیوں کا حصہ ہے جو ان پر پورا تقسیم نہیں ہوتا، لہذا "2" اور "3" میں نسبت تباین ہونے کی وجہ سے "3" کو مسئلہ کے مخرج اور اسکے شمار کنندوں سے ضرب دیں گے:

$$2\times3=6 \;-\; 1\times3=3 \;-\; 3\times3=9$$

$$6\times3=18$$

یاد رکھیں کہ ہر وارث کا حصہ صحیح عدد میں ہونا چاہئے نہ کہ کسر میں، اس نسبت اور ضرب کی تفصیل "فصل في معرفة التماثل والتباين......" اور "باب التصحيح" میں آئے گی۔

(3) محجوب: میت

اخیافی بھائی	بیٹا	باپ
محجوب	عصبہ	1/6
0	5	1

6

﴿وَأَمَّا لِلزَّوْجِ فَحَالَتَانِ النِّصْفُ عِنْدَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَوَلَدِ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ وَالرُّبُعُ مَعَ الْوَلَدِ أَوْوَلَدِ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ.﴾

خاوند کی دو حالتیں ہیں: (1) نصف (1/2) جب میت کی اولاد، اس کے بیٹے کی اولاد، اگر چہ نیچے تک ہو، نہ ہو، (2) ربع (1/4) جب میت کی اولاد، اس کے بیٹے کی اولاد، اگر چہ نیچے تک ہو، موجود ہو۔

مثالیں: (1) نصف (1/2): دیکھیں "دادا کے حالات" شق نمبر 3

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(2) ربع (1/4):

میت

اخیافی بھائی	بیٹی	بیٹا	خاوند
محجوب	عصبہ		1/4
0	3		1

4

باقی "3" کے مستحق بیٹا اور بیٹی ہیں، "للذکر مثل حظ الأنثیین" کی بناء پر بیٹے کو "2" اور بیٹی کو "1" ملا۔

فصل فی النساء

اصحاب الفروض عورتوں کے حصص

﴿أَمَّا لِلزَّوْجَاتِ فَحَالَتَان: الرُّبُعُ لِلْوَاحِدَةِ فَصَاعِدَةً عِنْدَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَوَلَدِ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ وَالثُّمُنُ مَعَ الْوَلَدِ أَوْ وَلَدِ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ.﴾

بیویوں کے احوال دو ہیں: (1) ایک ہو یا زیادہ، ربع (1/4) ملے گا، جب میت کی اولاد یا اسکے بیٹے کی اولاد، اگر چہ نیچے تک ہو، موجود نہ ہو، (2) ثمن (1/8) جب میت کی اولاد یا اسکے بیٹے کی اولاد، اگر چہ نیچے تک ہو، موجود ہو۔

وضاحت: مثالیں:

(1) ربع (1/4)

میت

علاتی بھائی	باپ	بیوی	بیوی (عیسائی)
محجوب	عصبہ	1/4	محروم
0	3	1	0

4

باپ کی وجہ سے علاتی بھائی محجوب ہو گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(2) ثمن (1/8):

میت

اخیافی بھائی	بیٹا	بیوی
محجوب	عصبہ	1/8
0	7	1

8

بیٹے کی وجہ سے بھائی محجوب ہوگیا۔

﴿وَأَمَّا لِبَنَاتِ الصُّلْبِ فَأَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ وَالثُّلُثَانِ لِلِاثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً وَمَعَ الِابْنِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَهُوَ يُعَصِّبُهُنَّ.﴾

حقیقی بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں: (1) نصف (1/2) جب ایک ہو، (2) دوثلث (2/3) جب دو یا دو سے زیادہ ہوں، (3) (میت کا) بیٹا ان کو عصبہ بنا دے گا اور تقسیم اسطرح ہوگی کہ بیٹے کو دو بیٹیوں کا حصہ ملے گا۔

وضاحت: مثالیں:

(1) نصف (1/2): دیکھیں "باپ کے احوال" مثال نمبر 2

(2) دوثلث (2/3):

میت

ماں	باپ	3 بنات
1/6	1/6	2/3
1	1	4

6

تین بنات کا حصہ "4" ہے جو ان پر پورا تقسیم نہیں ہوتا اور ان دونوں میں تباین کی نسبت ہے، لہذا تصحیح کیلئے مسئلہ کے مخرج اور شمار کنندوں کو "3" سے ضرب دی۔

1×3=3 - 1×3=3 - 4×3=12

6×3=18

یاد رکھیں کہ ہر وارث کا حصہ صحیح عدد میں ہونا چاہئے نہ کہ کسر میں، اس نسبت اور ضرب کی تفصیل "فصل فی معرفة التماثل و التباین ......" اور "باب التصحیح" میں ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(3) بطور عصبہ: دیکھیں ''خاوند کے حالات'' میں مثال 2

﴿وَبَنَاتُ الْاِبْنِ كَبَنَاتِ الصُّلْبِ وَلَهُنَّ أَحْوَالٌ سِتٌّ: النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ، وَالثُّلُثَانِ لِلْاِثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً عِنْدَ عَدَمِ بَنَاتِ الصُّلْبِ، وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ الْوَاحِدَةِ الصُّلْبِيَّةِ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ، وَلَا يَرِثْنَ مَعَ الصُّلْبِيَّتَيْنِ، اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ بِحِذَائِهِنَّ أَوْ أَسْفَلَ مِنْهُنَّ غُلَامٌ فَيُعَصِّبُهُنَّ وَالْبَاقِي بَيْنَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ،وَيَسْقُطْنَ بِالْاِبْنِ.﴾

پوتیاں حقیقی بیٹیوں کی طرح ہیں، انکے احوال چھ ہیں: (1) نصف (1/2) جب ایک ہو، (2) دوثلث (2/3) جب دو یا دو سے زائد ہوں، بشرطیکہ (دونوں صورتوں میں) حقیقی بیٹیاں نہ ہوں، (3) سدس (1/6) جب ان کے ساتھ ایک حقیقی بیٹی ہو، تا کہ دوثلث (2/3) پورا ہو جائے، (4) (کم ازکم) دوحقیقی بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں وارث نہیں بنیں گی، (5) بطور عصبہ جب چوتھی صورت میں انکے درجہ میں یا ان سے نیچے (میت کا) کوئی پوتا، پڑوتا وغیرہ ہو، اور مال للذكر مثل حظ الأنثيين تقسیم ہوگا، (6) ساقط ہو جاتی ہیں، جب میت کا بیٹا موجود ہو۔

وضاحت: پوتیاں تین صورتوں میں بیٹیوں کی طرح ہیں اور تین میں مختلف۔

تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ (دوثلث پورا کرنا): دراصل دو یا زائد بیٹیوں کا حصہ دوثلث (2/3) ہے، ایک بیٹی اور ایک پوتی کو دو بیٹیاں کہا جا سکتا ہے اسلئے انہیں دوثلث (2/3) ملنا چاہئے، لیکن ان کا درجہ قرابت مختلف ہے، اسلئے بیٹی کو اس کا فرضی حصہ نصف (1/2) ملا، اور جسے کل حصہ دوثلث (2/3) سے منفی کیا تو باقی سدس (1/6) بچا وہ پوتی کو دے دیا، اسطرح دوثلث پورا ہو گیا، اسے ''تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ'' کہا جاتا ہے۔

مثالیں: (1) نصف (1/2):

میت

پوتی	حقیقی بھائی
1/2	عصبہ
1	1
2	

(2) دوثلث (2/3): میت

خاوند	4 پوتیاں	چچازاد بھائی
1/4	2/3	عصبہ
3	8	1
12		

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(3) سدس (1/6): **میت**

	ماں	باپ	بیٹی	پوتی
	1/6	1/6	1/2	1/6
	1	1	3	1
6				

2 | 6-6-6-2
3 | 3-3-3-1
| 1-1-1-1

ذواضعاف اقل: 2×3=6

(4) لا ارثن (وارث نہیں ہوں گی): **میت**

عینی بھائی	2 بیٹیاں	پوتی
عصبہ	2/3	محجوب
1	2	0
3		

(5) بطور عصبہ: **میت**

2 بیٹیاں	پوتا یا پڑوتا	پوتی
2/3	عصبہ	
2×3=6	1×3=3	
3×3=9		

ایک پوتی اور ایک پوتے کو "1" ملا، جو ان پر پورا پورا تقسیم نہیں ہوتا، کسر سے بچنے کیلئے پوتی اور پوتے کے حصوں (2,1) کے مجموعہ "3" کو مسئلہ کے مخرج اور شمار کنندوں میں ضرب دی، اب "2" پوتے کو اور "1" پوتی کو ملے گا۔

یاد رکھیں کہ ہر وارث کا حصہ صحیح عدد میں ہونا چاہیے نہ کہ کسر میں، اس نسبت اور ضرب کی تفصیل "فصل فی معرفة التماثل و التباين......" اور "باب التصحيح" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(6) محجوب: **میت**

چچا	بیٹا	3 پوتیاں
محجوب	عصبہ	محجوب

(جمیع مال بطور عصبہ بیٹے کو ملے گا، چچا اور پوتیاں بیٹے کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گی)

﴿وَلَوْ تَـرَكَ ثَلَاثَ بَنَـاتِ ابْنٍ، بَعْضُهُنَّ أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَثَلَاثَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَنَاتِ ابْنِ ابْنِ آخَرَ بَعْضُهُنَّ أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَثَلَاثُ بَنَاتِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ آخَرَ بَعْضُهُنَّ أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ، بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ: ميت

(الفريق الأول)	(الفريق الثاني)	(الفريق الثالث)
ابن←بنت (عليا)	ابن	ابن
ابن←بنت (وسطى)	ابن←بنت (عليا)	ابن
ابن←بنت (سفلى)	ابن←بنت (وسطى)	ابن←بنت (عليا)
	ابن←بنت (سفلى)	ابن←بنت (وسطى)
		ابن←بنت (سفلى)

اَلْعُلْيَا مِنَ الْفَرِيْقِ الْأَوَّلِ لَايُوَازِيْهَا أَحَدٌ وَالْوُسْطٰى مِنَ الْفَرِيْقِ الْأَوَّلِ تُوَازِيْهَا الْعُلْيَا مِنَ الْفَرِيْقِ الثَّانِيْ وَالسُّفْلٰى مِنَ الْفَرِيْقِ الْأَوَّلِ تُوَازِيْهَا الْوُسْطٰى مِنَ الْفَرِيْقِ الثَّانِيْ وَالْعُلْيَا مِنَ الْفَرِيْقِ الثَّالِثِ وَالسُّفْلٰى مِنَ الْفَرِيْقِ الثَّالِثِ لَايُوَازِيْهَا أَحَدٌ. إِذَا عَرَفْتَ هٰذَا فَنَقُوْلُ: لِلْعُلْيَا مِنَ الْفَرِيْقِ الْأَوَّلِ النِّصْفُ، وَلِلْوُسْطٰى مِنَ الْفَرِيْقِ الْأَوَّلِ مَعَ مَنْ يُوَازِيْهَا السُّدُسُ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ، وَلَا شَيْءَ لِلسُّفْلِيَّاتِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَعَهُنَّ غُلَامٌ فَيُعَصِّبُهُنَّ مَنْ كَانَتْ بِحِذَائِهِ وَمَنْ كَانَتْ فَوْقَهُ مِمَّنْ لَمْ تَكُنْ ذَاتَ سَهْمٍ وَيُسْقِطُ مَنْ دُوْنَهُ.﴾

اگر میت ایک دوسرے سے نیچے تین پوتیاں، ایک دوسرے سے نیچے تین پڑوتیاں اور اسی طرح ایک دوسرے سے نیچے تین پڑپوتیاں چھوڑ جائے، مسئلہ کی شکل یوں ہوگی: (اصل عبارت میں دیکھ لیں)

پہلے فریق کی علیا بچی کے مقابلے میں کوئی نہیں، اسی فریق کی وسطی بچی کے مقابلے میں دوسرے فریق کی علیا بچی ہے، جبکہ پہلے فریق کی سفلی کے مقابلے میں (دو بچیاں) دوسرے فریق کی وسطی اور تیسرے فریق کی علیا ہے۔

اس شکل کو سمجھنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں: پہلے فریق کی علیا بچی کو نصف (1/2) ملے گا جبکہ دوثلث (2/3) کو پورا کرنے کیلئے اسی فریق کی وسطی اور (دوسرے فریق سے) اسکی مدمقابل (علیا) دونوں کو سدس (1/6) ملے گا۔ نیچے والی تمام بیٹیاں محروم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہیں گی۔ ہاں اگر ان کے ساتھ کوئی لڑکا ہو تو وہ اپنے درجے والی، وراپنے سے اوپر ان تمام بیٹیوں کو عصبہ بنا دے گا جن کو مقررہ حصہ نہ ملا ہو اور اپنے سے نیچے والیوں کو ساقط کر دے گا۔

وضاحت: فریق اول کی علیا بچی کو نصف (1/2) اور اسی فریق کی وسطی اور فریق ثانی کی علیا دونوں کو سدس (1/6) ملے گا، یہ تینوں بچیاں مقررہ حصوں والی ہیں، مسئلہ "6" سے بنا، "3" علیا کو، "1" وسطی، علیا دونوں کو ملا، باقی "2" کی تقسیم کی تفصیل "باب الرد" میں آئے گی، اسے مسئلہ تَشْبِیب (پوتیوں کے مسئلہ کی وضاحت کرنیوالا) کہتے ہیں۔

فرض کریں کہ فریق ثالث کی وسطی کی جگہ لڑکا ہے تو یہ اپنی مدمقابل (فریق ثانی کی صغریٰ) اور اپنے سے اوپر والیوں (فریق ثالث کی علیا، فریق ثانی کی وسطی اور فریق اول کی سفلیٰ) کو عصبہ بنا دے گا، اور باقی ماندہ "2" ان پانچ افراد میں تقسیم کیا جائے گا، فریق ثالث کی سفلی ساقط ہی رہے گی۔

تنبیہ: سمجھ نہ آنے کی صورت میں نقشہ کو مدنظر رکھ کر بار بار غور سے پڑھیں.

﴿وَأَمَّا لِلْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَأَحْوَالٌ خَمْسٌ: النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ، وَالثُّلُثَانِ لِلْاثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً، وَمَعَ الْأَخِ لِأَبٍ وَأُمٍّ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يَصِرْنَ بِهِ عَصَبَةً لِاسْتِوَائِهِمْ فِي الْقَرَابَةِ إِلَى الْمَيِّتِ، وَلَهُنَّ الْبَاقِيُ مَعَ الْبَنَاتِ أَوْ بَنَاتِ الْإِبْنِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً.﴾

عینی بہنوں کے احوال پانچ ہیں: (1) نصف (1/2) جب ایک ہو، (2) دو ثلث (2/3) جب دو یا زائد ہوں، (3) عصبہ، جب ان کے ساتھ عینی بھائی ہو، کیونکہ دونوں درجہ قرابت میں برابر ہیں، جائداد کی تقسیم للذکر مثل حظ الأنثیین کے کلیے کے مطابق ہوگی، (4) باقی مال، ان کیلئے میت کی بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ عصبہ کی حیثیت سے ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کو عصبہ بناؤ۔ (پانچویں حالت کا ذکر علاتی بہنوں کے حالات میں آئے گا)

وضاحت: امام سراجی نے "اجعلوا الأخوات مع البنت عصبة" کو رسول اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ یہ کسی فقیہ کا قول ہے، البتہ مسئلہ ایسے ہی ہے یعنی اس صورت میں بہنیں عصبہ بنیں گی۔ ملاحظہ ہو: الصحیح للبخاری: الفرائض؛ باب میراث ابنة ابن مع ابنة، سنن ابی داود، جامع الترمذی، سنن ابن ماجہ

مثالیں: (1) نصف (1/2):

میّت

ماں	عینی بہن	چچازاد
1/3	1/2	عصبہ
2	3	1

6

"1" چچازاد بھائی کو بطور عصبہ دیا۔

(2) دوثلث (2/3):

میّت

2 عینی بہنیں	چچازاد	خالہ (ذوی الارحام)
2/3	عصبہ	محجوب
2	1	0

3

"خالہ" کو کیوں محروم کیا گیا؟ دیکھیں ابتداء کتاب میں ورثاء کی ترتیب۔

(3) عصبہ (بغیرہ کی حیثیت سے) "بغیرہ" کی وضاحت "باب العصبات" میں۔

میّت

عینی بہن	2 عینی بھائی	بھانجا (ذوی الارحام)
عصبہ		محجوب

جمیع مال للذکر مثل حظ الأنثیین کے کلیے کے مطابق بھائیوں اور بہن میں پانچ حصے کر کے تقسیم کیا جائے گا، دو دو حصے ہر بھائی کو اور ایک حصہ بہن کو ملے گا۔

(4) عصبہ (مع غیرہ کی حیثیت سے)۔ "مع غیرہ" کی وضاحت "باب العصبات" میں دیکھیں۔

میّت

2 بیٹیاں	پوتی	عینی بہن
2/3	محجوب	عصبہ
2	0	1

3

دو بیٹیوں کی وجہ سے پوتی محجوب ہوگئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(5) میت کے لڑکے، پوتے، اگرچہ نیچے تک ہو اور باپ کی موجودگی میں عینی بہنیں ساقط ہو جائیں گی، مزید تفصیل علاتی بہنوں کی ساتوں حالت میں آئے گی۔

﴿وَالْأَخَوَاتُ لِأَبٍ كَالْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَلَهُنَّ أَحْوَالٌ سَبْعٌ: النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ، وَالثُّلُثَانِ لِلْاثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً عِنْدَ عَدَمِ الْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ، وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ الْأُخْتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ، وَلَايَرِثْنَ مَعَ الْأُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ، أَلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُنَّ أَخٌ لِأَبٍ فَيُعَصِّبُهُنَّ وَالْبَاقِي بَيْنَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَالسَّادِسَةُ أَنْ يَصِرْنَ عَصَبَةً مَعَ الْبَنَاتِ أَوْ بَنَاتِ الْإِبْنِ لِمَا ذَكَرْنَا، وَبَنُو الْأَعْيَانِ وَالْعَلَّاتِ كُلُّهُمْ يَسْقُطُونَ بِالْإِبْنِ وَابْنِ الْإِبْنِ وَأَنْ سَفَلَ وَبِالْأَبِ بِالْإِتِّفَاقِ وَبِالْجَدِّ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَيَسْقُطُ بَنُو الْعَلَّاتِ أَيْضًا بِالْأَخِ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَبِالْأُخْتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ أَذَا صَارَتْ عَصَبَةً.﴾

علاتی بہنیں بھی عینی بہنوں کی طرح ہیں، انکے احوال سات ہیں: (1) نصف (1/2) جب ایک ہو، (2) دوثلث (2/3) جب دو یا زائد ہوں بشرطیکہ (دونوں صورتوں میں) عینی بہنیں موجود نہ ہوں، (3) سدس (1/6) جب ایک عینی بہن موجود ہو یعنی دوثلث (2/3) کی تکمیل کیلئے، (4) دو عینی بہنوں کی موجودگی میں وہ وارث نہیں بنیں گی، (5) علاتی بھائی (عینی بہنوں کے باوجود) انہیں عصبہ بنادے گا اور باقی مال ان میں کلیہ "للذکر مثل حظ الأنثیین" کے مطابق تقسیم کیا جائے گا، (6) عصبہ، ہماری سابقہ دلیل (اجعلوا الأخوات مع البنت عصبة) کے پیش نظر، جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں، (7) ساقط: عینی اور علاتی بھائی (بہنیں) میت کے بیٹے، پوتے، اگرچہ نیچے تک ہو، اور باپ کی موجودگی میں بالاتفاق ساقط ہو جائیں گی اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا بھی ان کو ساقط کر دے گا، نیز عینی بھائی اور عصبہ بننے والی عینی بہن علاتیوں کو ساقط کر دے گی۔

وضاحت: مثالیں:

(1) نصف (1/2):

میت

ماں	علاتی بہن	دواخیافی بہنیں

www.KitaboSunnat.com

1/3 1/2 1/6

2 - 3 - 1

6

(2)دوثلث(2/3): میّت

بیوی 3علاتی بہنیں چچا

1/4 2/3 عصبہ

3 - 8 - 1

12

(3)سدس(1/6) : میّت

عینی بہن علاتی بہن چچازاد بھائی

1/2 1/6 عصبہ

3 - 1 - 2

6

(4)لاریثن(وارث نہ ہوں گی): میّت

2عینی بہنیں 2علاتی بہنیں 2اخیافی بہنیں چچا

2/3 محجوب 1/3 عصبہ

2 - 0 - 1 - 0

3

عینی بہنوں کی وجہ سے علاتی بہنیں محجوب ہوگئیں اور چچا کیلئے کچھ نہیں بچا۔

(5)عصبہ بغیرہ کی حیثیت سے: میّت

2عینی بہنیں 2علاتی بہنیں علاتی بھائی چچا

2/3 عصبہ عصبہ

2 - 1 - 0

3

علاتی بھائی کی وجہ سے چچا عصبہ ہونے کے باوجود محجوب ہوگیا۔

(6)عصبہ مع غیرہ کی حیثیت سے: میّت

2بیٹیاں پوتی علاتی بہنیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

2/3	محجوب	عصبہ
2	0	1

3

دو بیٹیوں کی وجہ سے پوتی محجوب ہوگئی۔

(7) میت

بیٹا	عینی بہن	عینی بھائی	علاتی بھائی	اخیافی بھائی
عصبہ	محجوب			

بیٹے کی وجہ سے باقی تمام محجوب ہو گئے۔

امام ابوحنیفہ ؒ کا قول راجح ہے کہ دادا بھی بہنوں کو ساقط کردے گا۔ تفصیل "باب مقاسمة الجد" میں آئے گی۔

﴿وَأَمَّا لِلْأُمِّ فَأَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: السُّدُسُ مَعَ الْوَلَدِ أَوْ وَلَدِ الْاِبْنِ وَإِنْ سَفَلَ أَوْ مَعَ الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ فَصَاعِدًا مِنْ أَيِّ جِهَةٍ كَانَا، وَثُلُثُ الْكُلِّ عِنْدَ عَدَمِ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُوْرِيْنَ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ بَعْدَ فَرْضِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَذَالِكَ فِي مَسْئَلَتَيْنِ: زَوْجٍ وَّأَبَوَيْنِ، وَزَوْجَةٍ وَّأَبَوَيْنِ وَلَوْ كَانَ مَكَانَ الْأَبِ جَدٌّ فَلِلْأُمِّ ثُلُثُ جَمِيْعِ الْمَالِ اِلَّا عِنْدَ أَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّ لَهَا ثُلُثَ الْبَاقِيْ.﴾

ماں کے تین احوال ہیں: (1) سدس (1/6)، جب میت کی اولاد، بیٹے کی اولاد، اگرچہ نیچے تک، ہو یا اس کے کسی جہت سے دو یا زائد بھائی بہنیں ہوں، (2) کل مال کا ثلث (1/3)، جب مذکورہ بالا ورثاء نہ ہوں، (3) خاوند یا بیوی کے فرضی حصے سے بچے ہوئے مال کا ثلث (1/3)، جو دو صورتوں میں ممکن ہے: (1) جب ورثاء خاوند، ماں، باپ ہوں، (2) جب بیوی، ماں، باپ وارث بنیں، البتہ (ان صورتوں میں) اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کل مال کا ثلث (1/3) ملے گا، لیکن امام ابو یوسف ؒ کے نزدیک اس صورت میں بھی وہ باقی ماندہ مال کا ثلث ہی لے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وضاحت: مثالیں:

(1) سدس (1/6):　　　　میّت

باپ	ماں	رضاعی ماں	بیٹی
1/6	1/6	غیر مستحق	1/2
1	1	0	3

6

باقی "1" باپ کو بطور عصبہ ملے گا یعنی باپ کا کل حصہ: 1+1=2 ہو گا۔

(2) کل مال کا ثلث (1/3):　　　　میّت

باپ	ماں	عینی بھائی
عصبہ	1/3	محجوب
2	1	0

3

بوجہ باپ، بھائی محجوب ہو گیا۔

(3) باقی ماندہ مال کا ثلث (1/3): (أ)　　　　میّت

بیوی	ماں	باپ
1/4	1/3	عصبہ
3	3	6

12-3=9

"12" میں سے "3" بیوی کو دیئے، باقی "9" کا ثلث (1/3) "3" ماں کو اور "6" باپ کو بطور عصبہ دیئے۔ (ب)　　　　میّت

خاوند	ماں	باپ
1/2	1/3	عصبہ
3	1	2

6-3=3

تنبیہ: باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو کل مال کا ثلث (1/3) ملے گا لیکن امام یوسفؒ کے نزدیک اسی طریقہ کے مطابق باقی ماندہ کا ثلث (1/3) ہی ملے گا، ان دو مسائل میں ہر ایک کو مسئلہ عمریہ (سیدنا عمرؓ کا کیا ہوا فیصلہ) اور مسئلہ غراویہ (روشن ستارے کی طرح مشہور) کہتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

اشکال: جمہور کا مسلک: جب ورثاء باپ، ماں اور احد الزوجین (میاں بیوی میں سے کوئی ایک) ہوں تو جمہور کے نزدیک ماں کو احد الزوجین کا حصہ نکال کر باقی ترکہ کا ثلث (1/3) ملے گا، جمہور نے اس مسلک کی تائید میں دو دلیلیں پیش کی:

(1) ارشاد باری تعالی ہے: فأن لم يكن له ولد وورثه أبواه فلأمه الثلث (النساء: 11) کہ اگر میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث بنتے ہوں تو اسکی ماں کیلئے تیسرا حصہ ہے۔

استدلال: اگر والدین کے ساتھ احد الزوجین ہو تو اس کا حصہ نکال کر ماں کو باقی ماندہ کا ثلث (1/3) ملے گا، کیونکہ "ورثه أبواه فلأمه الثلث" کا مطلب یہ ہے کہ والدین کے حصے میں جو کچھ آئے گا اس کا ثلث ماں کو ملے گا نہ کہ کل مال کا اور اس مسئلہ میں والدین کے حصے میں وہی مال آئے گا جو احد الزوجین کے حصے سے بچے گا، علامہ ابن کثیرؒ نے اسی مسلک کو ترجیح دی۔

(2) جب ایک درجہ میں مذکر و مؤنث جمع ہوں تو مذکر کی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھ کر اسے مؤنث کی بنسبت زائد حصہ دیا جائے گا۔

سب سے پہلے آپ خود قرآن مجید سے والدین کی میراث خصوصاً ماں کے حصوں کی تفصیل سمجھیں.

اعتراض: اگر ورثاء: ماں، باپ، احد الزوجین اور دو بھائی ہوں، تو جمہور کے قول کے مطابق والدین "ورثه أبواه فلأمه الثلث" کا ہی مصداق بن کر اپنا اپنا حصہ وصول کریں گے، لیکن بھائیوں کی وجہ سے ماں کو سدس (1/6) ملے گا نہ کہ ثلث (1/3)، مذکورہ بالا آیت کے مفہوم کے مطابق اس مسئلہ میں بھی باقی مال کا سدس (1/6) ملنا چاہئے نہ کہ کل کا، لیکن کل کا دیا جاتا ہے۔

حقیقت میں آیت مبارکہ میں صرف والدین کے وارث ہونے کا ذکر ہے جیسا کہ "وورثه أبواه" سے معلوم ہو رہا ہے۔ جب والدین کے ساتھ احد الزوجین بھی ہو تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے نہ ہونے کی وجہ سے باپ عصبہ بنے گا، ماں کو مکمل ثلث (1/3) اور کم از کم دو بھائیوں کی موجودگی میں سدس (1/6) اور احد الزوجین کو اس کا فرضی حصہ ملے گا۔ علمِ میراث کا قانون ہے کہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا مال عصبہ کو دیا جاتا ہے، وہ کم ہو یا زیادہ، نہ کہ عصبہ کی وجہ سے اصحاب الفروض کے حصوں میں کمی کی جاتی ہے۔

"باب مقاسمة الجد" میں اکثر فقہاءؒ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا، لیکن اس مسئلہ میں دونوں میں فرق بحال رکھا؟

رہا مسئلہ دوسری دلیل کا تو اسی آیت میں اولاد کی موجودگی میں ماں اور باپ ہر ایک کو سدس (1/6) دے کر باپ کو ترجیح نہیں دی گئی، اور راجح قول کے مطابق مسئلہ: خاوند، ماں، 2 اخیافی بہنیں، 2 عینی بھائی میں خاوند کو 1/2، ماں کو 1/6، 2 اخیافی بہنوں کو 1/3 ملے گا، اور عینی بھائی سرے سے محجوب ہو جائیں گے حالانکہ وہ مذکر بھی ہیں اور قوی القرابۃ بھی۔ معلوم ہوا کہ مذکر کو مؤنث پر ترجیح دینا کلی قانون نہیں بلکہ بعض اوقات اس کی مخالفت ہو سکتی ہے۔

سیدنا ابن عباس ﷠ نے فرمایا: لها الثلث كاملا لظاهر الآية. (سنن الدارمی: ۲/۳۴۶)

آیت کے ظاہر کو دیکھ کر ماں کو کل مال کا ثلث (1/3) دیا جائے گا۔

بظاہر جمہور کی دونوں دلیلیں کمزور اور سیدنا ابن عباس ﷠ کا مسلک راجح معلوم ہوتا ہے۔

﴿وَلِلْجَدَّةِ السُّدُسُ لِأُمٍّ كَانَتْ أَوْ لِأَبٍ وَاحِدَةً كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ إِذَا كُنَّ ثَابِتَاتٍ مُتَحَاذِيَاتٍ فِي الدَّرَجَةِ، وَيَسْقُطْنَ كُلُّهُنَّ بِالْأُمِّ، وَالْأَبَوِيَّاتُ أَيْضًا بِالْأَبِ، وَكَذَالِكَ بِالْجَدِّ إِلَّا أُمُّ الْأَبِ وَإِنْ عَلَتْ، فَإِنَّهَا تَرِثُ مَعَ الْجَدِّ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ قِبَلِهِ﴾

جدہ (دادی و نانی) کی دو حالتیں ہیں: (1) سدس (1/6)، خواہ وہ نانی ہو یا دادی، ایک ہو یا زیادہ (سب سدس میں شریک ہوں گی) بشرطیکہ وہ صحیحہ ہوں اور میت سے برابری کا رشتہ رکھتی ہوں، (2) ماں کی موجودگی میں تمام جدات اور باپ کی وجہ سے صرف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دادیاں ساقط ہو جاتی ہیں، باپ کی طرح دادا بھی (اپنے سے اوپر پشت والیوں کو محجوب کر دے گا) البتہ دادا میت کی دادی اور اس سے اوپر پشت والیوں کو متاثر نہیں کرے گا، بلکہ وہ دادا کی موجودگی میں بھی وارث بنیں گی کیونکہ میت سے ان کا رشتہ دادا کی وساطت سے نہیں (بلکہ باپ کی وساطت سے ہے)

وضاحت: مثالیں: (1) سدس (1/6):

میت

علاتی بھائی	عینی بھائی	نانی	دادی
محجوب	عصبہ	1/6	
0 -	5×2=10 -	1×2=2	

6×2=12

علاتی بھائی، عینی بھائی کی وجہ سے محجوب ہو گیا، "1" دادی اور نانی پر پورا تقسیم نہیں ہوتا اسلئے ان کے مسئلہ "2" کو مسئلہ سے ضرب دی۔

میت

اخیافی بہنیں	بیٹا	باپ	نانی
محجوب	عصبہ	1/6	1/6
0 -	4 -	1 -	1

6

باپ اور بیٹے کی وجہ سے بہنیں محجوب ہو گئیں۔

(2) ساقط:

میت

عینی بہن	عینی بھائی	باپ	ماں	نانی	دادی
محجوب		عصبہ	1/6	محجوب	
0 -		5 -	1 -	0	

6

ماں کی وجہ سے دادی اور نانی اور باپ کی وجہ سے بہن بھائی محجوب ہو گئے۔

میت

دادی	دادا کی ماں	دادا
1/6	محجوب	عصبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

1 - 0 - 5
6

دادا کی وجہ اس کی ماں محجوب ہوگئی۔

﴿وَالْقُرْبٰی مِنْ أَیِّ جِهَةٍ کَانَتْ تَحْجِبُ الْبُعْدٰی مِنْ أَیِّ جِهَةٍ کَانَتْ وَارِثَةً کَانَتِ الْقُرْبٰی أَوْ مَحْجُوْبَةً.﴾

قریب درجہ والی جدہ، خواہ کسی جانب سے ہو، بعید درجہ والی جدہ، خواہ کسی جانب سے ہو، کو ساقط کر دیتی ہے، اول الذکر خود وارث ہو یا محجوب (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا)

وضاحت:

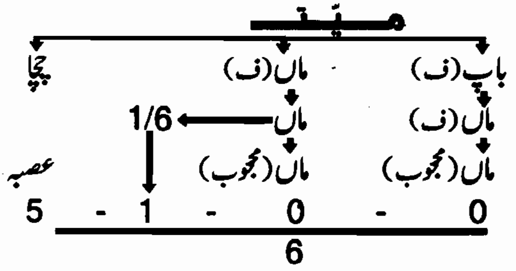

دوسری پشت والی ماں نے تیسری پشت والیوں کو محجوب کر دیا۔

﴿وَإِذَا کَانَتِ الْجَدَّةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ وَّاحِدَةٍ کَأُمِّ أُمِّ الْأَبِ وَالْأُخْرٰی ذَاتَ قَرَابَتَیْنِ أَوْ أَکْثَرَ کَأُمِّ أُمِّ الْأُمِّ وَهِیَ أَیْضًا أُمُّ أَبِ الْأَبِ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ:

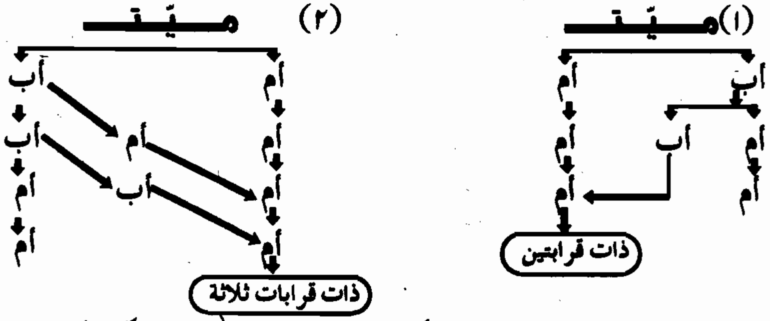

یُقَسَّمُ السُّدُسُ بَیْنَهُمَا عِنْدَ أَبِی یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی أَنْصَافًا بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی أَثْلَاثًا بِاعْتِبَارِ الْجِهَاتِ.﴾

جب ایک جدہ ایک قرابت رکھتی ہو جیسے دادی اور دوسری جدہ دو یا زائد رشتوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والی ہو جیسے پڑنانی، جو دادے کی بھی ماں ہو، اس کی شکل یہ ہے (متن میں دیکھیں) تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ابدان کا اعتبار کر کے دونوں میں سدس (1/6) نصف نصف کر کے تقسیم کیا جائے گا، جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک (قرابتوں) کی جہات کا اعتبار کر کے سدس (1/6) کے تین حصے کئے جائیں گے (دو حصے دو قرابتوں والی کو اور ایک حصہ ایک قرابت والی کو دیا جائے گا۔)

❁**وضاحت**: امام محمدؒ کا قول راجح ہے، کیونکہ وراثت کا دارومدار قرابت پر ہے، جو جتنا قوی القرابۃ ہوگا اتنا میراث کا زیادہ مستحق ہوگا۔

پہلی اور دوسری مثال میں امام ابو یوسف کے نزدیک سدس (1/6) کے دو حصے کر کے دونوں جدات کو ایک ایک حصہ دے دیا جائے گا، لیکن امام محمد کے نزدیک پہلی مثال میں سدس (1/6) کے تین حصے کر کے دو حصے دو قرابتوں والی کو اور ایک حصہ ایک قرابت والی کو دیا جائے گا، جبکہ دوسری مثال میں سدس (1 / 6) کے چار حصے کر کے ایک حصہ ایک قرابت والی کو اور تین حصے تین قرابتوں والی کو دیئے جائیں گے۔

بطور تتمہ چھ معین حصوں میں سے ہر ایک کے ورثا کی فہرست

(1) نصف (1/2): خاوند، بیٹی، پوتی، عینی بہن، علاتی بہن۔

(2) ربع (1/4) : خاوند، بیوی۔

(3) ثمن (1/8) : بیوی۔

(4) ثلثان (2/3): دو بیٹیاں یا زائد، دو پوتیاں یا زائد، دو عینی بہنیں یا زائد، دو علاتی بہنیں یا زائد۔

(5) ثلث (1/3) : والدہ، دو اخیافی بھائی بہنیں یا زائد۔

(6) سدس (1/6) : باپ، جد صحیح، والدہ، پوتی ایک ہو یا زائد، ایک علاتی بہن یا زائد، ایک اخیافی بہن یا زائد، جدہ صحیحہ۔ (تفصیل ان کے حالات میں)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿بَابُ الْعَصَبَاتِ﴾

عصبات کا بیان

﴿اَلْعَصَبَاتُ النَّسَبِيَّةُ ثَلَاثَةٌ: عَصَبَةٌ بِنَفْسِهٖ، وَعَصَبَةٌ بِغَيْرِهٖ، وَعَصَبَةٌ مَّعَ غَيْرِهٖ.﴾

عصبات نسبیہ تین ہیں:

(1) عصبہ بنفسہ، (2) عصبہ بغیرہ، (3) عصبہ مع غیرہ۔

وضاحت: عصبہ: لغوی معنی: احاطہ کرنیوالا، گھیر لینے والا۔

اصطلاحی معنی: یہ وہ لوگ ہیں جو اصحاب الفروض کے حصوں سے باقی ماندہ مال اور ان کی عدم موجودگی میں تمام مال کے مستحق ٹھہرتے ہیں، ان کی دو اقسام ہیں:

(1) نسبیہ: میت کے وہ نسبی رشتہ دار جو اصحاب الفروض کے حصوں سے باقی ماندہ مال اور ان کی عدم موجودگی میں تمام مال کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

(2) سببیہ: وہ آزاد کنندہ آدمی جو عصبہ نسبیہ کی عدم موجودگی میں اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کے اصحاب الفروض سے بچا ہوئے مال اور ان کی عدم موجودگی میں سارے مال کا وارث بنتا ہے۔

عصبات نسبیہ کی اقسام:

(1) عصبہ بنفسہ: میت کا وہ مذکر رشتہ دار، جس کی میت کی طرف نسبت عورت کی وساطت سے نہ ہو۔ جیسے بیٹا، پوتا، بھائی، بھتیجا، چچا وغیرہ۔ (کئی مثالیں گزر چکی ہیں)

(2) عصبہ بغیرہ: میت کی وہ ذی فرض مؤنث رشتہ دار جو اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ بنے۔ جیسے بیٹی بیٹے کے ساتھ، پوتی پوتے کے ساتھ، بہن بھائی کے ساتھ۔ (دیکھیں: حقیقی بہنوں کے حالات میں مثال نمبر 3)

(3) عصبہ مع غیرہ: میت کی وہ ذی فرض مؤنث رشتہ دار جو کسی دوسری ذی فرض مؤنث کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے عصبہ بنے۔ جیسے بیٹی یا پوتی کے ساتھ عینی یا علاتی بہن۔ (دیکھیں: حقیقی بہنوں کے حالات میں مثال نمبر 4)

﴿أَمَّا الْعَصَبَةُ بِنَفْسِهِ فَكُلُّ ذَكَرٍ لَاتَدْخُلُ فِيْ نِسْبَتِهِ اِلَى الْمَيِّتِ أُنْثٰى، وَهُمْ أَرْبَعَةُ أَصْنَافٍ: جُزْءُ الْمَيِّتِ، وَأَصْلُهُ، وَجُزْءُ أَبِيْهِ، وَجُزْءُ جَدِّهِ. اَلْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ يُرَجَّحُوْنَ بِقُرْبِ الدَّرَجَةِ، أَعْنِيْ أَوْلٰهُمْ بِالْمِيْرَاثِ جُزْءُ الْمَيِّتِ أَيْ الْبَنُوْنَ، ثُمَّ بَنُوْهُمْ وَاِنْ سَفَلُوْا، ثُمَّ أَصْلُهُ أَيِ الْأَبُ، ثُمَّ الْجَدُّ أَيْ أَبُ الْأَبِ وَاِنْ عَلَا، ثُمَّ جُزْءُ أَبِيْهِ أَيِ الْأُخْوَةُ، ثُمَّ بَنُوْهُمْ وَاِنْ سَفَلُوْا، ثُمَّ جُزْءُ جَدِّهِ أَيِ الْأَعْمَامُ، ثُمَّ بَنُوْهُمْ وَاِنْ سَفَلُوْا. ثُمَّ يُرَجَّحُوْنَ بِقُوَّةِ الْقَرَابَةِ أَعْنِيْ بِهِ أَنَّ ذَا الْقَرَابَتَيْنِ أَوْلٰى مِنْ ذِيْ قَرَابَةٍ وَّاحِدَةٍ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثٰى لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "أَنَّ أَعْيَانَ بَنِيْ الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِيْ الْعَلَّاتِ" كَالْأَخِ لِأَبٍ وَّأُمٍّ أَوِ الْأُخْتِ لِأَبٍ وَّأُمٍّ اِذَا صَارَتْ عَصَبَةً مَّعَ الْبِنْتِ أَوْلٰى مِنَ الْأَخِ لِأَبٍ وَالْأُخْتِ لِأَبٍ. وَّابْنِ الْأَخِ لِأَبٍ وَّأُمٍّ أَوْلٰى مِنَ ابْنِ الْأَخِ لِأَبٍ، وَّكَذَالِكَ الْحُكْمُ فِيْ أَعْمَامِ الْمَيِّتِ، ثُمَّ فِيْ أَعْمَامِ أَبِيْهِ ثُمَّ فِيْ أَعْمَامِ جَدِّهِ.﴾

عصبہ بنفسہ وہ ہے جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت کا واسطہ نہ ہو اور ان عصبات کی چار اصناف ہیں: (1) میت کا جزء (میت کی ابنائی جانب جیسے بیٹا، پوتا، نیچے تک)، (2) میت کی اصل (میت کی آبائی جانب جیسے باپ، دادا، اوپر تک) (3) میت کے باپ کا جزء (میت کے باپ کی ابنائی جانب یعنی میت کے بھائی، بھتیجے، نیچے تک)، (4) میت کے دادا کے جزء (میت کے دادا کی ابنائی جانب یعنی میت کے چچے، چچے زاد، نیچے تک)

(ان اقسام میں) جو درجہ میں میت سے قریب تر ہوگا اسے دوسروں پر ترجیح دی جائے گی، یعنی ان اقسام میں میراث کے سب سے پہلے مستحق میت کا جزء یعنی بیٹے ہوں گے، انکی عدم موجودگی میں پوتے اور اسی طرح نیچے تک، پھر میت کی اصل یعنی باپ، وہ نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتو دادا، اوپر تک (تیسرے نمبر پر) میت کے باپ کا جزء یعنی میت کے بھائی، وہ نہ ہوں تو بھتیجے، نیچے تک (اور آخر میں) میت کے دادا کے جزء یعنی چچے، وہ نہ ہوں تو چچازاد، نیچے تک (درجہ قرابت کے بعد ورثاء کو) قوت قرابت کے لحاظ سے ترجیح دی جائے گی، یعنی دو قرابتوں والا، خواہ مذکر ہو یا مؤنث، ایک قرابت والے پر مقدم ہوگا (بشرطیکہ وہ درجہ میں برابر ہوں)، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اگر عینی وعلاتی بھائی دونوں موجود ہوں تو ''عینی بھائی وارث بنیں گے نہ کہ علاتی''۔ جیسے عینی بھائی اور بیٹی کے ساتھ عصبہ بننے والی عینی بہن، علاتیوں سے زیادہ حقدار ہوں گے، اسی طرح عینی بھائی کا بیٹا، علاتی بھائی کے بیٹے سے اَولی ہوگا، (عینی، علاتی کے مقابلے میں قوی القرابہ ہے اسلئے اسے مقدم کیا جائے گا) میت کے چچوں، باپ کے چچوں اور دادا کے چچوں میں یہی حکم جاری ہوگا (یعنی زیادہ قریبی کو بعید پر ترجیح ہوگی)

وضاحت: میت

دادا	باپ	بیٹا	بیٹی	بھائی	چچا
عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
بنفسہ	بنفسہ	بنفسہ	لغیرہ	بنفسہ	بنفسہ
محجوب	1/6	عصبہ		محجوب	محجوب
0	1	5		0	0

6

دادا بوجہ باپ، باپ بوجہ بیٹا، بھائی و چچا بوجہ باپ و بیٹا عصبہ ہونے کے باوجود وارث نہیں بنیں کیونکہ قریب تر موجود ہیں، یاد رہے باپ نے اپنا فرضی حصہ لیا نہ کہ بطور عصبہ۔

میت

بیٹی	عینی بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن
	مع غیرہ	بنفسہ	بغیرہ
1/2	عصبہ	محجوب	
1	1	0	

2

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عینی بہن اور علاتی بہن بھائی درجہ قرابت میں مساوی ہیں، لیکن قوت قرابت کی بناء پر عینی بہن (جو بیٹی کی وجہ سے عصبہ بن رہی ہے) نے علاتیوں کو ساقط کر دیا۔

حدیث " أن أعيان بني الأم يتوارثون دون بني العلات "کا جائزہ:

تخریج: سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب ميراث العصبه، جامع الترمذی: الفرائض؛ باب ما جاء في ميراث الأخوة من الأب والأم، مستدرک حاکم: ۳۳۶/۴، مسند احمد: ۷۹/۱

حکم: حدیث کا دارومدار الحارث بن عبداللہ الاعور الھمدانی الکوفی پر ہے۔ جس کے متعلق امام شعبی نے کہا: کان کذابا، امام ابن المدینی نے کہا: کذاب، امام ابوزرعہ نے کہا: لا یحتج بحدیثه، امام ابن حبان نے کہا: واهیا فی الحدیث، امام ابن معین نے اسے ثقہ کہا، لیکن عثمان نے کہا: لیس یتابع ابن معین علی هذا۔ ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال، تهذیب التهذیب.

امام حاکم نے کہا: یہ سیدنا زید بن ثابت ﷛ سے بطور فتوی صحیح ثابت ہے۔ (المستدرک: ۳۳۶/۴)

﴿وَأَمَّا الْعَصَبَةُ بِغَيْرِهِ فَأَرْبَعٌ مِّنَ النِّسْوَةِ، وَهُنَّ اللَّاتِي فَرْضُهُنَّ النِّصْفُ وَالثُّلُثَانِ يَصِرْنَ عَصَبَةً بِأُخُوَتِهِنَّ، كَمَا ذَكَرْنَا فِي حَالَاتِهِنَّ، وَمَنْ لَا فَرْضَ لَهَا مِنَ الْإِنَاثِ، وَأَخُوْهَا عَصَبَةٌ، لَاتَصِيْرُ عَصَبَةً بِأَخِيْهَا كَالْعَمِّ وَالْعَمَّةِ، الْمَالُ كُلُّهُ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ.﴾

وہ چار عورتیں اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ بغیرہ بنتی ہیں جن کا فرضی حصہ (ایک ہونے کی صورت میں) نصف (1/2) اور (دو یا زائد ہونے کی صورت میں) دو ثلث (2/3) ہوتا ہے، جیسا کہ ان کے حالات میں گزر چکا ہے، (یاد رکھیں) جس مؤنث کا فرضی حصہ نہیں جبکہ اس کا بھائی عصبہ بن رہا ہے تو وہ بھائی کی وجہ سے عصبہ نہیں بن سکے گی، جیسے چچا اور پھوپھو، جمیع مال کا مستحق چچا ہوگا، پھوپھو محروم رہے گی۔ (یاد رہے کہ پھوپھو ذوی الأرحام میں سے ہے، تفصیل۔ "باب ذوی الأرحام" میں دیکھیں۔)

❁ **وضاحت**: جن عورتوں کا فرضی حصہ نصف (1/2) یا دو ثلث (2/3) ہے وہ یہ ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(1) بیٹی، (2) پوتی، (3) حقیقی بہن، (4) علاتی بہن، یہ چاروں اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ بغیرہ بنتی ہیں۔

﴿وَأَمَّا الْعَصَبَةُ مَعَ غَيْرِهِ فَكُلُّ أُنْثٰى تَصِيرُ عَصَبَةً مَعَ أُنْثٰى أُخْرٰى كَالْأُخْتِ مَعَ الْبِنْتِ لِمَا ذَكَرْنَا.﴾

عصبہ مع الغیر ہر وہ عورت جو دوسری عورت کی وجہ سے عصبہ ہو، جیسے ہماری ذکرکردہ دلیل ("اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة") کے پیش نظر بہن بیٹی کے ساتھ۔

﴿وَآخِرُ الْعَصَبَاتِ مَوْلَى الْعَتَاقَةِ ثُمَّ عَصَبَتُهُ عَلَى التَّرْتِيبِ الَّذِي ذَكَرْنَا لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ"، وَلَا شَيْءَ لِلْإِنَاثِ مِنْ وَرَثَةِ الْمُعْتِقِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ أَوْ كَاتَبَ مَنْ كَاتَبْنَ أَوْ دَبَّرْنَ أَوْ دَبَّرَ مَنْ دَبَّرْنَ أَوْ جَرَّ وَلَاءَ مُعْتَقِهِنَّ أَوْ مُعْتَقُ مُعْتَقِهِنَّ."﴾

(معتِق: غلام کو آزاد کرنے والا جسے مولی العتاقہ کہتے ہیں، معتَق: آزاد کیا ہوا غلام)

سب سے آخری عصبہ معتِق ہے، اگر وہ بھی نہ ہو تو ہماری سابقہ ذکرکردہ ترتیب کے مطابق (صرف) اس کے عصبہ (بنفسہ) وارث بنیں گے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ولاء بھی نسبی رشتے کی مانند ایک رشتہ ہے"۔

(خیال رہے) معتِق کی مؤنث وارثات کو (معتِق کے ترکہ سے) کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کیلئے ولاء میں سے کوئی حصہ نہیں، ہاں اگر انہوں نے خود غلام کو آزاد کیا ہو یا ان کے معتَق نے آزاد کیا ہو یا انہوں نے مکاتبت کی ہو یا ان کے مکاتَب نے مکاتبت کی ہو یا انہوں نے مدبّر بنایا ہو یا ان کے مدبّر نے مدبّر بنایا ہو یا ان کے معتَق نے ولاء حاصل کی ہو یا ان کے معتَق کے معتَق نے۔

وضاحت: ولاء: لغوی معنی: مدد، وفاداری، قرب، تعلق۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی معنی: آزادی کے نتیجے میں غلام کا معتق کے ساتھ جو رشتہ قائم ہوتا ہے، اسے ولاء کہتے ہیں۔

میت (آزاد کیا ہوا غلام)

باپ (غلام)	بیٹا (غلام)	معتق	
محروم	محروم	عصبہ سببیہ	سارا مال معتق کو ملے گا۔

میت (آزاد کیا ہوا غلام)

بھائی (غلام)	بیٹی (غلام)	معتق (ف)
محروم	محروم	

معتق (ف):

بیٹا	بیٹی	ماں	بھائی
عصبہ سببیہ بنفسہ	غیر مستحق	غیر مستحق	محجوب

جمیع مال بیٹے کو ملے گا، بھائی بیٹے کی وجہ سے محجوب ہو گیا، ماں اور بیٹی عورت ہونے کی وجہ سے حقدار نہیں۔

میت (مکاتب)

باپ (غلام)	نگہت (آقا)	
محروم	عصبہ سببیہ	سارا مال نگہت کو ملے گا۔

مدبّر کی مثال: شازیہ نے اپنے غلام حنظلہ کو مدبّر قرار دیا پھر وہ مرتد ہو کر دار الحرب چلی گئی، قاضی نے حنظلہ کی آزادی کا حکم نافذ کر دیا، بعد ازاں شازیہ تائب ہو کر دار الاسلام میں واپس آ گئی، اس کی آمد کے بعد حنظلہ فوت ہو گیا اور کوئی نسبی وارث نہیں چھوڑا، ساری جائداد شازیہ لے لے گی۔

"أوجرّ ولاءَ معتقهن" (یا ان کے معتق نے ولاء حاصل کی ہو) کی مثال:

بشریٰ سنبل نے اپنے غلام عظیم کو ندیمہ سے شادی کرنے کی اجازت دی، ندیمہ کو احمد نے آزاد کیا تھا، عظیم کا بچہ پیدا ہوا، اس بچے کی وارث اس کی ماں اور احمد (معتق) ہیں، لیکن بشریٰ نے عظیم کو آزاد کر دیا، عظیم فوت ہو گیا، اس کی میراث اس کے بچے اور بیوی کو مل گئی، اب بچہ فوت ہو گیا، اس کی جائداد کا ثلث (1/3) ماں کو ملا اور باقی جو دراصل اس کے باپ کا حصہ تھا وہ بشریٰ کو بطور عصبہ سببی مل جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یادر ہے! اولاد آزادی یا غلامی میں ماں کے تابع ہوتی ہے، اگر عظیم کی آزادی سے پہلے بچہ فوت ہو جاتا تو اس کی ماں کو ثلث (1/3) اور باقی ماں (ندیمہ) کے معتق احمد کو بطور عصبہ سببی ملتا، اس حصے کو عظیم کی آزادی نے اپنے طرف کھینچ کر اپنی معتقہ بشری کے سپرد کر دیا، اور احمد محروم ہو گیا۔

حدیث: "الولاء لحمة كلحمة النسب" کی تخریج ابتداء کتاب میں گزر چکی ہے۔

حدیث: "ليس للنساء من الولاء ألا ما أعتقن......" کا جائزہ:

اس حدیث کی سند نہیں ملی۔

البتہ "الدر المختار ۵/۵۵۰" میں ہے: "وهو وأن كان فيه شذوذ، لكن تأيد بكلام كبار الصحابة، فصار بمنزلة المشهور". کہ حدیث میں اگر چہ شذوذ ہے، لیکن کبار صحابہ ﷺ کی موافقت کی بناء پر مضبوط ہو کر مشہور کے قائم مقام ہو جائے گی، اس مسئلہ کی وضاحت ابتداء کتاب میں گزر چکی ہے۔

﴿وَلَوْ تَرَكَ أَبَا الْمُعْتِقِ وَابْنَهُ، عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ سُدُسُ الْوَلَاءِ لِلْأَبِ وَالْبَاقِي لِلْابْنِ، وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى الْوَلَاءُ كُلُّهُ لِلْابْنِ وَلَا شَيْءَ لِلْأَبِ، وَلَوْ تَرَكَ ابْنَ الْمُعْتِقِ وَجَدَّهُ فَالْوَلَاءُ كُلُّهُ لِلْابْنِ بِالْاِتِّفَاقِ.﴾

اگر معتق (اپنے ورثاء میں) معتق کا بیٹا اور باپ چھوڑ جائے، تو امام ابو یوسف" کے نزدیک ولاء کا سدس (1/6) باپ کو ملے گا اور باقی بیٹے کو، جبکہ امام ابو حنیفہ" اور امام محمد" کے خیال کے مطابق تمام ولاء بیٹے کیلئے ہے، باپ کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر (ورثاء میں) معتق کا بیٹا اور دادا ہوں تو بالاتفاق تمام ولاء کا مستحق بیٹا ہو گا۔

وضاحت:

میت (آزاد کیا ہوا غلام)

معتق (ف)

	باپ	بیٹا
امام ابو یوسف کے نزدیک:	1/6	باقی مال
امام ابو حنیفہ" و محمد" کے نزدیک:	محجوب	کل مال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک راجح ہے، کیونکہ معتق کے عصبہ بنفسہ میں بیٹا، باپ پر مقدم ہوتا ہے اور اس مسئلہ میں اصحاب الفروض کو کوئی دخل نہیں، معلوم ہوا کہ باپ کے حالات کی وضاحت میں فرق نمبر 4 درست نہیں بلکہ اس صورت میں باپ اور دادا محجوب ہونے میں مساوی ہیں۔

﴿مَنْ مَّلَکَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ مِّنْهُ عُتِقَ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ وَلَاءُهُ لَهُ بِقَدَرِ الْمِلْكِ، كَثَلَاثِ بَنَاتٍ، لِلْكُبْرٰى ثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا وَلِلصُّغْرٰى عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا فَاشْتَرَتَا أَبَاهُمَا بِالْخَمْسِيْنَ، ثُمَّ مَاتَ الْأَبُ وَتَرَكَ شَيْئًا، فَالثُّلُثَانِ بَيْنَهُنَّ أَثْلَاثًا بِالْفَرْضِ، وَالْبَاقِيْ بَيْنَ مُشْتَرِيَتَيِ الْأَبِ أَخْمَاسًا بِالْوَلَاءِ، ثَلَاثَةُ أَخْمَاسِهٖ لِلْكُبْرٰى وَخُمُسَاهُ لِلصُّغْرٰى، وَتَصِحُّ مِنْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ.﴾

جب آدمی کسی مَحرم قرابتدار کا مالک بن جائے تو وہ غلام (ازخود) آزاد ہو جائے گا، البتہ اس کی ولاء کا حقدار بقدر ملکیت اس کا خریدار ہوگا، جیسے تین بہنیں (کبری، وسطی، صغری) ہیں، کبری نے تیس (30) دینار، صغری نے بیس (20) دینار دے کر کل پچاس (50) دینار کے بدلے اپنا باپ خریدا، بعدازاں باپ فوت ہوگیا، اب تین بیٹیوں میں ان کا فرضی حصہ دوثلث (2/3) برابر برابر تقسیم ہوگا، باقی مال باپ کی خریدار دو بیٹیوں میں بطور عصبہ سببی (ان کے 30 اور 20 دینار دیکھ کر) تقسیم کر دیا جائے گا، تین خمس 3/5 کبری کو اور دو خمس (2/5) صغری کو ملیں گے، اس مسئلہ کی تصحیح 45 سے ہوگی۔

وضاحت: محرم قرابتدار: وہ دو رشتہ دار کہ اگر ان میں ایک مرد اور ایک عورت ہو یا تصور کر لئے جائیں تو دونوں کا آپس میں نکاح شرعاً درست نہ ہو۔ جیسے بھائی بہن کیلئے، بھائی بھائی کیلئے، چچا بھتیجے کیلئے وغیرہ۔

میت (آزاد کیا ہوا غلام)

کبری (بیٹی) وسطی (بیٹی) صغری (بیٹی)	کبری وصغری (معتقہ بھی)
2/3	عصبہ سببی
2	1

3

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"2" تین بیٹیوں پر پورا تقسیم نہیں ہوتا، لہذا "3" کو مخرج اور شمار کنندوں میں ضرب دی۔

1×3=3 - 2×3=6

3×3=9

بطور عصبہ سببی کبری اور صغری کے حصوں کا مجموعہ: 20/50+30/50

=2/5 + 3/5

2 + 3

5

معلوم ہوا کہ کبری اور صغری کے حصوں کا مجموعہ "3"+"2"="5" ہے اور اسی سے ان کا مسئلہ بنے گا، اب ان کا حصہ "3" ہے جو "5" پر پورا تقسیم نہیں ہوتا، لہذا "5" کو دوبارہ مخرج اور شمار کنندوں میں ضرب دی: 6×5=30 - 3×5=15

9×5=45

نتیجہ: ہر بیٹی کا فرضی حصہ "10" ہے اور کبری وصغری بطور عصبی سببی 15 میں سے مزید بالترتیب "3/5" و "2/5" کے تناسب سے "9" و "6" وصول کریں گی۔ کبری کا کل حصہ: 19=10+9 اور صغری کا کل حصہ: 16=10+6

بَابُ الْحَجْبِ

حجب کے مسائل

﴿اَلْـحَجْبُ عَلٰى نَوْعَيْنِ: حَجْبُ نُقْصَانٍ: وَهُوَ حَجْبٌ عَنْ سَهْمٍ اِلٰى سَهْمٍ وَذَالِكَ لِخَمْسَةِ نَفَرٍ: لِلزَّوْجَيْنِ، وَالْاُمِّ، وَبِنْتِ الْاِبْنِ، وَالْاُخْتِ لِاَبٍ، وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ.

وَحَجْبُ حِرْمَانٍ، وَالْوَرَثَةُ فِيْهِ فَرِيْقَانِ: فَرِيْقٌ لَايُحْجَبُوْنَ بِحَالِ الْبَتَّةَ وَهُمْ سِتَّةٌ: اَلْاِبْنُ، وَالْاَبُ، وَالزَّوْجُ، وَالْبِنْتُ، وَالْاُمُّ، وَالزَّوْجَةُ، وَفَرِيْقٌ يَرِثُوْنَ بِحَالٍ، وَيُحْجَبُوْنَ بِحَالٍ، وَهٰذَا مَبْنِيٌّ عَلٰى اَصْلَيْنِ: اَحَدُهُمَا هُوَاَنَّ كُلًّا مَنْ يُدْلٰى اِلَى الْمَيِّتِ بِشَخْصٍ لَا يَرِثُ مَعَ وُجُوْدِ ذَالِكَ الشَّخْصِ سِوٰى اَوْلَادِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْأُمِّ، فَأَنَّهُمْ يَرِثُوْنَ مَعَهَا، لِانْعِدَامِ اسْتِحْقَاقِهَا جَمِيْعَ التَّرِكَةِ، وَالثَّانِيْ: الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ كَمَا ذَكَرْنَا فِيْ الْعَصَبَاتِ. ﴾

حجب کی دواقسام ہیں: (1) حجب نقصان: وہ ہے جو (زیادہ مقررہ) حصے سے روک کر (کم) حصے تک پہنچا دے، یہ حجب پانچ افراد کولاحق ہوتا ہے: خاوند، بیوی، ماں، پوتی، علاتی بہن، ان کی وضاحت ان کے حالات میں ہوچکی ہے (مثالیں دیکھ لیں)۔

(2) حجب حرمان: (وہ ہے جوایک وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کوکلیۃً محروم کردے)، اس میں ورثاء کے دوفریق ہیں: ایک فریق کسی صورت میں محجوب نہیں ہوتااوروہ چھ افراد ہیں: بیٹا، باپ، خاوند، بیٹی، ماں، بیوی۔

دوسرا فریق ایسے لوگ ہیں جوبعض اوقات وارث بنتے ہیں اور کبھی محجوب ہوجاتے ہیں، (خیال رہے) فریق ثانی کا محجوب ہونا دو ضابطوں پر ہے: (1) ہر وہ انسان جو کسی واسطہ کی بناء پر میت کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ اس واسطہ کی موجودگی میں وارث نہیں بنے گا، البتہ اخیافی بھائی بہنیں ماں کی موجودگی میں بھی وارث بنیں گے کیونکہ ماں تمام میراث کی مستحق نہیں ہوتی، (2) قریب ترین وارث بنے گا جیسا کہ ہم نے عصبات کی بحث میں وضاحت کی۔

وضاحت: حجب: لغوی معنی: روکنا، حائل ہونا،

اصطلاحی معنی: ایک وارث کوترکہ سے کلی طور پر یا جزوی طور پرمحروم کردینا حجب کہلاتا ہے۔

اس کی دواقسام ہیں: (1) حجب بالوصف: یہ وارث میں پایا جانے والا وہ وصف ہے جو اسے کلیۃً ترکہ سے محروم کردے۔ یہی مانع ہے جس کا ذکر "فصل فی الموانع" میں ہوچکا ہے۔

(2) حجب بالشخص: ایک وارث کا کسی دوسرے وارث کی بناء پر ترکہ سے کلی طور پر یا جزوی طور پرمحروم ہوجانا حجب بالشخص کہلاتا ہے، اس باب کا موضوع صرف "حجب بالشخص" ہے، اسکی دواقسام ہیں: (1) حجب حرمان، (2) حجب نقصان (تعریفیں ترجمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں گزر چکی ہیں)

توہم کا ازالہ: فریق ثانی میں حجب حرمان کیلئے جن دو ضوابط کا ذکر کیا گیا، ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اگر پہلے قاعدے پر اکتفاء کیا جائے تو مقصود اپنے چچا عبدالعلیم کی موجودگی میں اپنے دادے کا وارث بنے گا، اس لئے کہ وہ چچا کی وساطت سے میت کی طرف منسوب نہیں، ایسی صورت میں دوسرے ضابطے کی بناء پر مقصود محروم ہو جائے گا، اور اگر صرف دوسرے قاعدے کو مدنظر رکھا جائے تو میت کی نانی اس کے باپ کی موجودگی میں ابعد ہونے کی وجہ سے محروم رہتی ہے، حالانکہ وہ وارث ہے، تو یہاں پہلے ضابطے کا استعمال ہوگا۔

﴿وَالْمَحْرُوْمُ لَايَحْجُبُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْجُبُ حَجْبَ النُّقْصَانِ كَالْكَافِرِ وَالْقَاتِلِ وَالرَّقِيْقِ، وَالْمَحْجُوْبُ يَحْجُبُ بِالْاِتِّفَاقِ، كَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْاُخْوَةِ وَالْاَخْوَاتِ فَصَاعِدًا مِنْ اَيِّ جِهَةٍ كَانَا، فَاِنَّهُمَا لَايَرِثَانِ مَعَ الْاَبِ وَلٰكِنْ يَحْجُبَانِ الْاُمَّ مِنَ الثُّلُثِ اِلَى السُّدُسِ.﴾

ہمارے نزدیک محروم کسی کیلئے حاجب نہیں بن سکتا لیکن سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ حجب نقصان کا سبب بن سکتا ہے، جیسے کافر، قاتل، غلام۔ البتہ محجوب بالاتفاق (دوسرے) کیلئے حاجب بن سکتا ہے، جیسے دو یا زائد بھائی بہنیں، خواہ کسی بھی جہت سے ہوں، باپ کی موجودگی میں وارث نہیں بنیں گے، لیکن ماں کو ثلث (1/3) سے روک کر سدس (1/6) تک لے آئیں گے۔

وضاحت: میت

بیوی	بیٹا (کافر)	باپ
1/4 یا 1/8	محروم	عصبہ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیوی کو بوجہ بیٹا ثمن (1/8) ملے گا، جبکہ جمہور کے نزدیک بیوی کو ربع (1/4) ہی ملے گا کیونکہ محروم بیٹا موثر نہیں ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حجب نقصان سے متأثر ہونے والے افراد

	میت سے رشتہ	حجب نقصان سے پہلے	وجہ	حجب نقصان کے بعد
(1)	خاوند	1/2	اولاد	1/4
(2)	بیوی	1/4	اولاد	1/8
(3)	والدہ	1/3	اولاد،کوئی دو بھائی بہنیں	1/6
(4)	پوتی	1/2	حقیقی بیٹی	1/6
(5)	علاتی بہن	1/2	عینی بہن	1/6

بطور مثال حجب حرمان سے متأثر ہونے والے چند لوگ

میت سے رشتہ	وجہ
جد صحیح	باپ
عینی بھائی	باپ،نرینہ اولاد،راجح قول کے مطابق دادا
علاتی بھائی	باپ،نرینہ اولاد،عینی بھائی،عصبہ عینی بہن،راجح قول کے مطابق دادا
پوتا	بیٹا
دادی یا نانی	ماں اور دادی کیلئے باپ بھی

باب مخارج الفروض

مقررہ حصوں کے مخارج

﴿اعلم أن الفروض المذكورة في كتاب الله تعالى نوعان: الأول: النصف، والربع، والثمن، والثاني: الثلثان، والثلث، والسدس على التضعيف والتنصيف.﴾

کتاب اللہ میں مذکورہ مقررہ حصص کی دو انواع ہیں: (1) نصف (1/2)، ربع (1/4)، ثمن (1/8)، (2) دو ثلث (2/3)، ثلث (1/3) سدس (1/6)، دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اقسام تضعیف وتنصیف پر مبنی ہیں۔(تضعیف اور تنصیف کی وضاحت "باب معرفة الفروض ومستحقيها" میں گزر چکی ہے۔)

وضاحت: یعنی مقررہ حصے کسور کی شکل میں چھ (1/2، 1/4، 1/8، 2/3، 1/3، 1/6) ہیں۔

﴿فَإِذَا جَاءَ فِي الْمَسَائِلِ مِنْ هٰذِهِ الْفُرُوْضِ أَحَادٌ أَحَادٌ، فَمَخْرَجُ كُلِّ فَرْضٍ سَمِيُّهُ إِلَّا النِّصْفَ وَهُوَ مِنَ اثْنَيْنِ كَالرُّبُعِ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَالثُّمُنِ مِنْ ثَمَانِيَةٍ وَالثُّلُثِ مِنْ ثَلَاثَةٍ، وَإِذَا جَاءَ مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ وَهُمَا مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ، فَكُلُّ عَدَدٍ يَكُوْنُ مَخْرَجًا لِجُزْءٍ فَذٰلِكَ الْعَدَدُ أَيْضًا يَكُوْنُ مَخْرَجًا لِّضِعْفِ ذٰلِكَ الْجُزْءِ وَلِضِعْفِ ضِعْفِهٖ كَالسِّتَّةِ هِيَ مَخْرَجُ السُّدُسِ وَلِضِعْفِهٖ وَلِضِعْفِ ضِعْفِهٖ.

وَإِذَا اخْتَلَطَ النِّصْفُ مِنَ الْأَوَّلِ بِكُلِّ الثَّانِيْ أَوْ بِبَعْضِهٖ فَهُوَ مِنْ سِتَّةٍ، وَإِذَا اخْتَلَطَ الرُّبُعُ بِكُلِّ الثَّانِيْ أَوْ بِبَعْضِهٖ فَهُوَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ وَإِذَا اخْتَلَطَ الثُّمُنُ بِكُلِّ الثَّانِيْ أَوْ بِبَعْضِهٖ فَهُوَ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ.﴾

جب کسی مسئلہ میں ان مقررہ حصوں میں سے (صرف کوئی) ایک حصہ آئے تو اس کا اُصل مسئلہ اس کے ہم نام عدد سے ہوگا۔ جیسے 1/4، 4 سے، 1/8، 8 سے، 1/3، 3 سے، البتہ نصف کا اُصل مسئلہ 2 ہوگا (کیونکہ نصف ایک ایسا حصہ ہے جس کا اُصل مسئلہ ہم نام عدد نہیں اور بلا کسر اس کا اخراج "2" کے عدد سے ہی ممکن ہے) اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی نوع سے دو یا تین حصے آجائیں تو جو عدد (اس نوع کی ادنی) کسر کا مخرج ہوگا وہی اپنے سے دوگنا اور چار گنا کسر کا مخرج ہوگا، جیسے "6" کہ یہ "1/6" کا مخرج بھی ہے اور "1/6" کے دوگنا "1/3" اور چار گنا "2/3" کا مخرج بھی ہے۔

(نتیجہ: دوسری نوع کی ادنی کسر "1/6" کا مخرج "6" ہے، اب اگر اس نوع کے کوئی دو یا تینوں حصے جمع ہو جائیں تو بہر صورت مخرج "6" ہی ہوگا، اسی طرح پہلی نوع کا "8")

(اگر کسی مسئلہ کے حصے دونوں انواع سے متعلقہ ہوں تو) جب نوع اول سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصف (1/2) کل نوع ثانی یا بعض سے ملے گا تو اُصل مسئلہ "6" ہوگا، جب ربع (1/4) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہوگا تو اُصل مسئلہ "12" ہوگا اور جب ثمن (1/8) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہوگا تو اُصل مسئلہ "24" ہوگا۔

وضاحت: یاد رہے کی نوع اول میں ادنی کسر 1/8 ہے، اوسط 1/4 اور اکثر 1/2 ہے۔ جبکہ نوع ثانی میں ادنی کسر 1/6 ہے، اوسط 1/3 اور اکثر 2/3 ہے۔

متعین حصوں کی یہ دونوں قسمیں ذہن نشین کر لیں:

دوسری قسم			پہلی قسم		
ثلثان	ثلث	سدس	نصف	ربع	ثمن
دو تہائی	ایک تہائی	چھٹا	آدھا	ایک چوتھائی	آٹھواں
2/3	1/3	1/6	1/2	1/4	1/8

اور "باب مخارج الفروض" میں پیش کردہ طریقہ کا خلاصہ یہ ہے، ذہن نشین کر لیں۔

(1) اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی معین حصہ ہے تو اس حصے کا اُصل مسئلہ اس کے ہم نام عدد سے ہوگا۔ جیسے: "1/6" کا اُصل مسئلہ "6" ہے، اسی طرح "2/3" کا "3"۔ علی ہذا القیاس، وگرنہ

(2) مخرج "6" ہوگا جب نوع ثانی کے دو یا تینوں حصے جمع ہو جائیں۔

(3) مخرج "6" ہوگا جب نصف (1/2) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

(4) مخرج "8" ہوگا جب جب نوع اول کے دو یا تینوں حصے جمع ہو جائیں۔

(5) مخرج "12" ہوگا جب ربع (1/4) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

(6) مخرج "24" ہوگا جب ثمن (1/8) کل نوع ثانی یا بعض کے ساتھ جمع ہو۔

اُصل مسئلہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ "**باب معرفة الفروض و مستحقيها**" میں گزر چکا ہے اور دوسرا "**فصل فی معرفة التماثل و التداخل**......" میں آئے گا۔

❀......❀......❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعَوْلِ

عول کے مسائل

﴿الْعَوْلُ أَنْ يُزَادَ عَلَى الْمَخْرَجِ شَيْءٌ مِنْ أَجْزَائِهِ إِذَا ضَاقَ عَنْ فَرْضٍ، اِعْلَمْ أَنَّ مَجْمُوعَ الْمَخَارِجِ سَبْعَةٌ، أَرْبَعَةٌ مِّنْهَا لَاتَعُولُ وَهِيَ الْاِثْنَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالْأَرْبَعَةُ وَالثَّمَانِيَةُ وَثَلٰثَةٌ مِّنْهَا قَدْتَعُوْلُ.﴾

عول: جب اصل مسئلہ مقررہ حصوں سے کم ہو جائے تو اس میں اس کے اجزاء میں سے زیادتی کر دینا (تاکہ فرضی حصوں میں کمی نہ ہونے پائے) عول کہلاتا ہے، (نتیجتاً ورثاء کے حصص میں کمی آجاتی ہے)۔

وضاحت: عول: لغوی معنی: ظلم، زیادتی، غلبہ، رفعت۔

اصطلاحی معنی: اصحاب الفروض کے حصص کا اصل مسئلہ سے بڑھ جانا اور ہر وارث کے مقررہ حصہ میں کمی واقع ہونا۔

کل مخارج سات ہیں: 24,12,8,6,4,3,2۔

چار مخارج، جن میں عول ناممکن ہے: 8,4,3,2۔

تین مخارج، جن میں عول ممکن ہے: 24,12,6۔

سب سے پہلے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسئلہ میں عول نافذ کیا، لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی۔ (السنن الکبری للبیهقی: ۶/۲۵۳)

﴿أَمَّا السِّتَّةُ فَإِنَّهَا تَعُولُ اِلٰى عَشَرَةٍ وِتْرًا وَشَفْعًا، وَأَمَّا اثْنَا عَشَرَ فَهِيَ تَعُولُ اِلٰى سَبْعَةَ عَشَرَ وِتْرًا لَاشَفْعًا، وَأَمَّا أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَإِنَّهَا تَعُولُ اِلٰى سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَّاحِدًا كَمَا فِي الْمَسْأَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةٌ وَبِنْتَانِ وَأَبَوَانِ وَلَا يُزَادُ عَلٰى هٰذَا اِلَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَإِنَّ عِنْدَهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَعُوْلُ أُلَى أَحَدٍوَّثَلاثِيْنَ.﴾

(مخرج)6میں عول دس تک، طاق اور جفت اعداد میں، ہوتا ہے، 12 میں سترہ تک، صرف طاق اعداد میں ہوتا ہے اور 24 میں صرف مسئلہ منبر یہ (بیوی، دو بیٹیاں، والدین) میں ستائیس تک ہوتا ہے، 24 ستائیس سے آگے نہیں بڑھتا البتہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ کے نزدیک 24 میں 31 تک عول ہوتا ہے۔

وضاحت: مثالیں:

6 سے 10,9,8,7 تک عول:

6 ← 7 : **میت**

دادی	عینی بہن	خاوند
1/6	1/2	1/2
1 -	3 -	3

6

فرض کریں کہ کل ترکہ "1000" روپے ہے، مخرج "6" کا مفہوم یہ ہے کہ جائداد کے کل چھ حصے ہیں، جبکہ مستحقین کے حصص کا مجموعہ "7" ہے، اگر خاوند اور عینی بہن کو تین تین حصے دے دیں تو دادی کیلئے کچھ نہیں بچتا، لہذا اب "6" کے بجائے جائداد کے "7" حصے کرلیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ گویا مخرج ہی "7" ہے، اسے کہیں گے کہ "6" نے "7" تک عول کیا اور مسئلہ کی صورت یوں ہو جائے گی:

میت

دادی	عینی بہن	خاوند
1/6	1/2	1/2
1 -	3 -	3

6 → 7

خاوند کا حصہ: 1000×3/7 = 3000/7 = تقریبا 428

بہن کا حصہ: 1000×3/7 = 3000/7 = تقریبا 428

دادی کا حصہ: 1000×1/7 = 1000/7 = تقریبا 142

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اوپر گزرا کہ نتیجتاً ورثاء کے حصوں میں کمی آجائے گی، وہ اس طرح کہ اصل مسئلہ سے خاوند کا حصہ: 1000×3/6=3000/6=500 ہے جبکہ عول کی وجہ سے 428 روپے ملے۔ عول کی دونوں تعریفات کی روشنی میں اس مثال کو بار بار غور سے پڑھیں کہ مخرج مقررہ حصوں سے کیسے کم پڑ گیا یا اصحاب الفروض کے حصص مسئلہ سے کیسے بڑھ گئے۔

6←8 : مسئلہ

خاوند	دو عینی بہنیں	ماں
1/2	2/3	1/6
3	4	1

6→8

6←9 : مسئلہ

خاوند	دو عینی بہنیں	دو اخیافی بھائی
1/2	2/3	1/3
3	4	2

6→9

6←10 : مسئلہ

خاوند	ماں	3 عینی بہنیں	3 اخیافی بہنیں
1/2	1/6	2/3	1/3
3	1	4	2

6→10

12 سے 17,15,13 تک عول:

12←13 : مسئلہ

بیوی	ماں	2 علاتی بہنیں
1/4	1/6	2/3
3	2	8

12→13

12←15 : مسئلہ

بیوی	3 عینی بہنیں	2 اخیافی بھائی

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

1/4	2/3	1/3
3	8	4

12 ← 15

12 ← 17 :

میت

بیوی	ماں	2 عینی بہنیں	2 اخیافی بہنیں
1/4	1/6	2/3	1/3
3	2	8	4

12 ← 17

24 سے 27، 31 تک عول:

24 ← 27 :

میت

بیوی	2 بیٹیاں	باپ	ماں
1/8	2/3	1/6	1/6
3	16	4	4

24 ← 27

24 ← 31 : سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک

میت

بیوی	ماں	2 علاتی بہنیں	2 اخیافی بہنیں	بیٹا (کافر)
1/8	1/6	2/3	1/3	محروم
3	4	16	8	0

24 ← 31

یاد رکھیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹا (کافر) حاجب بن سکتا ہے، جس کی وجہ سے بیوی کو ثمن (1/8) ملا، جبکہ جمہور کے نزدیک محروم حاجب نہیں بن سکتا، اسلئے بیوی کو ربع (1/4) ہی ملے گا، اور مسئلہ 12 سے 17 تک عول پکڑے گا۔

مسئلہ منبریہ: ورثاء: بیوی، دو بیٹیوں، باپ اور ماں کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت سوال کیا گیا جب وہ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

امام طحاویؒ نے منبر کا ذکر کیا ہے، لیکن اس کی سند میں راوی الحارث الاعور مجروح ہے، دیکھئے "باب العصبات"

www.KitaboSunnat.com

﴿فَصْلٌ فِی مَعْرِفَةِ التَّمَاثُلِ وَالتَّدَاخُلِ وَالتَّوَافُقِ وَالتَّبَايُنِ بَيْنَ الْعَدَدَيْنِ﴾

دو اعداد میں تماثل، تداخل، توافق اور تباین کی نسبتوں کی پہچان

﴿تَمَاثُلُ الْعَدَدَيْنِ كَوْنُ أَحَدِهِمَا مُسَاوِيًا لِّلْآخَرِ، وَ تَدَاخُلُ الْعَدَدَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ أَنْ يَّعُدَّ أَقَلُّهُمَا الْأَكْثَرَ أَیْ يُفْنِيهِ أَوْ نَقُوْلُ هُوَ أَنْ يَّكُوْنَ أَكْثَرُ الْعَدَدَيْنِ مُنْقَسِمًا عَلَى الْأَقَلِّ قِسْمَةً صَحِيْحَةً أَوْ نَقُوْلُ هُوَ أَنْ يَّزِيْدَ عَلَى الْأَقَلِّ مِثْلُهُ أَوْ أَمْثَالُهُ فَيُسَاوِیَ الْأَكْثَرَ أَوْ نَقُوْلُ هُوَ أَنْ يَّكُوْنَ الْأَقَلُّ جُزْءً لِّلْأَكْثَرِ مِثْلُ ثَلَاثَةٍ وَّتِسْعَةٍ، وَتَوَافُقُ الْعَدَدَيْنِ أَنْ لَّا يَعُدَّ أَقَلُّهُمَا الْأَكْثَرَ وَلٰكِنْ يَّعُدُّهُمَا عَدَدٌ ثَالِثٌ كَالثَّمَانِيَةِ مَعَ الْعِشْرِيْنَ تَعُدُّهُمَا أَرْبَعَةٌ،فَهُمَا مُتَوَافِقَانِ بِالرُّبُعِ لِأَنَّ الْعَدَدَ الْعَادَّ لَهُمَا مَخْرَجٌ لِّجُزْءِ الْوَفْقِ، تَبَايُنُ الْعَدَدَيْنِ أَنْ لَّايَعُدَّ الْعَدَدَيْنِ مَعًا عَدَدٌ ثَالِثٌ كَالتِّسْعَةِ مَعَ الْعَشَرَةِ.﴾

تماثل: دو اعداد میں ایک کا دوسرے کے مساوی ہونا (جیسے: 6،6)، تداخل: (ایک ہی تعریف کی چار صورتیں ہیں، سب کا مفہوم ایک ہے) دو مختلف اعداد میں چھوٹا عدد بڑے عدد کو شمار کر کے ختم کر دے (جیسے: 3، 9 کو شمار کرتا ہے)، بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا تقسیم ہو جائے (جیسے: 9،3 پر پورا تقسیم ہو گیا)، چھوٹا عدد ایک یا کئی گنا زیادہ ہو کر بڑے عدد کے برابر ہو جائے (جیسے: "3" تین گنا زیادہ ہو کر 9 کے برابر ہو گیا)، چھوٹا عدد بڑے عدد کا ایک صحیح حصہ ہو (جیسے: 3، 9 کا صحیح حصہ ہے)۔

توافق: دو اعداد میں ادنی، اکثر کو نہیں بلکہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو فنا کرتا ہو، جیسے 8، 20 کہ (8، 20 پر پورا تقسیم نہیں ہوتا) البتہ 4 دونوں پر تقسیم ہو جاتا ہے، لہذا دونوں اعداد میں نسبت توافق بالربع (1/4) ہو گی، کیونکہ عدد 4 جو ان دونوں کو شمار کرتا ہے وہ ربع (1/4) کا ہی مخرج ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تباین: وہ نسبت جس میں کوئی تیسرا عدد بھی دو اعداد کو شمار نہ کر سکے، جیسے: 9، 10۔

❁ **وضاحت:** یہ فصل مختلف حصص کا مخرج نکالنے اور "باب التصحیح" کے تمام مسائل حل کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے، اگر مختلف حصص کے مخارج میں تماثل کی نسبت ہو تو ایک حصے کا مخرج پورے مسئلے کا مخرج ہوگا، جیسے: 2/3، 1/3 کا مخرج "3" ہو گا، اگر تداخل کی نسبت ہے تو ان میں بڑا مخرج پورے مسئلے کا مخرج ہوگا، جیسے: 1/6، 2/3 میں مخرج "6" ہوگا۔

توافق کی صورت میں ایک عدد کے وفق کو دوسرے کامل عدد سے ضرب دے دیں، جیسے: "8، 20" موافق بالربع ہیں، "8" کا ربع "2" ہے، "20" کا ربع "5" ہے، اب "8" کے وفق "2" کو "20" سے ضرب دے دیں یا "20" کے وفق "5" کو "8" سے، جواب دونوں صورتوں میں "40" آئے گا۔

اور اگر نسبت تباین ہو تو ایک کامل عدد کو دوسرے کامل عدد سے ضرب دے دیں، جیسے: "1/8، 2/3" کہ ان کا مخرج "3×8=24" ہوگا۔

﴿وَطَرِيقُ مَعْرِفَةِ الْمُوَافَقَةِ وَالْمُبَايَنَةِ بَيْنَ الْعَدَدَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ أَنْ يُنْقَصَ مِنَ الْأَكْثَرِ بِمِقْدَارِ الْأَقَلِّ مِنَ الْجَانِبَيْنِ مَرَّةً أَوْ مِرَارًا حَتَّى اتَّفَقَا فِي دَرَجَةٍ وَّاحِدَةٍ، فَإِنِ اتَّفَقَا فِي وَاحِدٍ فَلَا وَفْقَ بَيْنَهُمَا، وَإِنِ اتَّفَقَا فِي عَدَدٍ فَهُمَا مُتَوَافِقَانِ بِذَالِكَ الْعَدَدِ، فَفِي الْإِثْنَيْنِ بِالنِّصْفِ، وَفِي الثَّلَاثَةِ بِالثُّلُثِ، وَفِي الْأَرْبَعَةِ بِالرُّبُعِ، هٰكَذَا إِلَى الْعَشَرَةِ، وَفِي مَا وَرَاءَ الْعَشَرَةِ يَتَوَافَقَانِ بِجُزْءٍ مِّنْهُ، أَعْنِي فِي أَحَدَ عَشَرَ بِجُزْءٍ مِّنْ أَحَدَ عَشَرَ، وَفِي خَمْسَةَ عَشَرَ بِجُزْءٍ مِّنْ خَمْسَةَ عَشَرَ، فَاعْتَبِرْ هٰذَا.﴾

دو اعداد میں توافق اور تباین کی نسبتیں پہچاننے کا طریقہ: بڑے عدد سے چھوٹا عدد ایک دفعہ یا کئی بار دونوں جانب سے تفریق کرتے جائیں، یہاں تک کہ وہ ایک درجہ میں متفق ہو جائیں، اگر ان کا اتفاق عدد "1" میں ہو تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) ان میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توافق نہیں (بلکہ تباین ہے) اور اگر "1" سے زائد کسی عدد میں اتفاق ہو جائے تو وہ دونوں اعداد اس عدد کے ساتھ موافق ہوں گے، جیسے: "2" میں اتفاق کی شکل میں وہ متوافقین بالنصف ہوں گے، "3" میں متوافقین بالثلث، "4" میں متوافقین بالرُبع اور اسی طرح "10" تک، "10" سے اوپر اس عدد کے جزء میں توافق ہوگا یعنی اگر "11" میں اتفاق ہوا تو کہیں گے: متوافقین بجُزء من أحد عشر اور "15" میں متوافقین بجزء من خمسة عشر۔ علیٰ ہذا القیاس

❁ **وضاحت**: جیسے "25" اور "8"، "25" سے "8" منفی کیا، "17" بچے، پھر وہی عمل کیا، "9" بچا، ایک دفعہ پھر منفی کرنے سے "1" بچا، اب چھوٹے عدد "1" کو "8" سے سات دفعہ منفی کیا تو جواب "1" آیا، معلوم ہوا کہ "25" اور "8" میں تباین کی نسبت ہے، کیونکہ اتفاق "1" میں ہوا۔

"25" اور "10"، "25" سے دو دفعہ "10" منفی کیا، "5" بچا، اب "10" سے "5" تفریق کیا تو "5" میں اتفاق ہو گیا، معلوم ہوا کہ "25" اور "10" متوافقین بالخمس ہیں۔

❁.....❁.....❁

﴿بَابُ التَّصْحِيحِ﴾

مسائل کی تصحیح کے اصول

﴿يَحْتَاجُ فِي تَصْحِيحِ الْمَسَائِلِ اِلٰى سَبْعَةِ أُصُوْلٍ: ثَلَاثَةٌ بَيْنَ السِّهَامِ وَالرُّؤُسِ وَأَرْبَعَةٌ بَيْنَ الرُّؤُسِ وَالرُّؤُسِ.﴾

مسائل کی تصحیح سات اصولوں کی محتاج ہے، (ان میں سے) تین (ورثاء کے) حصص اور انکے رؤوس کے درمیان ہیں اور چار کا تعلق بعض ورثاء اور بعض دوسرے ورثاء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے رؤوس (تعداد) سے ہے۔

وضاحت: تصحیح: لغوی معنی: بیماری دور کرنا،

اصطلاحی معنی: اس کسر کا ازالہ ہے جو کسی وارث فریق کی تعداد اور اصل مسئلہ سے ان کے حصص کے درمیان واقع ہو۔ جیسے

میت

عینی بھائی	3 بیٹیاں
عصبہ	2/3
1	2

3

3 بیٹیوں کے فریق کو اصل مسئلہ سے "2" ملا، جو ان پر کسر کی شکل میں تقسیم ہوتا ہے، جس کے ازالہ کیلئے "2" اور "3" میں نسبتِ تباین ہونے کی وجہ سے فریق کی تعداد (رؤوس) کو اصل مسئلہ اور اس کے شمار کنندوں سے ضرب دی: 2×3=6 - 1×3=3

3×3=9

اب گویا مسئلہ "9" سے بنا اور بیٹیوں کا حصہ "6" ہے، جو ان پر پورا پورا تقسیم ہو گیا۔

تنبیہ: ہر مسئلہ میں ضرب کے عمل کے بعد حصے کی بلا کسر تقسیم ممکن ہو گی، آپ خود سمجھ لیجئے گا۔

رؤوس (رأس کی جمع): اس سے مراد ورثاء کی تعداد ہے۔ مذکورہ بالا مسئلہ میں 3 بیٹیاں اور عینی بھائی رؤوس ہیں۔

تنبیہ: کتاب میں طالب علم کو مسئلہ سمجھانے کے لئے تصحیح کا استعمال کیا جاتا ہے، اگر عملاً میت کی جائداد تقسیم کرنا پڑے تو تقریباً تصحیح کی ضرورت نہیں پڑتی، کیونکہ مذکورہ مسئلہ میں 3 بیٹیوں کے حصے میں کل رقم کو 3 پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

﴿أَمَّا الثَّلَاثَةُ: فَأَحَدُهَا: أَنْ كَانَتْ سِهَامُ كُلِّ فَرِيقٍ مُنْقَسِمَةً عَلَيْهِمْ بِلَا كَسْرٍ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الضَّرْبِ كَأَبَوَيْنِ وَبِنْتَيْنِ، وَالثَّانِيْ: أَنِ انْكَسَرَ عَلَى طَائِفَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّلٰكِنْ بَيْنَ سِهَامِهِمْ وَرُؤُسِهِمْ مُوَافَقَةٌ فَيُضْرَبُ وَفْقُ عَدَدِ رُؤُسِ مَنِ انْكَسَرَتْ عَلَيْهِمُ السِّهَامُ فِيْ أَصْلِ مَسْئَلَةٍ وَّعَوْلِهَا أَنْ كَانَتْ عَائِلَةً كَأَبَوَيْنِ وَعَشْرِ بَنَاتٍ أَوْ زَوْجٍ وَّأَبَوَيْنِ وَسِتِّ بَنَاتٍ، وَالثَّالِثُ: أَنْ لَّاتَكُوْنَ بَيْنَ سِهَامِهِمْ وَرُؤُسِهِمْ مُوَافَقَةٌ فَيُضْرَبُ كُلُّ عَدَدِ رُؤُسِ مَنِ انْكَسَرَتْ عَلَيْهِمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

السِّهَامُ فِيْ أَصْلِ مَسْئَلَةٍ وَعَوْلِهَا أَنْ كَانَتْ عَائِلَةً كَأَبٍ وَّأُمٍّ وَّخَمْسِ بَنَاتٍ أَوْ زَوْجٍ وَّخَمْسِ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَّأُمٍّ. ﴾

(ترجمہ میں کچھ وضاحت بھی ہوگی)

(پہلے) تین اصول میں اول: اگر ہر فریق کا حصہ اس کے افراد پر بلا کسر تقسیم ہو جائے تو ضرب کی ضرورت نہیں، جیسے:

میت

2 بیٹیاں	ماں	باپ
2/3	1/6	1/6
4 -	1 -	1

6

(ہر حصہ ہر فریق کے افراد پر پورا تقسیم ہو گیا)

دوم: ایک فریق پر کسر واقع ہو لیکن اس فریق کے حصوں اور رؤوس کی (تعداد) میں نسبتِ توافق ہو تو جس فریق پر کسر ہوئی اس کے رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں، اور مسئلہ عائلہ ہونے کی صورت میں عول میں، ضرب دی جائے گی، جیسے:

میت

10 بیٹیاں	ماں	باپ
2/3	1/6	1/6
4 -	1 -	1

6

"10" اور "4" میں توافق بالنصف ہے، اسلئے "10" کے نصف کو مخرج اور شمار کنندوں میں ضرب دی، صورت یوں بنی:

4×5=20 - 1×5=5 - 1×5=5

6×5=30 اب ہر بیٹی کا حصہ بلا کسر ہوگا۔

مسئلہ عائلہ: میت

6 بیٹیاں	ماں	باپ	خاوند
2/3	1/6	1/6	1/4
8 -	2 -	2 -	3

12 15

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"12" نے "15" تک عول کیا، "6" اور "8" میں توافق بالنصف ہونے کی وجہ سے (6 کے نصف) "3" کو مخرج اور شمار کنندوں سے ضرب دی:

6 بیٹیاں	ماں	باپ	خاوند
8×3=24	2×3=6	2×3=6	3×3=9

(تقسیم بلا کسر ممکن ہو گئی) 12⟶15×3=45

سوم: جب فریق کے حصص اور رؤوس میں توافق نہ ہو تو تمام عدد رؤوس، جن پر کسر ہوئی، کو اصل مسئلہ سے، یا عول سے اگر مسئلہ عائلہ ہے، ضرب دی جائے گی، جیسے:

میت

5 بیٹیاں	ماں	باپ
2/3	1/6	1/6
4×5=20	1×5=5	1×5=5

(تقسیم بلا کسر ممکن ہو گئی) 6×5=30

"4" اور "5" میں نسبت تباین کی ہے لہذا عدد رؤوس "5" کو اصل مسئلہ اور شمار کنندوں میں ضرب دی۔

مسئلہ عائلہ: میت

5 بہنیں	خاوند
2/3	1/2
4×5=20	3×5=15

6⟶7×5=35

﴿وَأَمَّا الْأَرْبَعَةُ ، فَأَحَدُهَا: أَنْ يَكُونَ الْكَسْرُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ وَلٰكِنْ بَيْنَ أَعْدَادِ رُؤُسِهِنَّ مُمَاثَلَةٌ فَالْحُكْمُ فِيهَا أَنْ يُضْرَبَ أَحَدُ الْأَعْدَادِ فِي أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ، مِثْلُ سِتُّ بَنَاتٍ وَّثَلَاثُ جَدَّاتٍ وَّثَلٰثَةُ أَعْمَامٍ.﴾

(باقی) چار اصولوں (جن کا تعلق بعض ورثاء اور بعض دوسرے ورثاء کے رؤوس (تعداد) سے ہے) میں پہلا قاعدہ: جب کسر دو یا زائد فریق پر واقع ہو لیکن ان کے رؤوس میں نسبتِ مماثلت کی ہو، تو اس میں حکم یہ ہوگا کہ صرف ایک عدد کو اصل مسئلہ سے ضرب دے دیں، جیسے: میت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

3 چچے	3 جدات	6 بیٹیاں
عصبہ	1/6	2/3
1	1	4

6

تینوں فریقوں پر کسر واقع ہوئی اور "1" اور "3" میں نسبت تباین ہے جبکہ "6" اور "4" میں نسبت توافق ہے، اور "6" کا وفق نصف (3) ہے، گویا تینوں فریق تین تین ہیں، لہذا "3" کو ضرب دی،

1×3=3 - 1×3=3 - 4×3=12

6×3=18 (ہر فریق پر تقسیم بلا کسر ممکن ہوگئی)

﴿وَالثَّانِي أَنْ يَّكُوْنَ بَعْضُ الْأَعْدَادِ مُتَدَاخِلًا فِي الْبَعْضِ فَالْحُكْمُ فِيْهَا أَنْ يُّضْرَبَ أَكْثَرُ الْأَعْدَادِ فِي الْمَسْئَلَةِ مِثْلُ أَرْبَعِ زَوْجَاتٍ وَّثَلَاثِ جَدَّاتٍ وَّاثْنَيْ عَشَرَ عَمًّا.﴾

دوم: (اگر ورثاء کے رؤوس میں) بعض اعداد بعض میں متداخل ہوں تو اکثر عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دے دیں، جیسے:

مـیـت

12 چچے	3 جدات	4 بیویاں
عصبہ	1/6	1/4
7	2	3

12

"3"، "4" پر، "2"، "3" پر اور "7"، "12" پر پورا تقسیم نہیں ہوتا (یعنی تینوں فریقوں پر کسر ہے اور ہر فریق اور اس کے حصے میں تباین ہے) اور "4" و "3"، "12" میں متداخل ہیں لہذا بڑے عدد (12) کو اصل مسئلہ اور شمار کنندوں میں ضرب دی،

7×12=84 - 2×12=24 - 3×12=36

12 ×12=144 (اب تقسیم صحیح ہوگی)

﴿وَالثَّالِثُ: أَنْ يُّوَافِقَ بَعْضُ الْأَعْدَادِ بَعْضًا، فَالْحُكْمُ فِيْهَا أَنْ يُّضْرَبَ وَفْقُ أَحَدِ الْأَعْدَادِ فِي جَمِيْعِ الثَّانِي، ثُمَّ مَا بَلَغَ فِي وَفْقِ الثَّالِثِ، وَإِلَّا فَالْمَبْلَغُ فِي جَمِيْعِ الثَّالِثِ، ثُمَّ الْمَبْلَغُ فِي الرَّابِعِ كَذَالِكَ، ثُمَّ الْمَبْلَغُ فِي أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ كَأَرْبَعِ زَوْجَاتٍ وَّثَمَانِي عَشَرَ بِنْتًا وَّخَمْسَ عَشَرَةَ جَدَّةً وَّسِتَّةِ أَعْمَامٍ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوم: اگر بعض عددِ رؤوس کی بعض سے توافق کی نسبت ہو تو اس مسئلہ کا حکم یہ ہوگا: (پہلے دو فریق کا وفق معلوم کرکے) ایک عدد کے وفق کو دوسرے جمیع عدد سے ضرب دیں، (بعد ازاں) اگر حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں موافقت ہے تو ٹھیک ہے (یعنی ایک کے وفق کو دوسرے کل سے ضرب دیں) وگرنہ (تباین کی صورت میں) حاصل ضرب کو جمیع ثالث سے ضرب دیں، پھر اسی طرح چوتھے فریق کی تعداد کے ساتھ اور آخر میں حاصل ضرب کو اصل مسئلہ سے ضرب دے دیں، جیسے:

میت

4 بیویاں	18 بیٹیاں	15 جدات	6 چچے
1/8	2/3	1/6	عصبہ
3	16	4	1

24

عددِ رؤوس 6,15,18,4 ہیں، یاد رہے کہ "18" اور اس کے حصے "16" میں توافق بالنصف ہے، اس لئے "18" کو "9" تصور کرکے عدد رؤوس 6,15,9,4 تصور کریں گے، اب "6" اور "15" میں توافق بالثلث ہے، اس لئے "6" کے ثلث (2) کو "15" میں ضرب دی، حاصل ضرب "30" اور "9" میں توافق بالثلث ہے، لہذا "30" کے ثلث (10) کو "9" میں ضرب دی، حاصل ضرب "90" اور "4" میں توافق بالنصف ہونے کی وجہ سے "90" کے نصف (45) کو "4" سے ضرب دی اور حاصل ضرب (180) کو اصل مسئلہ اور شمار کنندوں سے ضرب دی۔

1×180=180 -4×180=720 -16×180=2880 -3×180=540

24×180=4320

ایک بیوی کا حصہ :135، ایک بیٹی کا حصہ :160، ایک جدہ کا حصہ :48،
ایک چچے کا حصہ :30۔

﴿وَالرَّابِعُ: أَنْ تَكُوْنَ الْأَعْدَادُ مُتَبَايِنَةً لَا يُوَافِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَالْحُكْمُ فِيْهَا أَنْ يُضْرَبَ أَحَدُ الْأَعْدَادِ فِيْ جَمِيْعِ الثَّانِيْ، ثُمَّ مَا بَلَغَ فِيْ جَمِيْعِ الثَّالِثِ، ثُمَّ مَا بَلَغَ فِيْ جَمِيْعِ الرَّابِعِ، ثُمَّ مَا اجْتَمَعَ فِيْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَامْرَأَتَيْنِ وَسِتِّ جَدَّاتٍ وَّعَشَرِ بَنَاتٍ وَّسَبْعَةِ أَعْمَامٍ.﴾

چہارم: اگر مختلف اعداد رؤوس میں تباین اور عدم موافقت کی نسبت ہو تو حکم یوں ہوگا: ایک عدد کو دوسرے جمیع فریق (کی تعداد) سے ضرب دیں پھر حاصل ضرب کو تیسرے سے اور اس کے ماحصل کو چوتھے سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ سے ضرب دے دیں، جیسے:

میت

7 چچے	10 بیٹیاں	6 جدات	2 بیویاں
عصبہ	2/3	1/6	1/8
1	16	4	3

24

اعداد رؤوس 7,10,6,2 اور ان کے حصے بالترتیب 1,16,4,3 ہیں، "2"، "3" میں اور "7"، "1" میں تباین ہے، جبکہ "6" و "4" اور "10" و "16" میں توافق بالنصف ہے، لہذا "6" کو "3" اور "10" کو "5" تصور کریں گے۔ اب گویا اعداد رؤوس 7,5,3,2 ہیں جن میں تباین ہے، اس لئے 2×3 کے حاصل ضرب کو 5 سے ضرب دی، ان کے ماحصل "30" کو 7 سے، جن کا حاصل ضرب "210" ہے، جسے اصل مسئلہ اور اس کے شمارکنندوں سے ضرب دی۔

7 چچے	10 بیٹیاں	6 جدات	2 بیویاں
1×210=210	16×210=3360	4×210=840	3×210=630

24×210=5040

ایک بیوی کا حصہ: 315، ایک جدہ کا حصہ: 140، ایک بیٹی کا حصہ: 336، ایک چچے کا حصہ: 30

فَصْلٌ

﴿وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ نَصِيبَ كُلِّ فَرِيقٍ مِّنَ التَّصْحِيحِ فَاضْرِبْ مَا كَانَ لِكُلِّ فَرِيقٍ مِّنْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ مَا ضَرَبْتَهُ فِيْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ، فَمَا حَصَلَ كَانَ نَصِيبَ ذَالِكَ الْفَرِيقِ.﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تصحیح سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصل مسئلہ سے ہر فریق کو ملنے والے حصے کو اس عدد سے ضرب دیں جسے اصل مسئلہ سے ضرب دی، حاصل ضرب اس فریق کا کل تصحیح میں سے حصہ ہوگا۔ (مذکورہ بالا مثال میں ورثاء کو "24" میں سے جو کچھ ملا اسے شارکنندہ کہہ کر "210" میں ضرب دی، ہر فریق کا حصہ معلوم ہوگیا)

﴿وَإِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَعْرِفَ نَصِيْبَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ آحَادِ ذَالِكَ الْفَرِيْقِ فَاقْسِمْ مَّا كَانَ لِكُلِّ فَرِيْقٍ مِّنْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ عَلٰى عَدَدِ رُؤُسِهِمْ، ثُمَّ اضْرِبِ الْخَارِجَ فِي الْمَضْرُوْبِ، فَالْحَاصِلُ نَصِيْبُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ آحَادِ ذَالِكَ الْفَرِيْقِ، وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنْ تَقْسِمَ الْمَضْرُوْبَ عَلٰى أَيِّ فَرِيْقٍ شِئْتَ، ثُمَّ اضْرِبِ الْخَارِجَ فِي نَصِيْبِ الْفَرِيْقِ الَّذِيْ قَسَمْتَ عَلَيْهِمُ الْمَضْرُوْبَ، فَالْحَاصِلُ نَصِيْبُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ آحَادِ ذَالِكَ الْفَرِيْقِ، وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ طَرِيْقُ النِّسْبَةِ وَهُوَ الْأَوْضَحُ وَهُوَ أَنْ تَنْسُبَ سِهَامَ كُلِّ فَرِيْقٍ مِّنْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ إِلٰى عَدَدِ رُؤُسِهِمْ مُفْرِدًا، ثُمَّ تُعْطِيْ بِمِثْلِ تِلْكَ النِّسْبَةِ مِنَ الْمَضْرُوْبِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ آحَادِ ذَالِكَ الْفَرِيْقِ.﴾

اگر آپ ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا چاہیں (تو اس کے معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں، تینوں کا نتیجہ ایک ہے):

(اوّل): اصل مسئلہ سے ملنے والا حصہ فریق کے افراد پر تقسیم کریں، ماحصل کو اس عدد سے ضرب دیں جسے اصل مسئلہ سے ضرب دی تھی، حاصل ضرب ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

(دوم): جس عدد کو اصل مسئلہ سے ضرب دی، اسے فریق کے افراد پر تقسیم کریں، ماحصل کو اس فریق کے اصل حصے سے ضرب دیں، حاصل ضرب ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

(سوم): نسبت کا طریقہ ہے، جو زیادہ واضح ہے، اور وہ یہ ہے کہ فریق کے حصہ اور اسکے افراد کے درمیان نسبت کو دیکھیں، پھر فریق کے ہر فرد کو اسی نسبت کے مطابق مضروب سے حصہ دیا جائے گا۔

وضاحت: میت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیوی	6 بھائی
1/4	عصبہ
1×2=2	3×2=6

4×2=8 مضروب عدد "2" ہے۔

پہلے طریقے کے مطابق حصہ "3" کو "6" پر تقسیم کیا، جواب "1/2" آیا، اسے مضروب "2" سے ضرب دی، حاصل ضرب 1=1/2×2 آیا، جو ایک بھائی کا حصہ ہے۔

دوسرے طریقے کے مطابق مضروب "2" کو "6" پر تقسیم کیا، جواب "1/3" آیا، "1/3" کو حصہ "3" سے ضرب دی، حاصل ضرب 1 = 1/3×3 آیا، جو ایک بھائی کا حصہ ہے۔

تیسرے طریقے کے مطابق حصہ "3" کی "6" کی طرف نسبت کی تو نصف حصہ بنا اور مضروب "2" کا نصف "1" ہے، جو ایک بھائی کا حصہ ہے۔

میری سمجھ کے مطابق آسان طریقہ یہ ہے کہ جس مضروب کو اصل مسئلہ سے ضرب دی اسے تمام شمار کنندوں سے ضرب دیں، حاصل ضرب فریق کا حصہ ہوگا اور اگر اس حصے کو فریق کے افراد کی تعداد پر تقسیم کریں تو ہر ایک فرد کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔

فَصْلٌ فِی قِسْمَةِ التَّرِكَاتِ بَيْنَ الْوَرَثَةِ وَالْغُرَمَاءِ

قرض خواہوں اور ورثاء میں ترکہ کی تقسیم

﴿اِذَا كَانَ بَيْنَ التَّصْحِيحِ وَالتَّرِكَةِ مُبَايَنَةٌ فَاضْرِبْ سِهَامَ كُلِّ وَارِثٍ مِنَ التَّصْحِيحِ فِي جَمِيعِ التَّرِكَةِ، ثُمَّ اقْسِمِ الْمَبْلَغَ عَلَى التَّصْحِيحِ، مِثَالُهُ بِنْتَانِ وَأَبَوَانِ وَالتَّرِكَةُ سَبْعَةُ دَنَانِيرَ وَاِذَا كَانَ بَيْنَ التَّصْحِيحِ وَالتَّرِكَةِ مُوَافَقَةٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاضْرِبْ سِهَامَ كُلِّ وَارِثٍ مِّنَ التَّصْحِيحِ فِيْ وَفْقِ التَّرِكَةِ، ثُمَّ اقْسِمِ الْمَبْلَغَ عَلٰى وَفْقِ التَّصْحِيحِ، فَالْخَارِجُ نَصِيبُ ذَالِكَ الْوَارِثِ فِي الْوَجْهَيْنِ، هٰذَا لِمَعْرِفَةِ نَصِيبِ كُلِّ فَرْدٍ، أَمَّا لِمَعْرِفَةِ نَصِيبِ كُلِّ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ فَاضْرِبْ مَا كَانَ لِكُلِّ فَرِيقٍ مِّنْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ وَفْقِ التَّرِكَةِ، ثُمَّ اقْسِمِ الْمَبْلَغَ عَلٰى وَفْقِ الْمَسْئَلَةِ أَنْ كَانَ بَيْنَ التَّرِكَةِ وَالْمَسْئَلَةِ مُوَافَقَةٌ وَّأَنْ كَانَ بَيْنَهُمَا مُبَايَنَةٌ فَاضْرِبْ فِيْ كُلِّ التَّرِكَةِ، ثُمَّ اقْسِمِ الْحَاصِلَ عَلٰى جَمِيعِ الْمَسْئَلَةِ، فَالْخَارِجُ نَصِيبُ ذَالِكَ الْفَرِيقِ فِي الْوَجْهَيْنِ.﴾

جب تصحیح (یعنی مخرج) اور ترکہ کے درمیان مباینت ہو تو (ترکہ کی تقسیم یوں ہو گی): تصحیح سے ہر وارث کے حصے کو جمیع ترکہ سے ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیں، جیسے:

میت

کل ترکہ: 7 دینار	ماں	باپ	2 بیٹیاں
	1/6	1/6	2/3
	1	1	4
		6	

("6" اور ترکہ "7" میں مباینت ہے، اس لئے ہر وارث کے حصے کو "7" سے ضرب دے کر "6" پر تقسیم کیا، جیسے ہر بیٹی کا حصہ "2" ہے، اس کو "7" سے ضرب دی، حاصل ضرب "14" کو "6" پر تقسیم کیا۔

اگر ہر وارث کا حصہ معلوم کرنا ہو تو کلیہ: $\frac{\text{وارث کا حصہ}}{\text{مسئلہ (تصحیح)}} \times \text{ترکہ}$

اور اگر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو کلیہ: $\frac{\text{فریق کا حصہ}}{\text{مسئلہ (تصحیح)}} \times \text{ترکہ}$ استعمال کریں)

اگر تصحیح اور ترکہ میں توافق ہو تو ہر وارث کے حصے کو ترکہ کے وفق سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کر دیں، دونوں صورتوں (مباینت یا موافقت) میں ما حصل وارث کا حصہ ہو گا، (فرض کریں مذکورہ مسئلہ میں ترکہ "8" دینار ہے، جسکی "6" سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موافقت بالنصف ہے، لہذا کل ترکہ "4" دینار اور تصحیح "3" تصور کریں گے، ہر وارث کے حصے کو 4 سے ضرب دے کر 3 پر تقسیم کرلیں گے) یہ ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ہے۔

رہا مسئلہ ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا تو تصحیح سے ہر فریق کے حصے کو کل ترکہ کے وفق سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کردیں، یہ صورت اس وقت اختیار کی جائے گی جب تصحیح اور ترکہ میں توافق ہو، وگرنہ تباین کی صورت میں ہر فریق کے حصے کو کل ترکہ سے ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کردیں، دونوں صورتوں (مباینت یا موافقت) میں ماحصل فریق کا حصہ ہوگا۔

وضاحت: ترکہ کی تقسیم کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ فریق کے حصہ کو کل ترکہ سے ضرب دیں، حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کردیں، ماحصل فریق کا حصہ ہوگا، اسے فریق کے افراد پر تقسیم کرلیں تو ہر فرد کا حصہ معلوم ہوجائے گا، سابقہ بعض مثالوں میں یہی طریقہ اپنایا گیا۔

﴿أَمَّا فِي قَضَاءِ الدُّيُوْنِ، فَلْيَكُنْ كُلُّ غَرِيْمٍ بِمَنْزِلَةِ سِهَامِ كُلِّ وَارِثٍ فِي الْعَمَلِ وَمَجْمُوْعُ الدُّيُوْنِ بِمَنْزِلَةِ التَّصْحِيْحِ، وَأَنْ كَانَ فِي التَّرِكَةِ كُسُوْرٌ فَابْسُطِ التَّرِكَةَ وَالْمَسْئَلَةَ كِلْتَيْهِمَا أَيْ اجْعَلْهُمَا مِنْ جِنْسِ الْكَسْرِ ثُمَّ قَدِّمْ فِيْهِ مَا رَسَمْنَاهُ.﴾

قرضوں کی ادائیگی میں ہر قرض خواہ کا قرضہ عمل میں وارث کے حصہ کے قائم مقام ہوگا اور قرضوں کا مجموعہ بمنزلہ تصحیح (اصل مسئلہ)، اگر ترکہ میں کسر ہو تو ترکہ اور مسئلہ کو وسیع کر کے کسر کی جنس سے بنالیں اور (ہر فریق اور اسکے افراد کے حصوں کی معرفت کیلئے) ہمارا بیان کردہ طریقہ استعمال کریں۔

وضاحت: یاد رہے کہ قرضہ بمنزلہ تصحیح اس وقت ہوگا جب کل ترکہ متعدد قرض خواہوں کے قرضوں سے کم ہو۔

مثال: کل ترکہ: 50 دینار ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرض خواہ اوران کا قرضہ: مقصود:80 دینار، مجاہد:10 دینار، محبوب:10 دینار، کل قرض کا مجموعہ:100 دینار، اب مجموعہ قرض کو تصحیح اور ہر قرضخواہ کے قرضہ کو اس کے حصے کی شکل دیں گے۔ **مسئلہ**

مقصود		مجاہد		محبوب	کل ترکہ:50 دینار
80	-	10	-	10	
		100			

مقصود کا حصہ: 50×80/100 =40

مجاہد کا حصہ: 50×10/100=5

محبوب کا حصہ: 50×10/100=5

ترکہ میں کسر کی صورت اور تقسیم: **مسئلہ**

خاوند		ماں		2 عینی بہنیں
1/2		1/6		2/3
3	-	1	-	4

8←6 کل ترکہ: $25\frac{1}{3}$ یعنی 76/3

مخرج عول کی وجہ سے "8" ہے، کسر ختم کرنے کیلئے "76/3" کے "3" کو "8" سے ضرب دی، حاصل ضرب "24" کو تصحیح اور "76" کو کل ترکہ قرار دیا، صورت یہ بنی:

خاوند		ماں		2 عینی بہنیں
3	-	1	-	4
		8×3=24		

اور کل ترکہ: 76

خاوند کا حصہ: 76×3/24=$9\frac{1}{2}$، **علی ہذا القیاس۔**

یاد رکھیں کہ کل ترکہ 76/3 میں "76" نے جس "3" پر تقسیم ہونا تھا، اس نے "8" کے ساتھ مل کر اپنی حیثیت برقرار رکھی وہ اسطرح کی "76/3" میں سے خاوند کا حصہ "3/8" تھا اور "76" میں سے "3/24" ہو گیا، اور ترکہ اور عدد مسئلہ بھی وسیع ہو گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فصل فی التخارج﴾

تخارج کا بیان

(تخارج: لغوی معنی: ایک دوسرے کو نکالنا،
اصطلاحی معنی: کسی وارث کا کسی معینہ حصے پر ورثاء سے مصالحت کر کے میراث سے خارج ہو جانا تخارج کہلاتا ہے۔)

﴿مَنْ صَالَحَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ التَّرِكَةِ فَاطْرَحْ سِهَامَهُ مِنَ التَّصْحِيْحِ، ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنَ التَّرِكَةِ عَلٰى سِهَامِ الْبَاقِيْنَ، كَزَوْجٍ وَّأُمٍّ وَّعَمٍّ، فَصَالَحَ الزَّوْجُ عَلٰى مَا فِيْ ذِمَّتِهِ مِنَ الْمَهْرِ وَخَرَجَ مِنَ الْبَيْنِ، فَتَقْسِمُ بَاقِيَ التَّرِكَةِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْعَمِّ أَثْلَاثًا بِقَدْرِ سِهَامِهِمَا، سَهْمَانِ لِلْأُمِّ وَسَهْمٌ لِلْعَمِّ، أَوْ زَوْجَةٍ وَأَرْبَعَةِ بَنِيْنَ، فَصَالَحَ أَحَدُ الْبَنِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَخَرَجَ مِنَ الْبَيْنِ، فَيُقْسَمُ بَاقِيَ التَّرِكَةِ عَلٰى خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ سَهْمًا، لِلْمَرْأَةِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَلِكُلِّ ابْنٍ سَبْعَةٌ.﴾

جو وارث ترکہ میں سے کسی چیز پر مصالحت کر کے (دستبردار ہو جائے) تو اس کے حصے کو تصحیح سے نکال دیں اور بقیہ ترکہ باقی ورثاء کے حصوں پر تقسیم کر دیں، جیسے ورثاء: خاوند، ماں، چچا میں سے خاوند مہر، جو اسکے ذمے تھا، پر مصالحت کر کے درمیان سے نکل گیا، باقی ترکہ ماں اور چچا میں ان کے حصوں کے مطابق تین حصے کر کے تقسیم کیا جائے گا، دو حصے ماں کیلئے اور ایک حصہ چچا کیلئے، (دوسری مثال) ورثاء: بیوی اور چار بیٹوں میں سے ایک بیٹا کسی (کسی معین) چیز پر مصالحت کر کے بے دخل ہو گیا، باقی میراث کے پچیس حصے بنیں گے، جن میں سے بیوی کو چار اور ہر ایک بیٹے کو سات ملیں گے۔

وضاحت: سب سے پہلے خارج ہونے والے وارث سمیت تمام ورثاء کی نسبتیں معلوم کر کے مسئلہ حل کیا جائے گا۔

پہلی مثال: **میت**

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چچا	ماں	خاوند
عصبہ	1/3	1/2
1	2	3

6-3=3

تصحیح "6" ہے، جب خاوند مصالحت کر کے نکلا تو اس کے حصے "3" کو تصحیح سے منفی کر دیا، باقی "3" بچا، جو مسئلہ کا مخرج بنے گا، نسبتیں پہلے معلوم ہو چکی ہیں، جن کے مطابق ماں کو "2" اور چچا کو "1" ملے گا۔

دوسری مثال: میت

4 بیٹے	بیوی
عصبہ	1/8
7×4=28	1×4=4

8×4=32-7=25

"7" اور "4" میں مباینت تھی، اسلئے "4" کو تصحیح اور تمام حصوں میں ضرب دی، مسئلہ کا مخرج "32" بنا، "4" بیوی کو اور "28" چار بیٹوں کو ملے، ہر ایک بیٹے کا حصہ "7" ہے، ایک بیٹا بذریعہ مصالحت خارج ہو گیا، اس کا حصہ "7" تھا، جسے تصحیح سے منفی کر دیا تو مخرج "25" رہ گیا، سابقہ معلوم شدہ نسبتوں کے مطابق "4" بیوی کو اور ہر ایک بیٹے کو "7" ملے گا۔

﴿بَابُ الرَّدِّ﴾

ردّ کے مسائل

(ترکہ کی تقسیم کی پانچویں صورت "ردّ" ہے، جیسا کہ ابتداءِ کتاب میں گزرا)

﴿الرَّدُّ ضِدُّ الْعَوْلِ، مَا فَضَلَ عَنْ فَرْضِ ذَوِي الْفُرُوْضِ وَلَا مُسْتَحِقَّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَهُ يُرَدُّ عَلٰى ذَوِى الْفُرُوْضِ بِقَدَرِ حُقُوْقِهِمْ اِلَّا عَلَى الزَّوْجَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَبِهٖ أَخَذَ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ زَيْدُبْنُ ثَابِتٌ: اَلْفَاضِلُ لِبَيْتِ الْمَالِ وَبِهٖ أَخَذَ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِىُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى.﴾

کوئی مستحق عصبہ نہ ہونے کی صورت میں اصحاب الفروض کے حصوں سے بچا ہوا ترکہ دوبارہ انہیں پر ان کے حصص کے بقدر لوٹا دینا ردّ کہلاتا ہے، جو عول کا متضاد ہے، اس میں زوجین داخل نہیں، عام صحابہ ﷺ کا یہی مسلک ہے، ہمارے ائمہ ؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، البتہ سیدنا زید بن ثابت ﷺ نے فرمایا: زائد مال بیت المال میں جمع کیا جائے گا، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے بھی یہی مسلک اپنایا ہے۔

وضاحت: ردّ کے مسائل میں ورثاء کی دو قسمیں بنتی ہیں:

(1) مَنْ يُرَدُّ عليه: وہ اصحاب الفروض ورثاء جن پر ردّ ہو سکتا ہے۔

(2) مَنْ لَا يُرَدُّ عليه: وہ اصحاب الفروض ورثاء جن پر ردّ نہیں ہو سکتا، جیسے میاں، بیوی۔

﴿ثُمَّ مَسَائِلُ الْبَابِ عَلٰى أَقْسَامٍ أَرْبَعَةٍ: أَحَدُهَا أَنْ يَّكُوْنَ فِى الْمَسْئَلَةِ جِنْسٌ وَّاحِدٌ مِّمَّنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ عِنْدَ عَدَمِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَاجْعَلِ الْمَسْئَلَةَ مِنْ رُؤُسِهِمْ كَمَا اِذَا تَرَكَ بِنْتَيْنِ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ جَدَّتَيْنِ، فَاجْعَلِ الْمَسْئَلَةَ مِنَ اثْنَيْنِ.﴾

ردّ کے مسائل کی چار اقسام ہیں: (اول) مسئلہ میں مَنْ يُرَدُّ عليه ورثاء کی ایک جنس ہو اور مَنْ لَا يُرَدُّ عليه نہ ہوں، تو ورثاء کے رؤوس (تعداد) سے مسئلہ کا مخرج بنائیں، جیسے: صرف دو بیٹیاں یا دو بہنیں یا دو جدات ہوں، تو مسئلہ ''2'' سے بنالیں۔

وضاحت: آپ خود ہر مسئلہ کو عام طریقہ کے مطابق حل کر کے یہ پڑتال کریں گے کہ آیا مسئلہ میں ردّ ہے یا نہیں؟ جیسے:

میــت

بیٹیاں	خالہ (ذوی الارحام)
2/3	محجوب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

2	-	0
3		

خالہ ذوی الارحام ہونے کی وجہ سے محجوب ہوگئی۔

"3" میں سے "2" دو بیٹیوں کو دیا باقی "1" کا کوئی مستحق نہیں، معلوم ہوا کہ مسئلہ ردّیہ ہے، ورثاء صرف دو بیٹیاں ایک جنس سے ہیں جو من یرد علیہ ہیں، اسلئے ان کے رؤوس "2" سے مسئلہ بنے گا، ایک حصہ ایک بیٹی کو ملے گا اور ایک حصہ دوسری بیٹی کو۔

﴿وَالثَّانِیُ اَذَا اجْتَمَعَ فِی الْمَسْئَلَةِ جِنْسَانِ اَوْ ثَلَاثَةُ اَجْنَاسٍ مِمَّنْ یُرَدُّ عَلَیْهِ عِنْدَ عَدَمِ مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْهِ فَاجْعَلِ الْمَسْئَلَةَ مِنْ سِهَامِهِمْ، اَعْنِیْ مِنَ اثْنَیْنِ اَذَا کَانَ فِی الْمَسْئَلَةِ سُدُسَانِ اَوْ مِنْ ثَلٰثَةٍ اَذَا کَانَ فِیْهَا ثُلُثٌ وَّسُدُسٌ اَوْ مِنْ اَرْبَعَةٍ اَذَا کَانَ فِیْهَا نِصْفٌ وَّسُدُسٌ اَوْ مِنْ خَمْسَةٍ اَذَا کَانَ فِیْهَا ثُلُثَانِ وَسُدُسٌ اَوْ نِصْفٌ وَّسُدُسَانِ اَوْ نِصْفٌ وَّثُلُثٌ.﴾

دوم: جب مسئلہ میں من یرد علیہ کی دو یا تین جنسیں ہوں اور من لا یرد علیہ نہ ہوں تو ان کے حصص (کے مجموعہ) کو مسئلہ بنائیں، جیسے: جب دونوں سدس (1/6) ہوں تو مسئلہ "2" سے بنے گا، جب ثلث (1/3) اور سدس (1/6) ہوں تو "3" سے، جب نصف (1/2) اور سدس (1/6) ہوں تو "4" سے، اور جب دو ثلث (2/3) اور سدس (1/6) ہوں یا نصف اور دونوں سدس یا نصف اور ثلث تو "5" سے۔

وضاحت: سب سے پہلے پڑتال کریں کہ آیا مسئلہ میں رد ہے، جیسے:

جدہ		اخیافی بہن
1/6		1/6
1	-	1
	6	

معلوم ہوا کہ مسئلہ میں ردّ ہے، چونکہ من لا یرد علیہ نہیں ہے، اسلئے اصل مسئلہ ورثاء کے حصوں (1+1) کے مجموعہ (2) کو بنالیں گے، ایک حصہ جدہ کو ملے گا اور ایک حصہ بہن کو۔

متن میں مذکورہ حصوں کے مستحق افراد:

سدس، سدس: جدہ، اخیافی بہن حصوں کا مجموعہ "2" ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثلث وسدس:	2اخیافی بھائی، ماں	حصوں کا مجموعہ"3"ہوگا۔
نصف وسدس:	بیٹی ، ماں	حصوں کا مجموعہ"4"ہوگا۔
دوثلث وسدس:	2بیٹیاں ، ماں	حصوں کا مجموعہ"5"ہوگا۔
نصف،سدس،سدس:	بیٹی، پوتی، ماں	حصوں کا مجموعہ"5"ہوگا۔
نصف وثلث:	بہن ، ماں	حصوں کا مجموعہ"5"ہوگا۔

﴿وَالثَّالِثُ أَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الْأَوَّلِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ فَأَعْطِ فَرْضَ مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ مِنْ أَقَلِّ مَخَارِجِهٖ، فَإِنِ اسْتَقَامَ الْبَاقِيْ عَلٰى رُؤُسِ مَنْ يُّرَدُّ عَلَيْهِ فَبِهَا، كَزَوْجٍ وَّثَلٰثِ بَنَاتٍ، وَإِنْ لَّمْ يَسْتَقِمْ فَاضْرِبْ وَفْقَ رُؤُسِهِمْ فِيْ مَخْرَجِ فَرْضِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ أَنْ وَافَقَ رُؤُسُهُمُ الْبَاقِيَ، كَزَوْجٍ وَّسِتِّ بَنَاتٍ، وَإِلَّا فَاضْرِبْ كُلَّ رُؤُسِهِمْ فِيْ مَخْرَجِ فَرْضِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ فَالْمَبْلَغُ تَصْحِيْحُ الْمَسْئَلَةِ، كَزَوْجٍ وَّخَمْسِ بَنَاتٍ.﴾

(مسئلہ کی وضاحت ترجمہ میں ہی کردی جائے گی، پہلے خود پڑتال ضرور کریں)

سوم: اگر قسم اول (صرف ایک جنس) کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو سب سے پہلے من لا یرد علیہ کو اس کے اقل مخرج سے حصہ دے کر دیکھیں، اگر باقی حصے من یرد علیہ کے رؤوس پر پورے تقسیم ہو جائیں تو فبہا، جیسے: **مسئلہ**

3بیٹیاں	خاوند
	1/4
3	1
	4

باقی"3" تین بیٹیوں پر پورا پورا تقسیم ہو گیا۔

وگرنہ رؤوس کے وفق کو من لا یرد علیہ کے فرضی حصے کے مخرج سے ضرب دے دیں اگر باقی رؤوس کی تعداد سے موافقت کرے، جیسے: **مسئلہ**

6بیٹیاں	خاوند
	1/4
3×2=6	1×2=2
	4×2=8

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(رؤوس 6، باقی ماندہ 3 سے متوافق بالصنف ہے، اسلئے "2" کو مخرج اور شمار کنندوں سے ضرب دی، اب 6 چھ بیٹیوں پر پورا تقسیم ہوگیا) اور مباینت کی صورت میں کل رؤوس کو من لا یرد علیہ کے فرضی حصے کے مخرج سے ضرب دیں، حاصل ضرب مسئلہ کی تصحیح ہوگی، جیسے:

میت

5 بیٹیاں	خاوند
	1/4
3×5=15 -	1×5=5
	4×5=20

"3" اور "5" میں مباینت ہے اسلئے "5" کو **من لا یرد علیہ** کے اصل مسئلہ سے ضرب دی، اب 15 پانچ بیٹیوں پر پورا پورا تقسیم ہوگیا۔

﴿وَالرَّابِعُ أَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الثَّانِيْ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَاقْسِمْ مَابَقِيَ مِنْ مَخْرَجِ فَرْضِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ عَلٰى مَسْئَلَةِ مَنْ يُّرَدُّ عَلَيْهِ، فَأَنِ اسْتَقَامَ فَبِهَا، وَهٰذَا فِيْ صُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّهِيَ أَنْ يَّكُوْنَ لِلزَّوْجَاتِ الرُّبُعُ وَالْبَاقِيْ بَيْنَ أَهْلِ الرَّدِّ أَثْلَاثًا، كَزَوْجَةٍ وَّأَرْبَعِ جَدَّاتٍ وَّسِتِّ أَخَوَاتٍ لِأُمٍّ، وَأَنْ لَّمْ يَسْتَقِمْ فَاضْرِبْ جَمِيْعَ مَسْئَلَةِمَنْ يُّرَدُّ عَلَيْهِ فِيْ مَخْرَجِ فَرْضِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَالْمَبْلَغُ مَخْرَجُ فُرُوْضِ الْفَرِيْقَيْنِ، كَأَرْبَعِ زَوْجَاتٍ وَّتِسْعِ بَنَاتٍ وَّسِتِّ جَدَّاتٍ، ثُمَّ اضْرِبْ سِهَامَ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ فِيْ مَسْئَلَةِ مَنْ يُّرَدُّ عَلَيْهِ وَسِهَامَ مَنْ يُّرَدُّ عَلَيْهِ فِيْ مَا بَقِيَ مِنْ مَّخْرَجِ فَرْضِ مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِ وَأَنِ انْكَسَرَ عَلَى الْبَعْضِ فَتَصْحِيْحُ الْمَسَائِلِ بِالْأُصُوْلِ الْمَذْكُوْرَةِ.﴾

(سمجھ نہ آنے کی صورت میں بار بار غور سے پڑھیں، مسئلہ کی
وضاحت ترجمہ میں ہی کردی جائے گی، پہلے خود پڑتال ضرور کریں)

چہارم: اگر قسم دوم (**یعنی دو یا زائد جنسوں**) کے ساتھ من لا یرد علیہ ہو تو اس کے فرضی حصے کے مخرج سے باقی ماندہ **مال من یرد علیہ** کے مسئلہ پر تقسیم کریں، اگر وہ پورا پورا تقسیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے اور اس کی صرف ایک صورت ہے، وہ یہ کہ بیوی کو ربع (1/4) ملے گا اور باقی اہل رد میں تین حصے کر کے تقسیم کیا جائے، جیسے: بیوی 4 جدات 6 اخیافی بہنیں

6 اخیافی بہنیں	4 جدات	بیوی
		1/4
2 (حصے)	1 (حصہ)	1
		4

(مخرج "4" میں سے "1" بیوی کو ملا، باقی "3" میں سے "1" جدات کو اور "2" اخیافی بہنوں کو ملے، اس صورت میں من یردعلیہ کے حصوں کا مجموعہ ان کا مسئلہ ہوگا، جیسے اس مثال میں:

6 اخیافی بہنیں	4 جدات
1/3	1/6
2 +	1
6	

معلوم ہوا کہ جدات اور بہنوں کے حصوں 1+2 کا مجموعہ "3" ہے، اسی "3" سے ان کا مسئلہ بنے گا اور باقی ماندہ بھی 3 ہے، جس میں "1" حصہ جدات اور "2" حصے اخیافی بہنوں کو ملے۔)

اور اگر پورا تقسیم نہ ہو تو من یردعلیہ کے جمیع مسئلہ کو من لا یردعلیہ کے فرضی حصہ کے مخرج میں ضرب دیں، حاصل ضرب دونوں فریقوں کے حصوں کا مخرج ہوگا، جیسے: 4 بیویاں، 9 بیٹیاں، 6 جدات، پھر من لا یردعلیہ کے حصوں کو من یردعلیہ کے مسئلہ میں اور من یردعلیہ کے حصص کو من لا یردعلیہ کے فرضی حصے کے مخرج سے باقی ماندہ میں ضرب دیں، اگر پھر بھی بعض رؤوس پر کسر ہو تو سابقہ مذکور اصول کی روشنی میں مسائل کی تصحیح ہوگی۔

وضاحت: میت

	6 جدات	9 بیٹیاں	4 بیویاں
پڑتال	1/6	2/3	1/8
	4 -	16 -	3
		24	

معلوم ہوا کہ رد ہے، بیٹیوں اور جدات کے حصوں کا مجموعہ ان کا مسئلہ ہوگا اور وہ

6 جدات	9 بیٹیاں
1/6	2/3
1 +	4
6	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ ان کے حصوں 4+1 کا مجموعہ 5 ہے، یہی ان کا مسئلہ ہوگا، جس میں سے "4" بیٹیوں کا اور "1" جدات کا ہے۔

6جدات	9بیٹیاں	4بیویاں
1(حصہ)	4(حصے)	1/8
7		1
		8

باقی ماندہ "7" اور بیٹیوں وجدات کے مسئلہ "5" میں مباینت ہے، اسلیے 5 کو ضرب دی:

5×7=35	1×5=5
	8×5=40

جب تباین کی وجہ سے من یرد علیہ کے مسئلہ "5" کو من لا یرد کے مسئلہ "8" سے ضرب دی تو من لا یرد علیہ کے حصے "1" کو من یرد علیہ کے مسئلہ "5" سے اور من یرد علیہ کے مسئلہ "5" کو من لا یرد علیہ کے مخرج سے باقی ماندہ "7" سے ضرب دی۔

اب "35" پر بیٹیوں اور جدات کے مسئلہ کے مجموعے 5 کو تقسیم کیا تو ہر حصہ میں "7" آیا ،نتیجتًا 4 بیٹیوں کا حصہ: 7×4=28 اور 6 جدات کا حصہ: 7=7×1 بنا، صورت یوں بنی:

6جدات	9بیٹیاں	4بیویاں
7	28	5
		40

ورثاء کے رؤوس اور حصص میں مباینت ہے، تفصیلی حل کیلئے دیکھیں "باب التصحیح" کی دوسری قسم کی تیسری صورت، رؤوس "4" و "9" میں مباینت ہونے کی وجہ سے 9×4=36 جبکہ "6"، "36" میں متداخل ہے، اب "36" کو مخرج اور تمام حصوں میں ضرب دیں۔

6جدات	9بیٹیاں	4بیویاں
7×36=252	28×36=1008	5×36=180
	40×36=1440	

ایک بیوی کا حصہ: 45، ایک بیٹی کا حصہ: 112، ایک جدہ کا حصہ: 42

رد کی تائید میں ادلہ

(1) اللہ تعالیٰ کا فرمان: **وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله** (الأنفال: 75، الأحزاب: 6)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ کے حکم کی رو سے رشتے ناتے والے ایک دوسرے کے وارث ہونے میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

عصبہ نہ ہونے کی صورت میں میراث اصحاب الفروض کو بطور ردّ دی جائے گی کیونکہ وہی رشتے ناتے میں مضبوط ہیں۔

(2) آپ ﷺ نے فرمایا: الخال وارث من لا وارث له.

(جامع الترمذی: الفرائض؛ باب ما جاء فی میراث الخال، سنن أبی داود: الفرائض؛ باب فی میراث ذوی الأرحام، سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب ذوی الأرحام، السنن الکبری للنسائی: الفرائض؛ باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر عائشة فی توریث المال)

جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث بنے گا۔

معلوم ہوا کہ اصل ورثاء کی عدم موجودگی میں ذوی الأرحام وارث بنیں گے، اگر کوئی ایک صاحب فرض ہو اور مال بچ جائے تو دوبارہ اسے ہی دیا جائے گا نہ کہ ذوی الأرحام کو کیونکہ وہ وارث ہے۔

(3) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیماری کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: أن لی مالا کثیرا ولیس یرثنی ألا ابنتی أفأتصدق بثلثی مالی؟ قال: لا، قلت: فالشطر؟ قال: لا، قلت: الثلث؟ قال: الثلث کبیر، أنک أن ترکت ولدک أغنیاء خیر من أن تترکهم عالة یتکففون الناس. (صحیح البخاری: الفرائض؛ باب میراث البنات، صحیح مسلم: الوصیة؛ باب الوصیة بالثلث، سنن اربعه)

کہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری بیٹی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: پھر آدھے مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کی: ایک تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے بچوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھیلاتے پھریں۔

وجہ استشہاد: سوال سے معلوم ہوا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے ورثاء میں صرف ان کی بیٹی تھی، جو نصف مال کی مستحق ہوتی ہے، اس کے باوجود نبی کریم ﷺ نے صرف ایک تہائی مال کی وصیت کی اجازت دی ہے اور وجہ یہ بتائی کی اولاد کا غنی ہونا بہتر ہے، معلوم ہوا کہ اس صورت میں بیٹی تمام ترکہ کی وارث بن سکتی ہے، ظاہر ہے نصف اس کا فرضی حصہ اور نصف بطور ردّ۔

اعتراض: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو زہرہ قبیلے سے تھا، کئی لوگ بطور عصبہ سعد کی میراث کے مستحق ٹھہر رہے تھے، جیسے سعد رضی اللہ عنہ کا بھتیجا ہاشم بن عتبہ، لہٰذا ''لیس یرثنی ألا ابنتی'' کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ میری اولاد میں سے یا میرے خاص ورثاء میں سے یا عورتوں میں سے یا اصحاب الفروض میں سے صرف میری بیٹی ہے۔ (دیکھیں: فتح الباری ۵/ ۳۶۰)

جواب: بلاشبہ سعد رضی اللہ عنہ کے عصبہ موجود تھے، لیکن نبی کریم ﷺ کے سامنے جو سوال رکھا گیا اس کے مطابق دیئے گئے جواب سے استدلال کیا جائے گا کیونکہ ہمارے لئے معتبر چیز سوال اور اس کے مطابق جواب ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ جواب محل نظر ہے کیونکہ مفتی کا فرض ہے کہ حقیقت حال جاننے کیلئے مستفتی سے سوال کرے، خاص طور پر میراث کے مسائل میں جب فتوی دینا ہو تو دیگر ورثاء کی موجودگی کے بارے میں پوری تفصیل دریافت کی جاتی ہے، اسلئے آپ ﷺ نے پہلے جمیع ورثاء کی تفصیل کے بارے میں سوال کیا ہوگا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(4) سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابن عباس، سیدنا عمر، سیدنا علی رضی اللہ عنہم نے ردّ کو ترجیح دی۔ البتہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ردّ کے قائل نہیں تھے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿بَابُ مُقَاسَمَةِ الْجَدِّ﴾

مقاسمہ جد

(دادا کو بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی تصور کر کے جائداد تقسیم کرنا مقاسمہ جد کہلاتا ہے)

﴿قَالَ أَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَنْ تَابَعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ: بَنُوْ الْأَعْيَانِ وَبَنُوْ الْعَلَّاتِ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْجَدِّ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهِ يُفْتٰى، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: يَرِثُوْنَ مَعَ الْجَدِّ، وَهُوَ قَوْلُهُمَا وَقَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَعِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لِلْجَدِّ مَعَ بَنِي الْأَعْيَانِ وَبَنِي الْعَلَّاتِ أَفْضَلُ الْأَمْرَيْنِ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ وَمِنْ ثُلُثِ جَمِيْعِ الْمَالِ.﴾

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی موافقت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: عینی اور علاتی بھائی دادا کے ساتھ وارث نہیں بنیں گے، یہی قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے اور اسی پر فتوی ہے، جبکہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی دادا کے ساتھ وارث بنیں گے، یہی قول صاحبین رحمہما اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک عینی و علاتی بھائیوں کی موجودگی میں دادا کو مقاسمہ اور جمیع مال کے ثلث میں سے جو بہتر ہوگا وہ دیا جائے گا (بشرطیکہ ورثاء صرف دادا اور بھائی ہوں، اگر کوئی اور صاحب فرض ہو تو دادا کیلئے تین صورتوں میں سے کوئی ایک ہوگی، تفصیل آگے آرہی ہے۔)

وضاحت: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسلک راجح ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا: رأى الصديق أولى من هذا الرأى، وأصح فى القياس لعشرة أوجه. (أعلام الموقعين: ١/٢٤٣)

دس ادلہ کی بناء پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے دوسرے رائے سے زیادہ راجح اور قیاسا زیادہ صحیح ہے۔ جبکہ مذکورہ کتاب ١/٤٢٠ میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بیس وجوہات کی بناء پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کو دادا کی موجودگی میں محروم قرار دیا ہے۔

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے کہا: بہت سی دلیلوں کے پیش نظر یہ رائے صحیح ہے۔(الفوائد الجلیۃ: صـ ۵۱)

دادا کی باپ سے مشابہت قوی ہے، بعض وجوہات درج ذیل ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ نے بیشمار آیات میں ''جد'' کو ''اب'' کہا۔

(2) عصبہ میں مشہور قاعدہ کے مطابق اُبُوَّت (یعنی باپ) والی جہت اُخُوَّت (یعنی بھائی) والی جہت پر مقدم ہوتی ہے۔

(3) سورۃ النساء آیت 12 اور 176 میں جسطرح میت کا بیٹا، پوتا، پڑوتا وغیرہ اس مسئلہ کو کلالہ سے نکال دیتا ہے اس طرح میت کا باپ، دادا، پڑدادا وغیرہ کا یہی اثر ہے۔

(4) تعصیب کے باب میں دادا باپ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے ان تمام عصبات پر مقدم ہوگا جن پر باپ کو ترجیح دی جاتی ہے، اس عام قاعدہ سے بھائیوں کا استثناء کیوں کیا گیا؟

(5) اگر دادا اور بھائی تعصیب میں جمع ہو جائیں تو ایک جنس بنیں گے یا دو، اور یہ دونوں صورتیں باطل ہیں، پہلی اس لئے کہ ان کی تعصیب کی جہت مختلف ہے اور اگر وہ ایک جنس ہیں تو میراث میں برابر ہونے چاہئیں، دوسری اسلیے کہ ایک مسئلہ میں ایک جنس ہی عصبہ بن سکتی ہے، دو جنسوں کا عصبہ بننا محال ہے۔

(6) اگر میت کا پوتا بیٹے کے قائم مقام ہوکر میت کے بھائیوں کو محجوب کر سکتا ہے تو میت کا دادا اس کے باپ کے قائم مقام ہوکر بھائیوں کو محجوب کیوں نہیں کر سکتا؟

(7) دادا باپ کی طرح اخیافی بھائیوں کو محجوب کر دیتا ہے۔

(8) کیا دادا قرابت میں عینی بھائی کی طرح ہے یا علاتی بھائی کی طرح یا دونوں سے کم یا دونوں سے زیادہ؟ اگر عینی بھائی کی طرح ہے تو اسے علاتیوں کیلئے حاجب بننا چاہئے، اگر علاتی بھائی کی طرح ہے تو عینیوں کی وجہ سے محجوب ہو جانا چاہئے اور اگر دونوں سے کم ہے تو کسی ایک کی موجودگی میں محجوب ہو جانا چاہئے، لیکن یہ سب صورتیں فاسد ہیں، اب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی صورت بچی کہ وہ دونوں سے قوی ہے۔

(9) کئی مسائل میں شریعت نے دادا کو باپ کا حکم دیا، جیسے: پوتے کے حق میں شہادت، پوتے کے مال میں تصرف، پوتے کے بدلے قصاصاً قتل نہ ہونا، زکوۃ لینے اور دینے کا ناجائز ہونا، پوتے کے حق میں شہادت کا ناجائز ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(10) بھائیوں اور دادا دونوں کو وارث بنانے والے عجیب تناقض کا شکار ہیں (تفصیل متن میں آرہی ہے) کسی قول پر نص، اجماع اور قیاس پیش نہ کر سکے۔

بہر حال سیدنا زید بن ثابت، سیدنا ابن مسعود، سیدنا علی ﷺ دونوں کو وارث بنانے کے قائل تھے، اگرچہ کیفیتوں میں عجیب اختلاف ہے۔

﴿وَتَفْسِيرُ الْمُقَاسَمَةِ أَنْ يُجْعَلَ الْجَدُّ فِي الْقِسْمَةِ كَأَحَدِ الْأُخْوَةِ، وَبَنُو الْعَلَّاتِ يَدْخُلُونَ فِي الْقِسْمَةِ مَعَ بَنِي الْأَعْيَانِ إِضْرَارًا لِّلْجَدِّ، فَإِذَا أَخَذَ الْجَدُّ نَصِيبَهُ فَبَنُو الْعَلَّاتِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْبَيْنِ خَائِبِينَ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَالْبَاقِي لِبَنِي الْأَعْيَانِ إِلَّا إِذَا كَانَتْ مِنْ بَنِي الْأَعْيَانِ أُخْتٌ وَّاحِدَةٌ، فَإِنَّهَا إِذَا أَخَذَتْ فَرْضَهَا، نِصْفَ الْكُلِّ، بَعْدَ نَصِيبِ الْجَدِّ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ فَلِبَنِي الْعَلَّاتِ، وَإِلَّا فَلَا شَيْءَ لَهُمْ، كَجَدٍّ وَّأُخْتٍ لِّأَبٍ وَّأُمٍّ وَّأُخْتَيْنِ لِأَبٍ، فَبَقِيَ لِلْأُخْتَيْنِ لِأَبٍ عُشُرُ الْمَالِ وَتَصِحُّ مِنْ عِشْرِينَ، وَلَوْ كَانَتْ فِي هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ أُخْتٌ لِّأَبٍ لَمْ يَبْقَ لَهَا شَيْءٌ.﴾

مقاسمہ کی تفسیر: تقسیم میراث میں دادا کو بھائیوں میں ایک بھائی تصور کرنا، (یاد رکھیں) علاتی بھائی تقسیم کے وقت عینی بھائیوں کے ساتھ مل کر دادا کیلئے حجب نقصان کا سبب بنتے ہیں، جب دادا اپنا حصہ وصول کر لیتا ہے تو علاتی بھائی محروم ہو کر درمیان سے خارج ہو جاتے ہیں اور باقی مال عینی بھائیوں کو مل جاتا ہے، ہاں جب ایک عینی بہن ہو تو وہ دادے کا حصہ نکالنے کے بعد کل مال کا نصف لے لے گی، اس کے بعد اگر کوئی مال بچ گیا تو وہ علاتیوں کو مل جائے گا، وگرنہ کچھ نہیں ملے گا، جیسے: دادا، عینی بہن، دو علاتی بہنیں، اس مسئلہ میں علاتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہنوں کیلئے دسواں حصہ (1/10) بچے گا، 20 سے تصحیح ہوگی، اگر اس مسئلہ میں ایک علاتی بہن ہوتی تو اس کیلئے کچھ نہ بچتا۔

وضاحت: "مقاسمة الجد" کی بحث میں اگر ورثاء صرف دادا اور بھائی بہنیں ہوں تو پڑتال کریں آیا دادا کیلئے مقاسمت بہتر ہے یا جمیع مال کا ثلث، یاد رہے کہ مقاسمت کی صورت میں دادا اور بھائی عصبہ ہوں گے۔

مثالیں: (1) **میت**

علاتی بھائی	عینی بھائی	دادا

پڑتال: مقاسمت: دادا، عینی، علاتی کے رؤوس "3" سے مسئلہ بنا، جونہی دادا کو "1" دیا تو علاتی محروم ہوکر درمیان سے نکل گیا اور باقی "2" عینی کو مل گئے، ابھی متن میں گزرا ہے کہ مقاسمت میں علاتی بھائی دادا کیلئے حجب نقصان کا سبب بنے گا لیکن خود محروم رہے گا۔

	علاتی بھائی	عینی بھائی	دادا
جمیع مال کا ثلث:	محجوب	عصبہ	1/3
3	0	2	1

اس مسئلہ میں مقاسمت اور جمیع مال کا ثلث دونوں برابر ہیں، کیونکہ دونوں میں دادا کا حصہ "1/3" ہے۔

(2) **میت** کل ترکہ: 1000 روپیہ

2 علاتی بہنیں	عینی بہن	دادا

پڑتال: مقاسمت: مسئلہ رؤوس کو دیکھ کر "5" سے بنایا، "2" دادا کو، کل کا نصف $2\frac{1}{2}$ عینی بہن کو اور باقی "1/2" دو علاتی بہنوں کو دیا جو کل مال کا دسواں حصہ ہے۔

20 سے تصحیح	2 علاتی بہنیں	عینی بہن	دادا
5×2=10	1/2×2=1	$2\frac{1}{2}$×2=5	2×2=4
10×2=20	1×2=2	5×2=10	4×2=8

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عینی بہن کا حصہ 2 ہے، جس میں سے 1/2 میں کسر ہے، اس
کسر کو ختم کرنے کیلئے کسر کے مخرج 2 کو مسئلہ 5 سے ضرب دی،
اب حاصل ضرب 10 میں سے دادا کو 4، عینی بہن کو 5 اور دو
علاتی بہنوں کو 1 ملا، جو ان پر پورا تقسیم نہیں ہوتا، اسلئے ان کے
رؤوس 2 کو پھر مسئلہ 10 میں ضرب دی، مسئلہ 20 سے بنا، دادا کو
8، عینی بہن کو 10 اور علاتی بہنوں کو 2 ملا۔

جمیع مال کا ثلث: دادا عینی بہن 2 علاتی بہنیں

دادا	عینی بہن	2 علاتی بہنیں
1/3	1/2	عصبہ
2	3	1

6

نتیجہ: مقاسمت میں حصہ : روپیہ 1000×2/5=400

جمیع مال کا ثلث : تقریبا روپیہ 1000×2/6=333

معلوم ہوا کہ مقاسمت بہتر ہے۔

(3) مسئلہ

دادا عینی بہن علاتی بہن

مقاسمت: رؤوس کو دیکھ کر مسئلہ ''4'' سے بنا، ''2'' دادا کو اور کل ترکہ کا نصف ''2'' عینی بہن کو دیا، مخرج مکمل تقسیم ہو گیا اور علاتی بہن محروم ہو گئی، خیال رہے جب اس مسئلہ میں ایک علاتی بہن ہو تو مسئلہ ''4'' سے بنے گا اور دو ہوں تو ''5'' سے۔

﴿وَاِنِ اخْتَلَطَ بِهِمْ ذُوْسَهْمٍ فَلِلْجَدِّ هُنَا اَفْضَلُ الْاُمُوْرِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ فَرْضِ ذِیْ سَهْمٍ: اَمَّا الْمُقَاسَمَةُ، كَزَوْجٍ وَّجَدٍّ وَّاَخٍ، وَاَمَّا ثُلُثُ مَابَقِیَ، كَجَدٍّ وَّجَدَّةٍ وَّاَخَوَيْنِ وَاُخْتٍ، وَاَمَّا سُدُسُ جَمِيْعِ الْمَالِ كَجَدٍّ وَّجَدَّةٍ وَّبِنْتٍ وَّاَخَوَيْنِ، وَاِذَا كَانَ ثُلُثُ الْبَاقِیْ خَيْرًا لِّلْجَدِّ وَلَيْسَ لِلْبَاقِیْ ثُلُثٌ صَحِيْحٌ، فَاضْرِبْ مَخْرَجَ الثُّلُثِ فِیْ اَصْلِ الْمَسْئَلَةِ، فَاِنْ تَرَكَتْ جَدًّا وَّزَوْجًا وَّبِنْتًا وَّاُمًّا وَّاُخْتًا لِّاَبٍ وَّاُمٍّ اَوْ لِاَبٍ فَالسُّدُسُ خَيْرٌ لِّلْجَدِّ وَتَعُوْلُ الْمَسْئَلَةُ اِلٰی ثَلَاثَةَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَشَرَوَلَا شَيْءَ لِلْأُخْتِ.﴾

اگر دادا اور بھائیوں کے ساتھ کوئی اور صاحب فرض وارث بھی ہو تو اس کے حصے کے بعد (مندرجہ ذیل) تین امور میں جو حصہ بہتر ہوگا وہ دادا کو دیا جائے گا،

(1) مقاسمت، جیسے: خاوند، دادا، بھائی۔

(2) ماقی کا ثلث، جیسے: جد، جدہ، دو بھائی، بہن۔

(3) جمیع مال کا سدس، جیسے: جد، جدہ، بیٹی، دو بھائی۔

جب دادا کیلئے ماقی کا ثلث بہتر ہو اور باقی کا ثلث صحیح عدد نہ ہو، تو ثلث کے مخرج کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں، اگر کوئی عورت (اپنے ورثاء میں) جد، خاوند، بیٹی، ماں، عینی یا علاتی بہن چھوڑے تو اس مسئلہ میں جد کیلئے سدس بہتر ہوگا، مسئلہ 13 تک عول کرے گا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

وضاحت: مثالیں: تینوں طریقوں سے مسئلہ حل کر کے جد کیلئے بہتر کی پڑتال آپ خود کرلیں۔

مقاسمت: **میت**

خاوند	دادا	بھائی
1/2	عصبہ	
1×2=2	1×2=2	

2×2=4

دادا اور بھائی کو 1 ملا، اس کسر کو ختم کرنے کیلئے ان کے رؤوس 2 کو ضرب دی۔

باقی مال کا ثلث: **میت**

جدہ	جد	2 بھائی	بہن
1/6	1/3	عصبہ	
1	3/5	باقی	

6−1=5

صاحب فرض جدہ کو 1 دینے کے بعد جد کو باقی "5" کا ثلث دینا ہے، جس میں کسر ہے، اسلئے ثلث کے مخرج "3" کو اصل مسئلہ میں ضرب دی، صورت یوں بنی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہن	2 بھائی	جد	جدہ
10	-	5 -	1×3=3

6×3=18-3=15

اب باقی "15" کا ثلث "5" جد کو دیا، باقی "10" بطور عصبہ بھائی بہنوں کو ملا، ہر بھائی کو "4" اور بہن کو "2"۔

جمیع مال کا سدس: (1) **میت**

2 بھائی	بیٹی	جدہ	جد
عصبہ	1/2	1/6	1/6
1 -	3 -	1 -	1

6

(2) **میت**

عینی یا علاتی بہن	ماں	بیٹی	خاوند	جد
عصبہ	1/6	1/2	1/4	1/6
0 -	2 -	6 -	3 -	2

12→13

﴿وَاعْلَمْ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍؓ لَايَجْعَلُ الْأُخْتَ لِأَبٍ وَّأُمٍّ أَوْ لِأَبٍ صَاحِبَةَ فَرْضٍ مَعَ الْجَدِّ، اَلَّا فِي الْمَسْئَلَةِ الْأَكْدَرِيَّةِ، وَهِيَ زَوْجٌ وَّأُمٌّ وَّجَدٌّ وَّأُخْتٌ لِّأَبٍ وَّأُمٍّ أَوْ لِأَبٍ، فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، ثُمَّ يَضُمُّ الْجَدُّ نَصِيبَهُ اِلَى نَصِيبِ الْأُخْتِ، فَيُقْسَمَانِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، لِأَنَّ الْمُقَاسَمَةَ خَيْرٌ لِّلْجَدِّ، أَصْلُهَا مِنْ سِتَّةٍ وَّتَعُولُ اِلَى تِسْعَةٍ وَتَصِحُّ مِنْ سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسُمِّيَتْ "أَكْدَرِيَّةَ" لِأَنَّهَا كَدَّرَتْ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ مَذْهَبَهُ وَلَوْ كَانَ مَكَانَ الْأُخْتِ أَخٌ أَوْ أُخْتَانِ فَلَاعَوْلَ وَلَا أَكْدَرِيَّةَ.﴾

خیال رہے! سیدنا زید بن ثابت ؓ مسئلہ اکدریہ کے علاوہ دادا کے ساتھ عینی یا علاتی بہن کو صاحبہ فرض نہیں قرار دیتے، مسئلہ اکدریہ یہ ہے:

میت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عینی یا علاتی بہن	جد	ماں	خاوند
1/2	1/6	1/3	1/2
3	1	2	3

6 ⟶ 9

نسبتیں معلوم کرنے کے بعد پھر جد اور بہن کے حصوں 1،3 کو جمع کر کے 1,2 کی نسبت سے تقسیم کیا، کیونکہ اس مسئلہ میں جد کیلئے مقاسمت بہتر ہے، جد اور بہن کا مسئلہ 3 سے بنا جبکہ ان کا حصہ 4 ہے اسلئے 3 کو مسئلہ "9" میں ضرب دی، صورت یہ بنی:

جد اور عینی یا علاتی بہن	ماں	خاوند
4×3=12	2×3=6	3×3=9

9×3=27

اب 12 میں سے جد کو "8" اور بہن کو "4" ملے۔

مسئلہ اکدریہ کی وجہ تسمیہ: (1) اس مسئلہ نے زید بن ثابت ﷛ کے مسلک کو مکدر کر دیا (وہ بہن کو دادا کے ساتھ صاحبہ فرض نہیں مانتے تھے لیکن اس مسئلہ میں تسلیم کرلیا)

(2) (یہ واقعہ بنو اکدر کے قبیلے کی عورت کا ہے)

اگر بہن کی جگہ بھائی یا دو بہنیں ہوتیں تو عول ہوتا نہ اکدریہ۔

بَابُ الْمُنَاسَخَةِ

سخت کا بیان

(مناسخہ: لغوی معنی: "نسخ" سے مشتق ہے جس کا معنی ازالہ کرنا، نقل کرنا ہے۔

اصطلاحی معنی: میراث کی تقسیم سے قبل وارث کی موت کی وجہ سے اس کے حصے کو اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنا مناسخہ (سخت) کہلاتا ہے۔)

﴿وَلَوْ صَارَ بَعْضُ الْأَنْصِبَاءِ مِيرَاثًا قَبْلَ الْقِسْمَةِ، كَزَوْجٍ وَبِنْتٍ وَأُمٍّ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَمَاتَ الزَّوْجُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ عَنِ امْرَأَةٍ وَّأَبَوَيْنِ، ثُمَّ مَاتَتِ الْبِنْتُ عَنِ ابْنَيْنِ وَبِنْتٍ وَّجَدَّةٍ، ثُمَّ مَاتَتِ الْجَدَّةُ عَنْ زَوْجٍ وَّأَخَوَيْنِ، فَالْأَصْلُ فِيهِ أَنْ تُصَحِّحَ مَسْئَلَةَ الْمَيِّتِ الْأَوَّلِ وَتُعْطِيَ سِهَامَ كُلِّ وَارِثٍ مِّنَ التَّصْحِيحِ، ثُمَّ تُصَحِّحَ مَسْئَلَةَ الْمَيِّتِ الثَّانِي، وَتَنْظُرَ بَيْنَ مَا فِي يَدِهٖ مِنَ التَّصْحِيحِ الْأَوَّلِ وَبَيْنَ التَّصْحِيحِ الثَّانِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ: فَإِنِ اسْتَقَامَ مَا فِي يَدِهٖ مِنَ التَّصْحِيحِ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي فَلَا حَاجَةَ إِلَى الضَّرْبِ، وَإِنْ لَّمْ يَسْتَقِمْ، فَانْظُرْ إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا مُوَافَقَةٌ، فَاضْرِبْ وَفْقَ التَّصْحِيحِ الثَّانِي فِي التَّصْحِيحِ الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا مُبَايَنَةٌ، فَاضْرِبْ كُلَّ التَّصْحِيحِ الثَّانِي فِي كُلِّ التَّصْحِيحِ الْأَوَّلِ، فَالْمَبْلَغُ مَخْرَجُ الْمَسْئَلَتَيْنِ، فَسِهَامُ وَرَثَةِ الْمَيِّتِ الْأَوَّلِ تَضْرِبُ فِي الْمَضْرُوبِ، أَعْنِي فِي التَّصْحِيحِ الثَّانِي أَوْ فِي وَفْقِهٖ وَسِهَامُ وَرَثَةِ الْمَيِّتِ الثَّانِي تَضْرِبُ فِي كُلِّ مَا فِي يَدِهٖ أَوْ فِي وَفْقِهٖ۔﴾

اگر تقسیم سے قبل بعض حصے میراث بن جائیں، جیسے: (پہلی میت کے ورثاء) خاوند، بیٹی، ماں ہیں، تقسیم سے پہلے بیوی، ماں، باپ چھوڑ کر خاوند فوت ہوگیا، اتنے میں بیٹی مرگئی اور (اپنے ورثاء میں) دو بیٹے، ایک بیٹی اور جدہ چھوڑی، پھر جدہ فوت ہوگئی اور اس کے وارث خاوند اور دو بھائی ہیں، (اس صورت کے حل کیلئے) قاعدہ یہ ہے کہ پہلی میت کے مسئلہ کی تصحیح سے ہر وارث کو حصہ دیں، پھر دوسری میت کا مسئلہ بنائیں، اب تصحیح اول سے جو کچھ دوسری میت کو ملا، اس کے اور تصحیح ثانی کے درمیان تین حالات ہوسکتے ہیں، (1) اگر تصحیح اول سے اس کا حصہ تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہو جائے تو ضرب کی ضرورت نہیں، (2) پورا تقسیم نہ ہونے کی صورت میں دیکھیں، اگر دونوں کے درمیان توافق کی نسبت ہے تو ایک کے وفق کو دوسرے سے ضرب دے دیں (3) اور اگر مباینت ہو تو کل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول سے ضرب دے دیں، حاصل ضرب دونوں مسائل کا مخرج ہوگا، پہلی میت کے ورثاء کے حصوں کو کل مضروب (یعنی تصحیح ثانی) یا اس کے وفق سے ضرب دیں اور دوسری میت کے ورثاء کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حصوں کو اسی میت کے کل حصے یا اس کے وفق سے ضرب دیں۔

❁**وضاحت**: بغور پڑھیں گے۔

میت اوّل (کبریٰ)

ماں (عظیمہ)	بیٹی (صغریٰ)	خاوند (عمرو)
1/6	1/2	1/4
2 -	6 -	3

12

یہ مسئلہ ردیہ ہے (دیکھیں "باب الرد") من لا یرد علیہ کے حصے کے مخرج سے مسئلہ بنے گا، بیٹی اور ماں، جن کے حصے 1/2 و 1/6 ہیں، کا مسئلہ ان کے حصوں کے مجموعہ "4" سے بنے گا، "3" بیٹی کے اور "1" ماں کا، لہٰذا: خاوند (عمرو) بیٹی (صغریٰ) ماں (عظیمہ)

بیٹی و ماں	خاوند
1+3=4	1/4
3 -	1

4

"3" اور "4" میں مباینت ہے اسلئے 4 کو ضرب دی:

3×4= 12 - 1×4=4

4×4=16

بیٹی اور ماں کو 12 ملا، جسے ان کے مسئلہ 4 پر تقسیم کیا، ہر ایک حصے میں 3 آیا اب بیٹی کا حصہ: 9=3×3 بنا اور ماں کا حصہ: 3=3×1۔

نتیجہ: خاوند (عمرو) بیٹی (صغریٰ) ماں (عظیمہ)

ماں (عظیمہ)	بیٹی (صغریٰ)	خاوند (عمرو)
3	9	4

خاوند (عمرو) تقسیم وراثت سے پہلے فوت ہو گیا اور مندرجہ ذیل ورثاء چھوڑے۔

باپ (ساجد)	ماں (کنیزہ)	بیوی (حمیدہ)
عصبہ	1/3	1/4
2 -	1 -	1

4÷1=3

عام فقہاء کے نزدیک اس مسئلہ میں ماں کو باقی ماندہ مال کا ثلث ملے گا۔ (دیکھیں ماں کے حالات)

خاوند (عمرو) کو "4" ملا تھا، جو اس کے ورثاء میں پورا پورا تقسیم ہو گیا کیونکہ ان کا مسئلہ بھی"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

4" سے بنا، اتنے میں میت اول کی بیٹی (صغریٰ) جسے "9" ملا تھا، فوت ہوگئی، جس کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے: میت (ثالث صغریٰ بیٹی جسے 9 ملا)

بیٹی	2 بیٹے	جدہ
عصبہ		1/6
5	-	1

6

صغریٰ کا حصہ "9" ہے، جبکہ ورثاء کے حصے "6" ہیں، "6" اور "9" میں توافق بالثلث ہے، اب "6" کے ثلث (2) کو میت اول کے مخرج "16" میں اور "9" کے وفق (3) کو صغریٰ کے ورثاء کے مخرج اور حصوں سے ضرب دی، مسئلہ یوں بنا:

بیٹی (صغریٰ)		ماں (عظیمہ)		خاوند (عمرو)
9×2=18	-	3×2=6	-	4×2=8

16×2=32

بیٹی	2 بیٹے	جدہ
5×3=15		1×3=3

باپ (ساجد)	ماں (کنیزہ)	بیوی (حمیدہ)
2×2=4	1×2=2	1×2= 2

(معلوم ہوا کہ مسئلہ 32 سے بنا، اس سے آگے حصوں کی تقسیم کی گئی)

﴿وأن مات ثالث أو رابع أو خامس فاجعل المبلغ مقام الأولى، والثالثة مقام الثانية في العمل، ثم في الرابعة والخامسة، كذالك ألى غير النهاية.﴾

اسی طرح اگر تیسرا یا چوتھا یا پانچواں وارث فوت ہوجائے تو حاصل ضرب کو پہلے مسئلہ کے قائم مقام رکھیں اور تیسرے مسئلہ کو دوسرے کے قائم مقام، اسی طرح چوتھے، پانچویں میں، یہ ایک لامتناھی سلسلہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَابُ ذَوِی الْأَرْحَامِ

ذوی الارحام کے مسائل

﴿ذُوالرَّحِمِ: هُوَ كُلُّ قَرِيبٍ لَيْسَ بِذِى سَهْمٍ وَّلا عَصَبَةٍ، وَكَانَتْ عَامَّةُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ يَرَوْنَ تَوْرِيثَ ذَوِى الْأَرْحَامِ وَبِهِ قَالَ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: لَا مِيرَاثَ لِذَوِى الْأَرْحَامِ وَيُوضَعُ الْمَالُ فِى بَيْتِ الْمَالِ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى.﴾

ذوالرحم: وہ قرابتدار جو ذوی الفروض ہوں نہ عصبہ، عام صحابہ رضی اللہ عنہم ذوی الارحام کی توریث کے قائل ہیں، ہمارے اصحاب کا بھی یہی مسلک ہے، جبکہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ذوی الارحام کیلئے کوئی میراث نہیں اور جمیع مال بیت المال میں جمع کیا جائے گا، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

وضاحت: عام صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک راجح ہے، ادلہ ملاحظہ فرمائیں:

(1) اللہ تعالیٰ کا فرمان: وأولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض فى كتاب الله

(الأنفال:75، الأحزاب:6)

اللہ کے حکم کی رو سے رشتے ناتے والے ایک دوسرے کے وارث ہونے میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

یہ آیت اپنے عموم کی بناء پر تمام رشتہ داروں کو شامل ہے۔

(2) آپ ﷺ نے فرمایا: الخال وارث من لا وارث له.

(جامع الترمذى: الفرائض؛ باب ما جاء فى ميراث الخال، سنن أبى داود: الفرائض؛ باب فى ميراث ذوى الأرحام، سنن ابن ماجه: الفرائض؛ باب ذوى الأرحام، السنن الكبرى للنسائى: الفرائض؛ باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عائشة فى توريث المال)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث بنے گا۔

حدیث اپنے مدلول میں واضح ہے۔

(3)عن عائشة رضي الله عنها أن مولى للنبي ﷺ وقع من نخلة فمات وترك مالا ولم يترك ولدا ولا حميما، فقال النبي ﷺ: أعطوا ميراثه رجلا من أهل قريته. (سنن ابی داود: الفرائض، فی میراث ذوی الأرحام، سنن ابن ماجه: الفرائض؛باب ميراث الولاء، جامع الترمذی: الفرائض؛ باب ما جاء في الذی يموت وليس له وارث)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا آزاد کیا ہوا غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا اور اس کی کوئی اولاد اور قریبی رشتہ دار نہیں تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ترکہ اس کے گاؤں کے ایک آدمی کو دے دو۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے رشتہ داروں کی عدم موجودگی میں مذکورہ حکم صادر فرمایا اور ذوی الارحام رشتہ داروں میں سے ہیں اور گاؤں کے غیر رشتہ دار افراد پر مقدم ہیں۔

(4) میت اور بیت المال کے درمیان صرف اسلام کا رابطہ ہے، جبکہ ذوی الارحام سے دو رابطے ہیں: اسلام اور قرابت، اسلئے ذوی الارحام کو ترجیح دی جائے گی۔

جمہور صحابہ: سیّدنا عمر، سیّدنا علی، سیّدنا معاذ، سیّدنا ابن عباس ﷺ وغیرہ کا یہی مسلک ہے، جبکہ سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّدنا عثمان، سیّدنا زید بن ثابت ﷺ ذوی الارحام کے وارث ہونے کے قائل نہیں ہیں

ذوی الارحام کی توریث کی کیفیت میں تین مذاہب ہیں:

(1)مذهب أهل التنزيل: ہر ذی رحم کو اس کی اصل کے قائم مقام سمجھ کر اسے اپنے اصلی وارث کا حصہ دینا، جیسے: خالہ کو ماں کا حصہ دینا، پھوپھو کو باپ کا حصہ دینا، یہ مسلک امام احمدؒ اور فقہاء شافعیہ اور مالکیہ میں سے متاخرین کا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(2)مذهب أهل الرحم: قریب وبعید اور مذکر ومؤنث سے قطع نظر، تمام ذوی الارحام میں ترکہ برابر تقسیم کرنا۔

(3)مذهب أهل القرابة: عصبات کی ترتیب پر قیاس کر کے درجہ قرابت اور قوت قرابت کا لحاظ کرتے ہوئے ذوی الارحام میں میراث تقسیم کرنا، یہ مسلک سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور احناف کا ہے، کتاب میں اسی کی تفصیل مع اختلاف بیان کی گئی ہے۔

ترجیح: أهل التنزيل والا مسلک راجح ہے، کیونکہ ذوی الارحام کی ترتیب میں کوئی واضح نص یا اجماع نہیں اور محض رائے کو بھی مدنظر نہیں رکھا جا سکتا، یہی مسلک زیادہ مناسب لگتا ہے کہ جو رشتہ دار جس وارث کی وساطت سے میت کی طرف منسوب ہے، اسے اسی کا حصہ دیا جائے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام، پھوپھو باپ کے قائم مقام، بھتیجی بھائی کے قائم مقام اور ہر ذی رحم اس رشتے دار کے قائم مقام ہوگا جس کی وساطت سے وہ منسوب ہوتا ہے جب کوئی اور رشتہ دار نہ ہو۔ (السنن الكبرى للبيهقي: ٦/٢١٧)

شیخ عبداللہ بسام نے اسی مذہب کو راجح قرار دیتے ہوئے اسے جمہور کا مسلک قرار دیا۔ (توضيح الأحكام: ٤/٣١٠)

احناف نے بھی بعض صورتوں میں اس مسلک سے اتفاق کیا ہے، جیسا کہ "فصل في الصنف الثاني" اور "فصل في الصنف الرابع" میں آئے گا۔

مذهب أهل القرابة کے ہاں ذوی الارحام میں تقسیم میراث کی تفصیل:

﴿وَذَوُوا الْأَرْحَامِ أَصْنَافٌ أَرْبَعَةٌ: الصِّنْفُ الْأَوَّلُ: يَنْتَمِي إِلَى الْمَيِّتِ وَهُمْ أَوْلَادُ الْبَنَاتِ وَأَوْلَادُ بَنَاتِ الْإِبْنِ، وَالصِّنْفُ الثَّانِي: يَنْتَمِي إِلَيْهِمُ الْمَيِّتُ وَهُمُ الْأَجْدَادُ السَّاقِطُونَ وَالْجَدَّاتُ السَّاقِطَاتُ، وَالصِّنْفُ الثَّالِثُ: يَنْتَمِي إِلَى أَبَوَيِ الْمَيِّتِ وَهُمْ أَوْلَادُ الْأَخَوَاتِ وَبَنَاتُ الْإِخْوَةِ وَبَنُو الْإِخْوَةِ لِأُمٍّ، وَالصِّنْفُ الرَّابِعُ: يَنْتَمِي إِلَى جَدَّيِ الْمَيِّتِ أَوْ جَدَّتَيْهِ وَهُمُ الْعَمَّاتُ وَالْأَعْمَامُ لِأُمٍّ وَالْأَخْوَالُ وَالْخَالَاتُ، فَهٰؤُلَاءِ وَكُلُّ مَنْ يُدْلِي بِهِمْ مِنْ ذَوِي

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْحَامِ.﴾

ذوی الارحام کی چار اصناف ہیں:

صنف اول: جو میت کی طرف منسوب ہوں، جیسے: نواسے، نواسیاں، بیٹے کے نواسے، نواسیاں

صنف دوم: جن کی طرف میت منسوب ہو، جیسے: فاسد اجداد، فاسدہ جدات.

صنف سوم: جو میت کے والدین کی طرف منسوب ہوں، جیسے: بھانجا، بھانجی، بھتیجی، اخیافی بھتیجے۔(خیال رہے کہ بھتیجا عصبہ بن سکتا ہے، دیکھیں:"باب العصبات"میں "عصبہ بنفسہ" کی تعریف)

صنف چہارم: جو میت کے جد یا جدہ کی طرف منسوب ہوں، جیسے: پھوپھیاں، اخیافی چچے، ماموں، خالائیں۔

یہ چاروں اصناف اور جو بھی ان کی وساطت سے میت کی طرف منسوب ہوں وہ ذوی الارحام ہیں۔

﴿رَوَى أَبُوْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ أَقْرَبَ الْأَصْنَافِ الصِّنْفُ الثَّانِيْ، وَأَنْ عَلَوْا، ثُمَّ الْأَوَّلُ وَأَنْ سَفَلُوْا، ثُمَّ الثَّالِثُ وَأَنْ نَزَلُوْا، ثُمَّ الرَّابِعُ وَأَنْ بَعُدُوْا، وَرَوٰى أَبُوْيُوْسُفَ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ أَقْرَبَ الْأَصْنَافِ اَلصِّنْفُ الْأَوَّلُ، ثُمَّ الثَّانِيْ، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، كَتَرْتِيْبِ الْعَصَبَاتِ، وَهُوَ الْمَأْخُوْذُ بِهِ، وَعِنْدَهُمَا الصِّنْفُ الثَّالِثُ مُقَدَّمٌ عَلَى الْجَدِّ، أَبِ الْأُمِّ، لِأَنَّ عِنْدَهُمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ أَوْلٰى مِنْ فَرْعِهِ وَفَرْعُه وَأَنْ سَفَلَ أَوْلٰى مِنْ أَصْلِهِ.﴾

ابوسلیمان نے محمد بن حسن کے واسطہ سے امام ابوحنیفہؒ سے نقل کیا کہ صنف دوم، اوپر تک، تمام اصناف پر مقدم ہے، پھر اول، نیچے تک، اس کے بعد صنف سوم، نیچے تک، اور آخر میں صنف چہارم، اوپر تک، جبکہ امام ابو یوسفؒ اور حسن بن زیادؒ نے اور ابن سماعہ نے محمد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن حسن کی وساطت سے ابوحنیفہؒ نے نقل کیا کہ عصبات کی ترتیب کی طرح (ذوی الارحام) میں صنف اول میراث کی زیادہ مستحق ہے پھر بالترتیب دوسری، تیسری، چوتھی اور اسی پر فتوی ہے۔

صاحبینؒ کے نزدیک قسم سوم، جد فاسد (یعنی قسم دوم) سے مقدم ہے (وجہ:) قسم سوم کا اصل اپنی فرع سے اولی ہے جبکہ قسم ثانی کی فرع، نیچے تک، اپنی اصل پر مقدم ہے۔ (میراث کا ضابطہ یہ ہے کہ اصل فرع پر مقدم ہو، یہ ضابطہ قسم سوم پر منطبق ہوتا ہے اسلئے وہ مقدم ہوگی۔)

وضاحت: صنف دوم: جن کی طرف میت منسوب ہو، جیسے: فاسد اجداد، فاسدہ جدات۔

صنف سوم: جو میت کے والدین کی طرف منسوب ہوں، جیسے: بھانجا۔

صنف دوم میں نانا (فرع) پڑنانے (اصل) سے مقدم ہے جبکہ صنف سوم میں بھانجا (اصل) اپنی اولاد (فرع) سے مقدم ہے، تو میراث کا قانون، یعنی اصل کا فرع پر مقدم ہونا، قسم سوم پر منطبق ہوتا ہے۔

فَصْلٌ فِی الصِّنْفِ الْأَوَّلِ

صنف اول کے احکام

﴿أَوْلٰهُمْ بِالْمِيْرَاثِ أَقْرَبُهُمْ اِلَى الْمَيِّتِ، كَبِنْتِ الْبِنْتِ، فَاِنَّهَا أَوْلٰى مِنْ بِنْتِ بِنْتِ الْاِبْنِ، وَاِنِ اسْتَوَوْا فِي الدَّرَجَةِ فَوَلَدُ الْوَارِثِ أَوْلٰى مِنْ وَلَدِ ذَوِي الْاَرْحَامِ، كَبِنْتِ بِنْتِ الْاِبْنِ فَاِنَّهَا أَوْلٰى مِنَ ابْنِ بِنْتِ الْبِنْتِ.﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صنف اول میں درجہ میں میت کا قریب تر میراث کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا، جیسے نواسی جو بیٹے کی نواسی سے اولی ہوگی، اگر وہ درجہ میں مساوی ہوں تو وارث کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد سے زیادہ مستحق ہوگی، جیسے: پوتی کی بیٹی جو نواسی کے بیٹے سے اولی ہوگی۔

(2) میت		(1) میت	
بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹی
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹا	بیٹی	بیٹی	(وارث)
(محجوب)	(وارث)	(محجوب)	

(پہلی مثال میں قریب تر وارث ہے اور دوسری مثال میں وارث کی اولاد)

﴿وَأَنِ اسْتَوَتْ دَرَجَاتُهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ وَلَدُ الْوَارِثِ أَوْ كَانَ كُلُّهُمْ يُدْلُوْنَ بِوَارِثٍ، فَعِنْدَ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ يُعْتَبَرُ أَبْدَانُ الْفُرُوْعِ، وَيُقْسَمُ الْمَالُ عَلَيْهِمْ سَوَاءً اتَّفَقَتْ صِفَةُ الْأُصُوْلِ فِي الذُّكُوْرَةِ وَالْأُنُوْثَةِ أَوِ اخْتَلَفَتْ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْتَبِرُ أَبْدَانَ الْفُرُوْعِ، أَنِ اتَّفَقَتْ صِفَةُ الْأُصُوْلِ مُوَافِقًا لَّهُمَا وَيَعْتَبِرُ الْأُصُوْلَ أَنِ اخْتَلَفَتْ صِفَاتُهُمْ وَيُعْطِي الْفُرُوْعَ مِيْرَاثَ الْأُصُوْلِ مُخَالِفًا لَّهُمَا كَمَا أَذَا تَرَكَ ابْنَ بِنْتٍ وَبِنْتَ بِنْتٍ، عِنْدَهُمَا يَكُوْنُ الْمَالُ بَيْنَهُمَا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَذَالِكَ، لِأَنَّ صِفَةَ الْأُصُوْلِ مُتَّفِقَةٌ، وَلَوْ تَرَكَ بِنْتَ ابْنِ بِنْتٍ وَّابْنَ بِنْتِ بِنْتٍ، عِنْدَهُمَا الْمَالُ بَيْنَ الْفُرُوْعِ أَثْلَاثًا بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ، ثُلُثَاهُ لِلذَّكَرِ وَثُلُثُهُ لِلْأُنْثٰى، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمَالُ بَيْنَ الْأُصُوْلِ، أَعْنِيْ فِي الْبَطْنِ الثَّانِيْ أَثْلَاثًا، ثُلُثَاهُ لِبِنْتِ ابْنِ الْبِنْتِ نَصِيْبُ أَبِيْهَا، وَثُلُثُهُ لِابْنِ بِنْتِ الْبِنْتِ نَصِيْبُ أُمِّهِ.﴾

جب صنف اول کے ورثاء درجہ میں برابر ہوں اور غیر وارث کی اولاد ہوں یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سارے وارث کے واسطہ سے ہوں تو ابو یوسفؒ اور حسن بن زیادؒ کے نزدیک فروع کے ابدان کا اعتبار کر کے ان پر مال تقسیم کر دیا جائے گا، خواہ ان کے اصول مذکر و مؤنث ہونے میں متفق ہوں یا مختلف، امام محمدؒ بھی ان دونوں کی موافقت کرتے ہوئے فروع کے ابدان کا اعتبار کرتے ہیں بشرطیکہ ان کے اصول کی صفت متحد ہو، اور اگر صفت مختلف ہو تو امام محمدؒ، ابو یوسفؒ اور حسنؒ کی مخالفت کرتے ہوئے فروع کو اصول کا حصہ دیتے ہیں، جیسے:

میت

بیٹی	بیٹی
بیٹا	بیٹی

امام ابو یوسف اور امام حسن کے نزدیک ابدان کا اعتبار کر کے مال 1,2 کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا اور اسی طرح امام محمدؒ کے نزدیک بھی کیونکہ اصول کی صفت متفق ہے، اور

میت

	بیٹی	بیٹی
(بطن ثانی)	بیٹا	بیٹی
	بیٹی	بیٹا

اس صورت میں امام ابو یوسفؒ اور امام حسنؒ کے نزدیک تو ابدان کا ہی اعتبار کر کے مال کے تین حصے بنا کر فروع میں تقسیم کیا جائے گا، دو ثلث (2/3) بیٹے کو اور ثلث (1/3) بیٹی کو لیکن امام محمدؒ کے نزدیک ترکہ بطن ثانی میں تقسیم کیا جائے گا (جہاں اصول کی صفت مختلف ہوئی ہے) اور نتیجتاً بیٹی کو اپنے باپ کا حصہ دو ثلث 2/3 اور بیٹے کو اپنی ماں کا حصہ ایک ثلث (1/3) ملے گا۔

﴿وَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذَا كَانَ فِي أَوْلَادِ الْبَنَاتِ بُطُونٌ مُخْتَلِفَةٌ، يُقْسَمُ الْمَالُ عَلٰى أَوَّلِ بَطْنٍ اخْتَلَفَ فِي الْأُصُولِ، ثُمَّ يُجْعَلُ الذُّكُورُ طَائِفَةً وَالْإِنَاثُ طَائِفَةً بَعْدَ الْقِسْمَةِ، فَمَا أَصَابَ الذُّكُورَ يُجْمَعُ وَيُقْسَمُ عَلٰى أَعْلَى الْخِلَافِ الَّذِي وَقَعَ فِي أَوْلَادِهِمْ، وَكَذٰلِكَ مَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَصَابَ الْأُنَاثَ، وَهٰكَذَا يُعْمَلُ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ:

میت

1	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
2	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
3	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
4	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت
5	بنت	بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	بنت
6	بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت

جب بیٹیوں کی اولاد میں مختلف بطون ہوں تو امام محمدؒ کے ہاں ترکہ اس بطن میں تقسیم کیا جائے گا جس میں اختلاف ہوا، اس تقسیم کے بعد مذکروں اور مؤنثوں کے علیحدہ علیحدہ گروپ بنا لئے جائیں گے، مذکر گروپ کے حصوں کے مجموعہ کو ان کی اولاد میں اس بطن میں تقسیم کیا جائے گا جہاں اختلاف ہوا، اسی طرح مؤنث گروپ کے حصوں کی تقسیم ہوگی، یہی عمل آخر تک جاری ہوگا شکل یہ ہوگی (وضاحت میں دیکھیں)

وضاحت:

میت 15X4=60

بطن												
1	[بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت] 9×4=36	[ابن ابن ابن] 6×4=24										
2	[بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت] 9×4=36	[بنت بنت بنت] 6×4=24										
3	[بنت بنت بنت بنت بنت بنت] 18	[ابن ابن ابن] 18	[بنت بنت] 12	[ابن] 12								
4	[بنت بنت بنت] 6	[ابن ابن ابن] 12	[بنت بنت] 9	[ابن] 9	[بنت بنت] 12	[بنت] 12						
5	[بنت بنت] 3	[ابن] 3	[ابن] 6	[بنت بنت] 6	[بنت بنت] 9	[بنت] 9	[بنت] 4	[ابن] 8	[بنت] 12			
6	[بنت] 1	[ابن] 2	[بنت] 3	[بنت] 6	[ابن] 4	[بنت] 2	[ابن] 6	[بنت] 3	[بنت] 9	[بنت] 4	[بنت] 8	[بنت] 12

ابو یوسف: 1 2 1 1 2 1 2 1 1 1 1 1

15

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: متن اور وضاحت میں دیئے گئے جدول میں بطن 5، 6 میں معمولی فرق نظر آرہا ہے، وہ اس لئے کہ میں نے تفہیم کیلئے ہر بطن میں نمبر 4 بیٹی یا بیٹے کو نمبر 5 کی جگہ اور نمبر 5 کو نمبر 4 کی جگہ رکھ دیا، پہلے چاروں بطون میں نمبر 4 اور نمبر 5 میں اتفاق ہونے کی وجہ سے کوئی فرق نظر نہیں آرہا۔

پہلے بطن میں ''9'' بیٹیاں ہیں اور ''3'' بیٹے، مسئلہ ''15'' سے بنا، دو گروپ بنائے، بیٹیوں کے گروپ کو ''9'' اور بیٹوں کے گروپ کو ''6'' دیئے، دوسرا بطن صفت میں متحد ہے لہذا ''9'' اور ''6'' ان کی طرف منتقل ہوگئے، تیسرے بطن میں ہر ایک گروپ کے دو دو گروپ بن گئے، ''9'' کے نیچے ''6'' بیٹیاں اور ''3'' بیٹے ہیں، جن کا مسئلہ ''12'' سے بنا، ''12'' اور ''9'' میں توافق بالثلث ہے اسلئے ''12'' کے وفق ثلث ''4'' کو اصل مسئلہ اور اس سے نکلنے والے حصوں سے ضرب دی، پھر آخر تک تقسیم صحیح ہوتی گئی، خود حل کرلیں، اگر آپ کو سمجھ آجائے، ان شاء ربی عزوجل، تو میرے لئے دعا کر دینا۔ (مؤلف)

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چھٹے بطن کی فروع کو دیکھ کر مسئلہ ''15'' سے بنے گا، ہر بیٹے کو ''2'' اور ہر بیٹی کو ''1'' ملے گا۔

﴿وَكَذَالِكَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَأْخُذُ الصِّفَةَ مِنَ الْأَصْلِ حَالَ الْقِسْمَةِ عَلَيْهِ وَالْعَدَدَ مِنَ الْفُرُوْعِ كَمَا أِذَا تَرَكَ ابْنَىْ بِنْتِ بِنْتٍ بِنْتٍ وَبِنْتَ ابْنِ بِنْتِ بِنْتٍ وَبِنْتَىْ بِنْتِ ابْنِ بِنْتٍ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ: میت

بنتٍ	بنتٍ	بنتٍ
بنتٍ	بنتٍ	ابنٍ
بنتٍ	ابنٍ	بنتٍ
ابْنَىْ	بنتٌ	بِنْتَىْ

عِنْدَ أَبِىْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْسَمُ الْمَالُ بَيْنَ الْفُرُوْعِ أَسْبَاعًا بِاعْتِبَارِ أَبْدَانِهِمْ، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْسَمُ الْمَالُ عَلٰى أَعْلَى الْخِلَافِ، أَعْنِىْ فِى الْبَطْنِ الثَّانِىْ أَسْبَاعًا بِاعْتِبَارِ عَدَدِ الْفُرُوْعِ فِى الْأُصُوْلِ، أَرْبَعَةُ أَسْبَاعِهٖ لِبِنْتَىْ بِنْتِ ابْنِ الْبِنْتِ نَصِيْبُ جَدِّهِمَا وَثَلَاثَةُ أَسْبَاعِهٖ وَهُوَ نَصِيْبُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْبِنْتَيْنِ يُقْسَمُ عَلَى وَلَدَيْهِمَا، أَعْنِيُ فِي الْبَطْنِ الثَّالِثِ أَنْصَافًا، نِصْفُهُ لِبِنْتِ ابْنِ بِنْتِ الْبِنْتِ نَصِيبُ أَبِيهَا وَالنِّصْفُ الْآخَرُ لِابْنَي بِنْتِ بِنْتِ الْبِنْتِ نَصِيبُ أُمِّهِمَا وَتَصِحُّ الْمَسْئَلَةُ مِنْ ثَمَانِيَةٍ وَّعِشْرِيْنَ وَقَوْلُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَشْهَرُ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي جَمِيْعِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى.﴾

(جب فروع میں تعدد پایا جائے تو) تقسیم کے وقت امام محمدؒ صفت میں اصل کا اور تعداد میں فرع کا اعتبار کرتے ہیں جیسے ایک آدمی نے (اپنے رشتہ داروں میں) نواسی کے دو نواسے، نواسی کی پوتی اور نواسے کی دو نواسیاں چھوڑیں (شکل متن اور وضاحت میں دیکھیں)

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فروع کے ابدان کا اعتبار کر کے مال کے سات حصے کر کے فروع میں تقسیم کر دیا جائے گا (ہر بیٹے کو "2" اور ہر بیٹی کو "1" ملے گا) جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک اصول میں پہلے اختلاف یعنی بطن ثانی میں فروع کی تعداد کو دیکھ کر مال کے سات حصے کر لئے جائیں گے، جن میں سے چار حصے دو بیٹیوں کے ہوں گے جو ان کے نانا کا حصہ ہے (اور بطن ثانی کی دو بیٹیوں کا ایک گروپ بنالیا) ان کا حصہ "3" بطن ثالث میں ان کی بیٹی اور بیٹے پر نصف نصف تقسیم کیا جائے گا (کیونکہ دو بیٹیوں کی وجہ سے بطن ثالث کی بنت دو بیٹیاں متصور ہو گی) نصف بیٹی کو ملے گا جو اس کے باپ کا حصہ ہے اور نصف دو بیٹوں کو ملے گا جو ان کی ماں کا حصہ ہے، اس مسئلہ کی تصحیح 28 سے ہو گی (کیونکہ بطن ثالث کی دو بنت اور ابن کا مسئلہ "4" سے بنا جبکہ ان کا حصہ "3" ہے، مباینت کی وجہ سے "4" کو اصل مسئلہ "7" سے ضرب دی) تمام ذوی الارحام میں امام محمدؒ کا قول امام ابو حنیفہؒ سے مشہور ترین روایت ہے اور اسی پر فتوی ہے۔

وضاحت: امام محمدؒ کے نزدیک: شکل متن میں دیکھ کر اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ وضاحت میں تفہیم کیلئے مختلف بطون میں فاصلہ اور اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میت 7×4=28

بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹی (گویا2)	بیٹی	بیٹا (گویا2)
3×4=12		4×4=16
بیٹی (گویا2)	بیٹا	بیٹی (گویا2)
6	6	16
2 بیٹے	بیٹی	2 بیٹیاں
6	6	16

فصل

﴿عُلَمَاءُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْتَبِرُوْنَ الْجِهَاتِ فِى التَّوْرِيْثِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْتَبِرُ الْجِهَاتِ فِى أَبْدَانِ الْفُرُوْعِ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُ اللّٰهُ يَعْتَبِرُ الْجِهَاتِ فِى الْأُصُوْلِ كَمَا إِذَا تَرَكَ بِنْتَى بِنْتِ بِنْتٍ وَهُمَا أَيْضًا بِنْتَا ابْنِ بِنْتٍ وَّابْنَ بِنْتِ بِنْتٍ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ: میت

بنتٍ	بنتٍ	بنتٍ
بنتٍ	ابنٍ	بنتٍ
	بِنْتَى	ابْنَ

عِنْدَ أَبِى يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَكُوْنُ الْمَالُ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا، وَصَارَ كَأَنَّهُ تَرَكَ أَرْبَعَ بَنَاتٍ وَابْنًا، ثُلُثَاهُ لِلْبِنْتَيْنِ وَثُلُثُهُ لِلْإِبْنِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْسَمُ الْمَالُ بَيْنَهُمْ عَلٰى ثَمَانِيَةٍ وَّعِشْرِيْنَ سَهْمًا، لِلْبِنْتَيْنِ اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ سَهْمًا؛ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا مِنْ قِبَلِ أَبِيْهَا وَسِتَّةُ أَسْهُمٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهَا وَلِلْإِبْنِ سِتَّةُ أَسْهُمٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ.﴾

(جب بعض ذوی الارحام کے رشتے کی قوت دو جانب سے ہو اور بعض کی ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے تو) ہمارے علماء وارث بنانے میں جہات کا خیال تو رکھتے ہیں، لیکن ابو یوسفؒ جہات کا اعتبار فروع میں کرتے ہیں جبکہ امام محمدؒ اصول میں، جیسے ایک آدمی کے ورثاء اس کی نواسی کی دو بیٹیاں، جو اس کے نواسے کی بیٹیاں بھی ہیں، اور نواسی کا بیٹا (شکل متن اور وضاحت میں دیکھیں)

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دو بیٹیوں کو (بوجہ دو جہات) چار تصور کریں گے اور مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا (یعنی دو حصے چار بیٹیوں کے اور ایک حصہ ایک بیٹے کا) دو ثلث (2/3) دو بیٹیوں کو اور ایک ثلث (1/3) بیٹے کو ملے گا، لیکن (سابقہ طریقے کے مطابق) امام محمدؒ کے ہاں مال دوسرے بطن میں تقسیم کیا جائے گا، (بذریعہ تصحیح) مال کے 28 حصے بنیں گے، دو بیٹیوں کو 22 ملے گا جن میں سے 16 حصے باپ کی طرف سے اور 6 حصے ماں کی طرف سے جبکہ بیٹے کو 6 حصے ماں کی طرف سے ملیں گے۔

❁**وضاحت**: امام محمدؒ کے نزدیک:

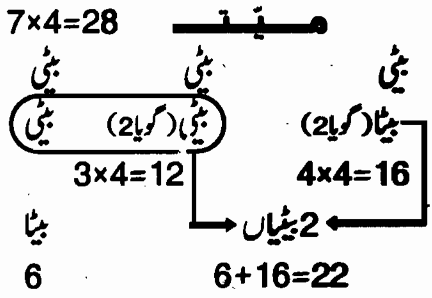

دوسرے بطن میں مسئلہ "7" سے بنا، "4" بیٹے کو اور "3" بیٹیوں کو دے کر ان کا ایک گروپ بنالیا جبکہ ان کے ورثاء دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کا مسئلہ "4" سے بنا، مباینت کی وجہ سے "4" کو ضرب دی۔

❁……❁……❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَصْلٌ فِی الصِّنْفِ الثَّانِیْ

صنف ثانی کے احکام

﴿أَوْلٰهُمْ بِالْمِيْرَاثِ أَقْرَبُهُمْ اِلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَيِّ جِهَةٍ كَانَ، وَعِنْدَ الْإِسْتِوَاءِ فَمَنْ كَانَ يُدْلِيْ بِوَارِثٍ فَهُوَ أَوْلٰى، كَأَبِ أُمِّ الْأُمِّ أَوْلٰى مِنْ أَبِ أَبِ الْأُمِّ عِنْدَ أَبِيْ سُهَيْلِ الْفَرَائِضِيْ وَأَبِيْ فَضْلِ الْخَصَّافِ وَعَلِيِّ بْنِ عِيْسٰى الْبَصْرِيِّ، وَلَاتَفْضِيْلَ لَهُ عِنْدَ أَبِيْ سُلَيْمَانَ الْجُرْجَانِيِّ وَأَبِيْ عَلِي الْبُسْتِي، وَأَنِ اسْتَوَتْ مَنَازِلُهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مَنْ يُدْلِيْ بِوَارِثٍ أَوْ كَانَ كُلُّهُمْ يُدْلُوْنَ بِوَارِثٍ وَّاتَّفَقَتْ صِفَةُ مَنْ يُدْلُوْنَ بِهِمْ وَاتَّحَدَتْ قَرَابَتُهُمْ فَالْقِسْمَةُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى أَبْدَانِهِمْ، وَأَنِ اخْتَلَفَتْ صِفَةُ مَنْ يُدْلُوْنَ بِهِمْ يُقْسَمُ الْمَالُ عَلٰى أَوَّلِ بَطْنٍ اخْتَلَفَ كَمَا فِي الصِّنْفِ الْأَوَّلِ وَأَنِ اخْتَلَفَتْ قَرَابَتُهُمْ فَالثُّلُثَانِ لِقَرَابَةِ الْأَبِ وَهُوَ نَصِيْبُ الْأَبِ وَالثُّلُثُ لِقَرَابَةِ الْأُمِّ وَهُوَ نَصِيْبُ الْأُمِّ، ثُمَّ مَا أَصَابَ لِكُلِّ فَرِيْقٍ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ كَمَا لَوِ اتَّحَدَتْ قَرَابَتُهُمْ.﴾

(صنف ثانی یعنی فاسد اجداد اور جدات میں پانچ صورتیں ہیں)(1) میت سے قریب تر میراث کا مستحق ہوگا، خواہ وہ کسی جانب سے ہو، البتہ(2) (استواء درجات کے وقت) ابوسہیل فرائضی، ابوفضل خصاف اور علی بن عیسی بصری کے نزدیک وارث کی وساطت سے منسوب ہونے والا اولی ہوگا، جیسے نانی کا باپ نانے کے باپ پر مقدم ہو گا (کیونکہ نانی وارث ہے اور نانا ذوی الارحام میں سے ہے) جبکہ ابوسلیمان جرجانی اور ابوعلی بستی کے نزدیک منسوب بالوارث کو منسوب بلاوارث پر کوئی ترجیح نہیں، (3) جب درجہ میں برابر ہوں، غیر وارث کی وساطت سے ہوں یا وارث کی وساطت سے اور (ان کے اصول، جن کے ذریعے وہ منسوب ہیں، صفت اور قرابت میں متحد ہوں تو ان کے ابدان پر (للذکر مثل حظ الانثیین) ترکہ کی تقسیم ہوگی، (4) اگر واسطوں کی صفت مختلف ہو تو اس

www.KitaboSunnat.com

اول پشت پر ترکہ کی تقسیم ہوگی جہاں اختلاف ہوا جیسا کہ صنف اول میں گزر چکا ہے،

(5) اور اگر قرابت کے شروع میں ہی اختلاف ہو جائے تو دو ثلث باپ کی قرابت کیلئے ہوگا، جو دراصل ان کے باپ کا حصہ ہے، اور ایک ثلث ماں کی قرابت کیلئے، جو ان کی ماں کا حصہ ہے، پھر جو کچھ فریق کے حصے میں آئے گا وہ ان میں ایسے تقسیم کیا جائے گا جیسے قرابت میں متحد فریق میں مال تقسیم کیا جاتا ہے۔

وضاحت:

تیسری حالت کی مثال	چوتھی حالت کی مثال	پانچویں حالت کی مثال
میت	میت	میت
ماں	ماں	باپ ماں
باپ	باپ	ماں باپ
ماں	باپ ماں	باپ باپ
باپ ماں	باپ باپ	ماں ماں
2 1	2 1	2 1

چوتھی حالت میں ترکہ تیسری پشت میں تقسیم ہوکر اور پانچویں حالت میں پہلی پشت میں تقسیم ہوکر آخری پشتوں کی طرف منتقل ہوگا، یہ دونوں حالتیں ملتی جلتی ہیں، چوتھی حالت عام ہے اور پانچویں خاص، اگر آگے مزید فریق ہوں تو:

	میت 3×3=9
ماں	ماں
باپ	باپ
ماں	باپ
1×3=3	2×3=6
باپ	ماں ماں
2	1 6

تیسرے بطن کا مسئلہ "3" سے بنا، "1" ماں کو ملا، جو اس کے باپ اور ماں کا حصہ ہے جن کا مسئلہ "3" سے بنتا ہے، اسلئے "3" کو ضرب دی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَصْلٌ فِي الصِّنْفِ الثَّالِثِ

تیسری قسم کے احکام

﴿الْحُكْمُ فِيهِمْ كَالْحُكْمِ فِي الصِّنْفِ الْأَوَّلِ أَعْنِي أَوْلٰهُمْ بِالْمِيْرَاثِ أَقْرَبُهُمْ إِلَى الْمَيِّتِ، وَإِنِ اسْتَوَوْا فِي الْقُرْبِ، فَوَلَدُ الْعَصَبَةِ أَوْلٰى مِنْ وَلَدِ ذَوِي الْأَرْحَامِ، كَبِنْتِ ابْنِ الْأَخِ وَابْنِ بِنْتِ الْأُخْتِ، كِلَاهُمَا لِأَبٍ وَأُمٍّ أَوْ أَحَدُهُمَا لِأَبٍ وَأُمٍّ وَالْآخَرُ لِأَبٍ، الْمَالُ كُلُّهُ لِبِنْتِ ابْنِ الْأَخِ لِأَنَّهَا وَلَدُ الْعَصَبَةِ، وَلَوْ كَانَا لِأُمٍّ الْمَالُ بَيْنَهُمَا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَالُ بَيْنَهُمَا أَنْصَافًا بِاعْتِبَارِ الْأُصُوْلِ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ: مــيــت

الأخ لأم	الأخت لأم
ابن	بنت
بنت	ابن﴾

(صنف سوم یعنی جو میت کے والدین کی طرف منسوب ہوں، جیسے: بھانجا) کا حکم بھی وہی ہے جو صنف اول میں لاگو ہوتا تھا یعنی میت سے قریب تر اولی بالمیراث ہوگا۔ درجہ قرابت میں مساوی ہونے کی صورت میں عصبہ کی اولاد، ذوی الارحام کی اولاد سے مقدم ہوگی، جیسے بھتیجے کی بیٹی اور بھانجی کا لڑکا، یہ دونوں عینی ہوں یا علاتی یا ایک عینی ہو اور دوسرا علاتی، جمیع مال بھتیجے کی بیٹی کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ کی اولاد ہے (اور بھانجی ذوی الارحام میں سے ہے)، اگر یہی ذوی الارحام اخیافی بہن بھائی کی اولاد ہوں تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فروع کے ابدان کا اعتبار کر کے مال للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کر دیا جائے گا، جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک اصول کا اعتبار کر کے ہر ایک کو نصف نصف ملے گا، صورت یہ ہوگی: مــيــت

اخیافی بھائی	اخیافی بہن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

	بیٹا	بیٹی
	بیٹی	بیٹا
امام ابو یوسفؒ کے نزدیک:	1	2
• امام محمدؒ کے نزدیک:	1	1

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فروع کو سامنے رکھ کر مسئلہ "3" سے بنے گا، "1" بیٹی کو اور "2" بیٹے کو ملے گا، جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک اصول میں مسئلہ "2" سے بنے گا کیونکہ اخیافی بہن بھائی تقسیم میں برابر ہوتے ہیں، ایک ایک حصہ ملا جو تیسرے بطن کی طرف منتقل ہو گیا۔

﴿وَإِنِ اسْتَوَوْا فِي الْقُرْبِ وَلَيْسَ فِيهِمْ وَلَدُ عَصَبَةٍ أَوْ كَانَ كُلُّهُمْ أَوْلَادَ الْعَصَبَاتِ أَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْلَادَ الْعَصَبَاتِ وَبَعْضُهُمْ أَوْلَادَ أَصْحَابِ الْفَرَائِضِ، فَأَبُويُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْتَبِرُ الْأَقْوٰى، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقْسِمُ الْمَالَ عَلَى الْأُخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ مَعَ اعْتِبَارِ عَدَدِ الْفُرُوْعِ وَالْجِهَاتِ فِي الْأُصُوْلِ، فَمَا أَصَابَ كُلَّ فَرِيْقٍ يُقْسَمُ بَيْنَ فُرُوْعِهِمْ كَمَا فِي الصِّنْفِ الْأَوَّلِ، كَمَا إِذَا تَرَكَ ثَلَاثَ بَنَاتِ أُخْوَةٍ مُتَفَرِّقِيْنَ وَثَلٰثَةَ بَنِيْنَ وَثَلٰثَ بَنَاتِ أَخَوَاتٍ مُتَفَرِّقَاتٍ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ:

میت

اخ لأب وام	اخ لأب	اخ لأم	اخت لأب وام	اخت لأب	اخت لأم
بنت	بنت	بنت	ابن بنت	ابن بنت	ابن بنت

عِنْدَ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْسَمُ كُلُّ الْمَالِ بَيْنَ فُرُوْعِ بَنِي الْأَعْيَانِ ثُمَّ بَيْنَ فُرُوْعِ بَنِي الْعَلَّاتِ ثُمَّ بَيْنَ فُرُوْعِ بَنِي الْأَخْيَافِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ أَرْبَاعًا بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُقْسَمُ ثُلُثُ الْمَالِ بَيْنَ فُرُوْعِ بَنِي الْأَخْيَافِ عَلَى السَّوِيَّةِ أَثْلَاثًا لِاسْتِوَاءِ أُصُوْلِهِمْ فِي الْقِسْمَةِ، وَالْبَاقِي بَيْنَ فُرُوْعِ بَنِي الْأَعْيَانِ أَنْصَافًا لِاعْتِبَارِ عَدَدِ الْفُرُوْعِ فِي الْأُصُوْلِ، نِصْفُهُ لِبِنْتِ الْأَخِ نَصِيْبُ أَبِيْهَا وَالنِّصْفُ الْآخَرُ بَيْنَ وَلَدَيِ الْأُخْتِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ بِاعْتِبَارِ الْأَبْدَانِ وَتَصِحُّ مِنْ تِسْعَةٍ.﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ درجہ قرابت میں برابر ہوں اور ان میں کوئی عصبہ کی اولاد نہ ہو یا سارے عصبہ کی وساطت سے ہوں یا بعض عصبہ کی اولاد ہوں جبکہ بعض اصحاب الفرائض کی، تو ابو یوسفؒ قرابت میں اقوی کا اعتبار کرتے ہیں، جبکہ امام محمدؒ فروع کی تعداد اور جہات کو سامنے رکھ کر مال کو اصول، جہاں اختلاف ہوا، میں تقسیم کرتے ہیں، نتیجتاً صنف اول کے طریق کار کے مطابق ہر فریق کا حصہ اس کی فروع میں تقسیم کیا جائے گا، جیسے کوئی میت تین متفرق بھائیوں کی تین بیٹیاں اور تین متفرق بہنوں کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑ جائے، صورت یہ ہوگی (متن اور وضاحت میں دیکھیں)

تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تمام مال عینی بہن بھائیوں کی اولاد کو ملے گا، وہ نہ ہوں تو علاتیوں کی فروع کو، وہ نہ ہوں تو اخیافیوں کی اولاد کو، (اب عینیوں کی اولاد: بیٹا، بیٹی، بیٹی، میں ابدان کے اعتبار سے) مسئلہ "4" سے بنے گا اور للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی۔

جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک (پہلے اصول میں مال کی تقسیم یوں ہوگی کہ) اخیافی بہن بھائیوں کو (ان کا فرضی حصہ) ثلث (1/3) ملے گا، جس کو تین حصوں میں منقسم کرکے (تین فروعات) میں برابر برابر بانٹ دیا جائے گا کیونکہ ان کے اصول تقسیم میں مساوی ہوتے ہیں۔ باقی (2/3) عینی بہن بھائیوں میں، فروع کی تعداد کے مطابق، نصف نصف کرکے تقسیم کیا جائے گا، نصف عینی بھتیجی کو ملے گا جو اس کے باپ کا حصہ ہے اور نصف عینی بھانجے اور بھانجی میں 1,2 کی نسبت سے تقسیم کیا جائے گا جو (دراصل) ان کی ماں کا حصہ ہے، مسئلہ کی تصحیح "9" سے ہوگی۔

وضاحت: امام محمدؒ کے نزدیک: **میت**

عینی بھائی عینی بہن (گویا 2) علاتی بھائی علاتی بہن اخیافی بھائی اخیافی بہن

عصبہ — محجوب — 1/3

2×3=6 — 0 — 1×3=3

3×3=9

بیٹی بیٹا بیٹی — بیٹی بیٹا بیٹی — بیٹی بیٹا بیٹی

3 2 1 — 0 0 0 — 1 1 1

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ "3" سے بنا، "1" اخیافیوں کی فروع کو ملا جو تین ہیں، تباین کی وجہ سے "3" سے ضرب دی، متن سمجھ کر باقی حصے خود تقسیم کرلیں۔

﴿وَلَوْ تَرَكَ ثَلٰثَ بَنَاتِ بَنِيْ اُخْوَةٍ مُتَفَرِّقِيْنَ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ:

میت

الأخ لأم	الأخ لأب	الأخ لأب وأم
ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت

اَلْمَالُ كُلُّهُ لِبِنْتِ ابْنِ الْاَخِ لِاَبٍ وَّاُمٍّ بِالْاِتِّفَاقِ لِاَنَّهَا وَلَدُ الْعَصَبَةِ وَلَهَا اَيْضًا قُوَّةُ الْقَرَابَةِ.﴾

اگر کوئی میت تین متفرق بھائیوں کی تین پوتیاں چھوڑ جائے جسکی شکل یہ ہے: (متن میں دیکھیں)، اس صورت میں سارا مال عینی بھائی کی پوتی کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ کی اولاد بھی ہے اور قرابت میں قوی بھی۔

www.KitaboSunnat.com

﴿فَصْلٌ فِي الصِّنْفِ الرَّابِعِ﴾

چوتھی قسم کے احکام

﴿اَلْحُكْمُ فِيْهِمْ اَنَّهُ اِذَا انْفَرَدَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ اِسْتَحَقَّ الْمَالَ كُلَّهُ لِعَدَمِ الْمُزَاحِمِ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا وَكَانَ حَيِّزُ قَرَابَتِهِمْ مُتَّحِدًا، كَالْعَمَّاتِ وَالْاَعْمَامِ لِاُمٍّ اَوِ الْاَخْوَالِ وَالْخَالَاتِ، فَالْاَقْوٰى مِنْهُمْ اَوْلٰى بِالْاَجْمَاعِ، اَعْنِيْ مَنْ كَانَ لِاَبٍ وَّاُمٍّ اَوْلٰى مِمَّنْ كَانَ لِاَبٍ وَّمَنْ كَانَ لِاَبٍ اَوْلٰى مِمَّنْ كَانَ لِاُمٍّ ذُكُوْرًا كَانُوْا اَوْ اَنَاثًا، وَاِنْ كَانُوْا ذُكُوْرًا اَوْ اَنَاثًا وَّاسْتَوَتْ قَرَابَتُهُمْ، فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ، كَعَمٍّ وَّعَمَّةٍ كِلَاهُمَا لِاُمٍّ اَوْ خَالٍ وَّخَالَةٍ كِلَاهُمَا لِاَبٍ وَّاُمٍّ اَوْ لِاَبٍ اَوْ لِاُمٍّ.﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صنف رابع (جو میت کے جد یا جدہ کی طرف منسوب ہوں) کے ذوی الارحام کا حکم: جب صرف ایک فرد ہو تو عدمِ مقابل کی وجہ سے تمام مال کا مستحق ہوگا، اگر وہ زیادہ ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو، جیسے اخیافی پھوپھیاں اور اخیافی چچے یا ماموں اور خالائیں، تو بالاتفاق تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھے بغیر عینی، علاتی سے اولی ہوگا اور علاتی، اخیافی پر مقدم ہوگا، اگر وہ (بعض مذکر اور بعض مؤنث ہونے کے ساتھ ساتھ) قوت قرابت میں مساوی ہوں تو ترکہ ان میں للذكر مثل حظ الأنثيين تقسیم کیا جائے گا، جیسے اخیافی چچا اور اخیافی پھوپھی یا عینی ماموں اور عینی خالہ یا دونوں علاتی ہوں یا اخیافی۔

وضاحت: میت

عینی ماموں	عینی خالہ	علاتی ماموں	علاتی خالہ	اخیافی ماموں	اخیافی خالہ
2	1	محجوب			
3					

﴿وَإِنْ كَانَ حَيِّزُ قَرَابَتِهِمْ مُخْتَلِفًا، فَلَا اعْتِبَارَ لِقُوَّةِ الْقَرَابَةِ، كَعَمَّةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَخَالَةٍ لِأُمٍّ أَوْ خَالَةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَعَمَّةٍ لِأُمٍّ، فَالثُّلُثَانِ لِقَرَابَةِ الْأَبِ وَهُوَ نَصِيبُ الْأَبِ وَالثُّلُثُ لِقَرَابَةِ الْأُمِّ وَهُوَ نَصِيبُ الْأُمِّ، ثُمَّ مَا أَصَابَ كُلَّ فَرِيقٍ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ كَمَا لَوِ اتَّحَدَ حَيِّزُ قَرَابَتِهِمْ.﴾

اگر ان کی قرابت کی جہت ہی مختلف ہو تو قوت قرابت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا، جیسے عینی پھوپھی اور اخیافی خالہ یا عینی خالہ اور اخیافی پھوپھی، بلکہ دو ثلث (2/3) باپ کی قرابت کو ملے گا، جو در اصل باپ کا حصہ ہے اور ایک ثلث (1/3) ماں کی قرابت کو، جو ماں کا حصہ ہے، پھر جو کچھ ہر فریق کے حصے میں آئے گا وہ ان میں ایسے تقسیم کیا جائے گا جیسے قرابت میں متحد فریق میں مال تقسیم کیا جاتا ہے۔

وضاحت: میت

3×3=9

عینی پھوپھی	عینی خالہ
2×3=6	1×3=3
بیٹا، بیٹی	بیٹی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4 2 3

باپ کا حصہ "2" پھوپھی کو اور ماں کا حصہ "1" خالہ کو ملا، "2" بیٹا اور بیٹی کے مسئلہ "3" پر پورا تقسیم نہیں ہوتا اسلئے ضرب دی۔

فَصلٌ فِی أَولَادِهِم

صنف رابع کی اولاد کے احکام

﴿اَلْحُکْمُ فِیهِمْ کَالْحُکْمِ فِی الصِّنْفِ الْأَوَّلِ أَعْنِیْ أَوْلٰهُمْ بِالْمِیْرَاثِ أَقْرَبُهُمْ اِلَی الْمَیِّتِ مِنْ أَیِّ جِهَةٍ کَانَ، وَاِنِ اسْتَوَوْا فِی الْقُرْبِ وَکَانَ حَیِّزُ قَرَابَتِهِمْ مُتَّحِدًا، فَمَنْ کَانَتْ لَهُ قُوَّةُ الْقَرَابَةِ فَهُوَ أَوْلٰی بِالْاِجْمَاعِ، وَاِنِ اسْتَوَوْا فِی الْقُرْبِ وَالْقَرَابَةِ وَکَانَ حَیِّزُ قَرَابَتِهِمْ مُتَّحِدًا فَوَلَدُ الْعَصَبَةِ أَوْلٰی، کَبِنْتِ الْعَمِّ وَابْنِ الْعَمَّةِ کِلَاهُمَا لِأَبٍ وَّأُمٍّ أَوْ لِأَبٍ، اَلْمَالُ کُلُّهُ لِبِنْتِ الْعَمِّ لِأَنَّهَا وَلَدُ الْعَصَبَةِ وَاِنْ کَانَ أَحَدُهُمْ لِأَبٍ وَّأُمٍّ وَّالْآخَرُ لِأَبٍ، اَلْمَالُ کُلُّهُ لِمَنْ کَانَ لَهُ قُوَّةُ الْقَرَابَةِ فِی ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ قِیَاسًا عَلٰی خَالَةٍ لِّأَبٍ، مَعَ کَوْنِهَا وَلَدَ ذِیْ رَحِمٍ هِیَ أَوْلٰی بِقُوَّةِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْخَالَةِ لِأُمٍّ، مَعَ کَوْنِهَا وَلَدَ الْوَارِثَةِ، لِأَنَّ التَّرْجِیْحَ لِمَعْنًی فِیْهِ وَهُوَ قُوَّةُ الْقَرَابَةِ أَوْلٰی مِنَ التَّرْجِیْحِ لِمَعْنًی فِی غَیْرِهٖ وَهُوَ الْاِدْلَاءُ بِالْوَارِثِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمَالُ کُلُّهُ لِبِنْتِ الْعَمِّ لِأَبٍ لِأَنَّهَا وَلَدُ الْعَصَبَةِ.﴾

(تنبیہ: ذوی الارحام کی اول الذکر تین اصناف کی طرح صنف رابع اپنی اولاد کو شامل نہیں کرتی اسلئے "فصل فی اولادھم" میں ان کے احکام علیحدہ ذکر کیے گئے۔)

صنف اول کا حکم صنف رابع کی اولاد میں نافذ ہوگا، یعنی میت کا قریب تر، خواہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی جانب سے ہو، اولی بالمیراث ہوگا، اگر وہ درجہ قرابت میں برابر ہوں تو بالاتفاق قرابت میں قوی میراث کا مستحق ہوگا، اگر وہ درجہ قرابت، قوت قرابت اور جہت قرابت میں متحد ہوں تو عصبہ کی اولاد مقدم ہوگی، جیسے عینی یا علاتی چچا کی بیٹی اور عینی یا علاتی پھوپھی کا بیٹا، (اس صورت میں) سارا مال بیٹی کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ کی اولاد ہے، اگر (چچا اور پھوپھی میں سے) ایک عینی ہو اور دوسرا علاتی تو ظاہر روایت کے مطابق مال اسے ملے گا جسے قوت قرابت حاصل ہوگی، اس کا قیاس اس اصول پر کریں گے کہ علاتی خالہ، اخیافی خالہ سے قوت قرابت کی وجہ سے میراث کی زیادہ مستحق ہے، حالانکہ اول الذکر ذی رحم (نانے) کی اور مؤخر الذکر وارثہ (نانی) کی اولاد ہے کیونکہ (قانون یہ ہے کہ) ذاتی وصف کی بناء پر ترجیح غیر میں کسی صفت کی بناء پر ترجیح سے اولی ہے، (یہاں) ذاتی وصف قوت قرابت ہے اور غیر میں کسی صفت سے مراد وارث کی وساطت ہے، البتہ بعض علماء کا خیال ہے کہ (اس صورت میں قوت قرابت کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر) سارا مال علاتی چچا کی بیٹی کو ملے گا (نہ کہ عینی پھوپھی کے بیٹے کو) کیونکہ بیٹی عصبہ کی اولاد ہے۔

﴿ وَأَنِ اسْتَوَوْا فِي الْقُرْبِ وَلٰكِنِ اخْتَلَفَ حَيِّزُ قَرَابَتِهِمْ فَلَا اعْتِبَارَ لِقُوَّةِ الْقَرَابَةِ وَلَا لِوَلَدِ الْعَصَبَةِ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ قِيَاسًا عَلٰى عَمَّةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ مَعَ كَوْنِهَا ذَاتَ الْقَرَابَتَيْنِ وَوَلَدَ الْوَارِثِ مِنَ الْجِهَتَيْنِ هِيَ لَيْسَتْ بِأَوْلٰى مِنَ الْخَالَةِ لِأَبٍ أَوْ لِأُمٍّ، لٰكِنَّ الثُّلُثَيْنِ لِمَنْ يُدْلِي بِقَرَابَةِ الْأَبِ فَيُعْتَبَرُ فِيهِمْ قُوَّةُ الْقَرَابَةِ ثُمَّ وَلَدُ الْعَصَبَةِ وَالثُّلُثُ لِمَنْ يُدْلِي بِقَرَابَةِ الْأُمِّ وَتُعْتَبَرُ فِيهِمْ قُوَّةُ الْقَرَابَةِ، ثُمَّ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا أَصَابَ كُلَّ فَرِيقٍ يُقْسَمُ عَلٰى أَبْدَانِ فُرُوعِهِمْ مَعَ اعْتِبَارِ عَدَدِ الْجِهَاتِ فِي الْفُرُوعِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْسَمُ الْمَالُ عَلٰى أَوَّلِ بَطْنٍ اخْتَلَفَ مَعَ اعْتِبَارِ عَدَدِ الْفُرُوعِ وَالْجِهَاتِ فِي الْأُصُولِ كَمَا فِي الصِّنْفِ. ﴾

(صنف رابع کی اولاد کے افراد) اگر درجہ قرابت میں مساوی ہوں لیکن ان کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جہت قرابت مختلف ہو (یعنی بعض باپ کی طرف سے اور بعض ماں کی طرف سے ہوں) تو ظاہر روایت کے مطابق قوت قرابت اور عصبہ کی اولاد کا اعتبار نہیں ہوگا، اس روایت کا اس بات پر قیاس کیا گیا کہ عینی پھوپھی، جو دو قرابتوں والی ہے اور دونوں جہات سے وارث کی اولاد ہے، علاتی یا اخیافی خالہ سے زیادہ حقدار نہیں، لہذا دو ثلث (2/3) اس فریق کو ملے گا جو باپ کی قرابت کی وساطت سے ہے (پھر یہ حصہ اس فریق میں) قوت قرابت وگرنہ عصبہ کی اولاد کا اعتبار کر کے تقسیم کیا جائے گا اور ایک ثلث (1/3) اس فریق کیلئے ہے جو ماں کے واسطے سے ہے، اس میں بھی قوت قرابت کا اعتبار ہوگا۔

اب امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہر فریق کا حصہ فروع میں انکی جہات کا اعتبار کر کے تقسیم کیا جائے گا جبکہ امام محمدؒ کے نزدیک فروع کی تعداد اور جہات کو سامنے رکھ کر پہلے مال اس بطن میں تقسیم ہوگا جہاں صفت مختلف ہوئی جیسا کہ صنف اول میں گزرا۔

وضاحت: **میت**

	خالہ	پھوپھو	
امام ابو یوسف کے نزدیک:	1	2	
امام محمد کے نزدیک:	1×3=3	2×3=6	
	بیٹی	بیٹی	بیٹا
امام محمد کے نزدیک:	3	4	2
	بیٹا	بیٹا — بیٹی	
	بیٹی	بیٹی	
امام محمد کے نزدیک:	3	2+4=6	
امام ابو یوسف کے نزدیک:	1	2	

خالہ اور پھوپھی کا مسئلہ "3" سے بنا، "2" باپ کی جہت کیلئے اور "1" ماں کی جہت کیلئے، امام یوسف کے نزدیک یہ حصے فروع میں تقسیم کردیئے جائیں گے، لیکن امام محمدؒ کے نزدیک "2" پہلے پہلے بطن (بیٹی اور بیٹا) میں تقسیم ہوگا، جن کا مسئلہ "3" سے بنا، مباینت کی وجہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے''3'' کوضرب دی، نتیـــجتـــا ''4'' بیٹے کواور''2'' بیٹی کوملا جو بیٹی کی طرف منتقل ہو گئے اور ماں کی جہت کیلئے''3'' بنا جو خالہ کے نواسے کی بیٹی کوملا۔

﴿ثُـمَّ يَنْتَقِلُ هٰذَا الْحُكْمُ اِلٰى جِهَةِ عُمُوْمَةِ اَبَوَيْهِ وَخُؤُوْلَتِهِمَا، ثُمَّ اِلٰى اَوْلَادِهِمْ، ثُمَّ اِلٰى جِهَةِ عُمُوْمَةِ اَبَوَىْ اَبَوَيْهِ وَخُؤُوْلَتِهِمَا، ثُمَّ اِلٰى اَوْلَادِهِمْ كَمَا فِي الْعَصَبَاتِ.﴾

(صنف رابع اور ان کی اولاد کے احکام کا تعلق میت کے چچوں، ماموں، پھوپھیوں، خالاؤں اوران کی اولاد سے تھا، ان کی عدم موجودگی میں) یہی حکم میت کے والدین کے چچوں، پھوپھیوں، ماموں اور خالاؤں کی طرف منتقل ہوگا، پھران کی اولاد کی طرف، پھر میت کے والدین میں سے ہرایک کے والدین کے چچوں اور ماموں کی طرف، بعدازاں ان کی اولاد کی طرف جیسا کہ عصبات میں تھا۔

وضاحت: میــت

باپ

باپ

عینی بھائی — عینی بہن

بیٹا — بیٹا

بیٹی — بیٹا

سارا مال بیٹی کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ کی اولاد ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَصْلٌ فِى الْخُنْثٰى

مخنث کے مسائل

﴿لِلْخُنْثٰى الْمُشْكِلِ أَقَلُّ النَّصِيْبَيْنِ أَعْنِىْ أَسْوَأَ الْحَالَيْنِ عِنْدَ أَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَصْحَابِهٖ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، كَمَا إِذَا تَرَكَ ابْنًا وَّبِنْتًا وَّخُنْثٰى، لِلْخُنْثٰى نَصِيْبُ بِنْتٍ لِأَنَّهٗ مُتَيَقَّنٌ.﴾

امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک خنثیٰ مشکل کو وہ حصہ ملے گا جو دو حصوں میں سے قلیل ہو یعنی دو حالتوں میں سے کمزور حالت کا اعتبار ہوگا، عام صحابہ ؓ کا یہی مسلک ہے اور احناف کا اسی پر فتویٰ ہے، جیسے:

	میت	
بیٹا	بیٹی	خنثیٰ

(خنثیٰ کو اگر بیٹا تصور کریں تو مسئلہ "5" سے بنے گا اور اسے "2/5" ملے گا اور بیٹی تصور کریں تو مسئلہ "4" سے بنے گا اور اسے "1/4" ملے گا جو قلیل ہے اسلئے) خنثیٰ کو بیٹی کا حصہ دیا جائے گا کیونکہ یہ یقینی ہے۔

وضاحت: خنثیٰ: لغوی معنی: نرمی، لین، تکسر۔

اصطلاحی معنی: وہ ہے جس کی دونوں علامتیں (ذکر اور فرج) ہوں یا ایک بھی نہ ہو، اسے ہیجڑا یا مخنث کہا جاتا ہے۔

خنثیٰ مشکل: جس کی جنس (نر یا مادہ ہونا) متعین نہ کی جا سکے، جیسے ذکر اور فرج دونوں نہ ہوں، اگر ہوں تو دونوں سے برابر پیشاب آتا ہو، حیض بھی آتا ہو اور ذکر سے منی بھی، داڑھی مونچھیں بھی نکل آئیں اور پستان بھی ابھر آئیں، وغیرہ وغیرہ۔

انسان جلسنا نر ہوگا یا مادہ، خنثیٰ مشکل کا تعلق بھی کسی ایک جنس سے ہے جس کے تعین کا حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اسلئے اس کے حصے کے متعلق عام صحابہ ؓ کا مسلک ہی راجح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ یہ یقینی ہے، اس سے زائد میں شک ہے اور شرعی احکام اپنے ثبوت کیلئے ٹھوس دلیل کا تقاضا کرتے ہیں، دوسرا مسلک متن میں ہی بیان کر دیا جائے گا۔

مزید مثالیں: میت کل جائداد: 500

	خاوند	ماں	اخیافی بہن	عینی خنثی مشکل
اگر مذکر تصور کریں تو	1/2	1/6	1/6	عصبہ
	3	1	1	1

مسئلہ: 6

خنثی کا حصہ: تقریباً 83=500×1/6

	خاوند	ماں	اخیافی بہن	عینی خنثی مشکل
	1/2	1/6	1/6	1/2
اگر مؤنث تصور کریں تو	3	1	1	3

مسئلہ: 6 8

خنثی کا حصہ: تقریباً 187=500×3/8

نتیجہ: عینی خنثی کو بھائی تصور کریں گے کیونکہ اس صورت میں کم حصہ ملتا ہے جو یقینی ہے۔

میت

	خاوند	عینی بہن	علاتی خنثی مشکل
اگر مذکر تصور کریں تو	1/2	1/2	عصبہ
	1	1	0

مسئلہ: 2

معلوم ہوا کہ مذکر ہونے کی صورت میں محروم ہوگا۔

	خاوند	عینی بہن	علاتی خنثی مشکل
اگر مؤنث تصور کریں تو	1/2	1/2	1/6
	3	3	1

مسئلہ: 6 ← 7

معلوم ہوا کہ مونث ہونے کی صورت میں "1/7" ملے گا، لہذا خنثی کو مذکر تصور کر کے محروم کر دیں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعِنْدَ الشَّعْبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لِلْخُنْثٰى نِصْفُ نَصِيْبَيْنِ بِالْمُنَازَعَةِ، وَاخْتَلَفَا فِيْ تَخْرِيْجِ قَوْلِ الشَّعْبِي، قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: لِلْاِبْنِ سَهْمٌ وَّلِلْبِنْتِ نِصْفُ سَهْمٍ وَّلِلْخُنْثٰى ثَلٰثَةُ أَرْبَاعِ سَهْمٍ، لِأَنَّ الْخُنْثٰى يَسْتَحِقُّ سَهْمًا أَنْ كَانَ ذَكَرًا وَنِصْفَ سَهْمٍ أَنْ كَانَ أُنْثٰى، وَهٰذَا مُتَيَقَّنٌ، فَيَأْخُذُ نِصْفَ النَّصِيْبَيْنِ أَوِ النِّصْفَ الْمُتَيَقَّنَ مَعَ نِصْفِ النِّصْفِ الْمُتَنَازَعِ فِيْهِ فَصَارَتْ لَهُ ثَلٰثَةُ أَرْبَاعِ سَهْمٍ، وَمَجْمُوْعُ الْأَنْصِبَاءِ سَهْمَانِ وَرُبُعُ سَهْمٍ، لِأَنَّهُ يَعْتَبِرُ السِّهَامَ وَالْعَوْلَ، وَتَصِحُّ مِنْ تِسْعَةٍ، أَوْ نَقُوْلُ: لِلْاِبْنِ سَهْمَانِ وَلِلْبِنْتِ سَهْمٌ وَلِلْخُنْثٰى نِصْفُ النَّصِيْبَيْنِ، وَهُوَ سَهْمٌ وَّنِصْفُ سَهْمٍ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَأْخُذُ الْخُنْثٰى خُمُسَي الْمَالِ أَنْ كَانَ ذَكَرًا، وَرُبُعَ الْمَالِ أَنْ كَانَ أُنْثٰى، فَيَأْخُذُ نِصْفَ النَّصِيْبَيْنِ، وَذٰلِكَ خُمُسٌ وَثُمُنٌ بِاعْتِبَارِ الْحَالَيْنِ، وَتَصِحُّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ الْمُجْتَمِعُ مِنْ ضَرْبِ إِحْدَى الْمَسْئَلَتَيْنِ، وَهِيَ الْأَرْبَعَةُ، فِي الْأُخْرٰى وَهِيَ الْخَمْسَةُ، ثُمَّ فِي الْحَالَتَيْنِ، فَمَنْ كَانَ لَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْخَمْسَةِ فَمَضْرُوْبٌ فِي الْأَرْبَعَةِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْأَرْبَعَةِ، فَمَضْرُوْبٌ فِي الْخَمْسَةِ، فَصَارَتْ لِلْخُنْثٰى مِنَ الضَّرْبَيْنِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَّلِلْاِبْنِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَّلِلْبِنْتِ تِسْعَةُ أَسْهُمٍ.﴾

جبکہ امام شعبیؒ کے نزدیک خنثیٰ کو منازعت کی بناء پر دونوں حصوں کا نصف نصف دیا جائے گا، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، اب امام یوسفؒ اور امام محمدؒ نے امام شعبی کے قول کے حل میں اختلاف کیا ہے۔ (ورثاء: بیٹا، بیٹی، خنثیٰ)

امام یوسفؒ کا حل: (اس کی تین صورتیں ہیں اور تینوں کا نتیجہ ایک ہے)

(1) بیٹے کو "1" ملا، بیٹی کو "1/2" اور خنثیٰ کو (دونوں حصوں کا نصف نصف تین چوتھائی (3/4) ملا ("1" کا نصف "1/2" ہے اور "1/2" کا نصف "1/4" ہے، دونوں کو جمع کیا، 1/2+1/4=3/4) نصف نصف حصہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر خنثیٰ مذکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتو اسے "1" ملے گا اور مؤنث ہوتو "1/2" اور یہ تو اس کیلئے یقینی ہے (کیونکہ مؤنث سے کمتر کوئی مقام نہیں اور حتمی فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے) اسے دونوں حالتوں کا نصف نصف دے دیا۔

(2) خنثی کو نصف (1/2) ملا جو متیقن ہے اور منازعت کی وجہ سے مزید نصف کا نصف (1/4) ملا، جن کا مجموعہ 3/4=1/2+1/4 ہے، (بیٹے، بیٹی اور خنثی کے) حصوں (3/4 ,1/2 ,1) کا مجموعہ $2\frac{1}{4}$ ہے، کیونکہ امام یوسفؒ سہام اور کسر کی طرف بسط کا اعتبار کرتے ہیں اور مسئلہ کی تصحیح 9 سے ہوگی، (جس میں سے بیٹے کو "4" بیٹی کو "2" اور خنثی کو "3" ملیں گے)

(3) بیٹے کو 2، بیٹی کو 1 اور خنثی کو دونوں حالتوں کا نصف نصف، یعنی (2 کا نصف) 1 اور (1 کا نصف) 1/2 ملے گا (جن کا مجموعہ 3/4 ہی ہے)

امام محمدؒ کا حل: اگر خنثی مذکر ہے تو اس کا حصہ 2/5 ہے اور مؤنث ہونے کی صورت میں اس کا حصہ 1/4 ہے، اب دونوں حالتوں کا اعتبار کر کے اسے دونوں کا نصف نصف (یعنی 2/5 کا نصف) 1/5 اور (1/4 کا نصف) 1/8 دیں گے، اس صورت میں مسئلہ کی تصحیح 40 سے ہوگی، جو ایک مسئلہ کے مخرج (4) کو دوسرے کے مخرج (5) میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو پھر دو حالتوں کی وجہ سے 2 میں ضرب دینے سے حاصل ہوئی، پھر مسئلہ 5 سے جو کچھ کسی کو ملا اسے مسئلہ 4 میں اور مسئلہ 4 سے جو کچھ کسی کو ملا اسے مسئلہ 5 میں ضرب دیں گے، (اور ہر وارث کا حصہ معلوم ہو جائے گا یعنی) خنثی کو 13، بیٹے کو 18 اور بیٹی کو 9 حصے ملیں گے۔

❁ وضاحت: منازعت: خنثی نے مذکر یا مؤنث (جس کا حصہ زیادہ ہو) ہونے کا دعوی کیا، جسے باقی ورثاء نے تسلیم نہ کرتے ہوئے اس کے مذکر یا مؤنث (جس کا حصہ کم ہو) ہونے کا دعوی کر دیا جسے خنثی نے قبول نہ کیا۔ امام ابو یوسفؒ کے حل (2) میں تصحیح "9" سے کیسے ہوئی؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام یوسفؒ کے حل کے مطابق تینوں حصوں (3/4,1/2,1) کا مجموعہ $2\frac{1}{4}$ ہے، جو مخلوط رقم ہے، اسے کسر کی طرف وسیع کیا جسے متن میں "عول" کہا گیا تو 9/4 بنا، پھر اس سے کسر کو ختم کیا لیکن ہم آسانی کیلئے تینوں حصوں کو ریاضی کے قاعدہ کے مطابق جمع کر کے جواب 9/4 ہی نکال کر کسر ختم کرتے ہیں۔

$$3/4 + 1/2 + 1$$

$$\frac{9}{4} = \frac{3 + 2 + 4}{4}$$

اب آپ کہہ سکتے ہیں کہ 9/4 میں سے بیٹے کو 1=4/4، بیٹی کو 2/4 یعنی 1/2 اور خنثی کو 3/4 دیئے، اس کسر کو ختم کرنے کیلئے طرفین کو 4 سے ضرب دیں گے:

$$\frac{\cancel{4}}{1} \times \frac{9}{\cancel{4}} = \frac{3 + 2 + 4}{\cancel{4}} \times \frac{\cancel{4}}{1}$$

نتیجہ: بیٹے، بیٹی اور خنثی کے حصے بالترتیب 3,2,4 ہو گئے اور ان کا مجموعہ 9، جس سے مسئلہ کی تصحیح ہو گی۔

امام محمدؒ کا حل: (ترجمہ غور سے پڑھ لیں)

میت		
بیٹا	بیٹی	خنثی مشکل (مذکر)
2	1	2
5		

میت		
بیٹا	بیٹی	خنثی مشکل (مؤنث)
2	1	1
4		

بیٹا	بیٹی	خنثی مشکل (مذکر)	بیٹا	بیٹی	خنثی مشکل (مؤنث)
2×4=8	1×4=4	2×4=8	2×5=10	1×5=5	1×5=5
4×5=20×2=40					

نتیجہ: بیٹا : بیٹے کا حصہ + بیٹے کا حصہ (10+8=18)

بیٹی : بیٹی کا حصہ + بیٹی کا حصہ (5+4=9)

خنثی : بیٹے کا حصہ + بیٹی کا حصہ (5+8=13)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَصْلٌ فِى الْحَمْلِ﴾

حمل کے مسائل

﴿أَكْثَرُ مُدَّةِ الْحَمْلِ سَنَتَانِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَعِنْدَ لَيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ثَلٰثُ سِنِيْنَ، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَرْبَعُ سِنِيْنَ، وَعِنْدَ الزُّهْرِيِّ سَبْعُ سِنِيْنَ، وَأَقَلُّهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ.﴾

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے، جبکہ امام لیث بن سعدؒ کے ہاں تین سال، امام شافعیؒ کے ہاں چار سال اور امام زہریؒ ہاں کے سات سال ہے اور کم از کم مدت حمل چھ ماہ ہے۔

وضاحت: حمل کی مدت اور تعداد کے متعلق کوئی مستقل ضابطہ پیش نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے مختلف قبائل کی عورتوں کی طبائع، ترکہ کی نوعیت اور ورثاء کی کیفیت پر چھوڑ دیا جائے، اور اگر مورث کی وفات کے وقت حمل کا وجود ہو، اگرچہ اس کے آثار چند دنوں کے بعد نمایاں ہوں، تو کسی مدت کے تعین کی شرط کے بغیر اس کی ولادت تک اس کا حصہ موقوف رکھا جائے گا۔

ترکہ کی نوعیت اس طرح کہ مکانات اور زمین پر مشتمل ترکہ کو متن میں بیان کردہ طریقے کے مطابق تقسیم کرنا بہت مشکل ہے، اگر ورثاء ولادت تک صبر و تحمل کا ثبوت دیں تو فبھا، وگرنہ اس فترہ میں مکانات کا کرایہ اور زمین کی فصل ورثاء میں ان کے حصص کے مطابق تقسیم کی جا سکتی ہے۔ اگر میراث نقدی کی صورت میں ہو اور ورثاء فوراً تقسیم کرنا چاہیں تو احتیاطاً دو بچوں کا حصہ (تذکیر و تانیث کے لحاظ سے جو زیادہ ہو) روک لیا جائے، کیونکہ چار پانچ بچوں کا پیدا ہونا انتہائی نایاب ہے جس پر کسی کلیہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اور بعض اوقات عام عورت کے ہاں دو جڑواں بچوں کی ولادت ہو جاتی ہے، عصر حاضر میں سائنسی ایجادات کے ذریعے اندازہ لگا کر میراث کی تقسیم ممکن ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہا مسئلہ کم از کم مدت کا تو وہ چھ ماہ ہی ہے جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ (آیت:233) سورہ لقمان (آیت:14) اور سورہ احقاف (آیت:15) سے استدلال کیا کہ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے۔(تفسیر ابن کثیر: ۱۶۶/۴، سورہ احقاف)

﴿وَيُوقَفُ لِلْحَمْلِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَصِيبُ أَرْبَعَةِ بَنِينَ أَوْ أَرْبَعِ بَنَاتٍ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ، وَيُعْطٰى لِبَقِيَّةِ الْوَرَثَةِ أَقَلُّ الْأَنْصِبَاءِ، وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُوقَفُ نَصِيبُ ثَلٰثَةِ بَنِينَ أَوْ ثَلٰثِ بَنَاتٍ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى نَصِيبُ ابْنَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَإِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ عَنْهُ هِشَامٌ، وَرَوَى الْخَصَّافُ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ يُوقَفُ نَصِيبُ ابْنٍ وَّاحِدٍ أَوْ بِنْتٍ وَّاحِدَةٍ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، وَيُؤْخَذُ الْكَفِيلُ عَلٰى قَوْلِهِ.﴾

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حمل کیلئے چار بیٹوں یا چار بیٹیوں، جس صورت میں حمل کا حصہ زیادہ ہوگا، کا حصہ موقوف رکھا جائے گا اور کم حصے باقی ورثاء میں تقسیم کردیئے جائیں گے، امام لیث بن سعدؒ نے روایت کیا کہ امام محمدؒ کے نزدیک تین بیٹوں یا تین بیٹیوں میں جن کا حصہ زیادہ ہوا سے روک لیا جائے گا، امام محمدؒ کا ایک قول دو بیٹوں کے متعلق بھی ہے، یہی قول امام حسنؒ اور ہشامؒ کی روایت کے مطابق امام ابو یوسفؒ کا بھی ہے جبکہ خصافؒ نے امام ابو یوسفؒ کا یہ قول نقل کیا کہ ایک بیٹے یا ایک بیٹی کا حصہ روکا جائے گا، اسی پر فتوی ہے، لیکن (اس صورت میں) ورثاء سے کفیل لیا جائے گا (تا کہ ایک سے زائد حمل کی صورت میں ورثاء سے میراث واپس لی جا سکے)

﴿فَإِنْ كَانَ الْحَمْلُ مِنَ الْمَيِّتِ وَجَاءَتْ بِالْوَلَدِ لِتَمَامِ أَكْثَرِ مُدَّةِ الْحَمْلِ أَوْ أَقَلَّ مِنْهُمَا وَلَمْ تَكُنْ أَقَرَّتْ بِانْقِضَاءِ الْعِدَّةِ يَرِثُ وَيُورَثُ عَنْهُ، وَإِنْ جَاءَتْ بِالْوَلَدِ لِأَكْثَرَ مِنْ أَكْثَرِ مُدَّةِ الْحَمْلِ لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْرِهِ وَجَاءَتْ بِالْوَلَدِ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْهَا يَرِثُ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِأَكْثَرَ مِنْ أَقَلِّ مُدَّةِ الْحَمْلِ لَا يَرِثُ.﴾

اگر حمل میت کا ہی ہو اور بیوی اکثر مدت حمل کے پورا ہونے پر یا اس سے کم میں بچہ جنم دے جبکہ اس نے عدت کے ختم ہونے کا اقرار نہ کیا ہو تو ایسا مولود میت کا وارث بنے گا (اور اس کے مرنے کی صورت میں) دوسروں کو اس کا وارث بنایا جائے گا، لیکن اگر بچہ اکثر مدتِ حمل کے بعد پیدا ہوا تو وہ وارث بنے گا نہ بنایا جائے گا (کیونکہ یہ ناجائز صورت کی اولاد متصوّر ہوگی) اور اگر حمل میت کے غیر (اسکے بھائی، چچا وغیرہ) کا ہو اور چھ ماہ کی مدت یا اس سے کم میں پیدا ہو جائے تو وارث بنے گا اور اقل مدتِ حمل کے بعد پیدا ہونے کی صورت میں وارث نہیں بنے گا۔

وضاحت: اکثر مدتِ حمل میت کے اپنے حمل کیلئے ہے اور اقل مدتِ حمل میت کے غیر کے حمل کیلئے ہے، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ممکن ہے کہ غیر کا حمل میت کی وفات کے بعد ٹھہرا ہو، اسلئے احتیاطًا اقل مدت کا اعتبار کریں گے، لیکن یہ ایک بے دلیل فرق ہے، میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر مورّث کی وفات کے وقت حمل کا وجود ہو، اگرچہ اس کے آثار چند دنوں کے بعد نمایاں ہوں، تو کسی مدت کے تعین کے بغیر اس کی ولادت تک اس کا حصہ موقوف رکھا جائے گا، اس میں میت کے اور غیر کے حمل میں امتیاز کرنا بے جا ہے، کیونکہ شریعت نے جو حق وراثت میت کے حمل کو دیا ہے وہی حق میت کے غیر کے حمل کو دیا ہے۔

﴿فَإِنْ خَرَجَ أَقَلُّ الْوَلَدِ ثُمَّ مَاتَ لَايَرِثُ، وَإِنْ خَرَجَ أَكْثَرُهُ ثُمَّ مَاتَ يَرِثُ فَإِنْ خَرَجَ الْوَلَدُ مُسْتَقِيمًا فَالْمُعْتَبَرُ صَدْرُهُ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ الصَّدْرُ كُلُّهُ يَرِثُ وَإِنْ خَرَجَ مَنْكُوسًا فَالْمُعْتَبَرُ سُرَّتُهُ.﴾

اگر (پیدائش کے وقت) حمل کا اقل حصہ ماں کے پیٹ سے نکلا اور وہ مرگیا تو وارث نہیں بنے گا اور اکثر حصہ نکلنے کے بعد مرنے کی صورت میں وارث بنے گا، (اقل اور اکثر کا ضابطہ یہ ہے کہ) اگر بچے کی ولادت مستقیم (سر کی جانب سے) ہو تو سینے کا اعتبار ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گا یعنی سینے کے باہر آنے کے بعد مر گیا تو وارث بنے گا اور اگر ولادت الٹ (پاؤں کی طرف سے) ہو تو ناف کا اعتبار کیا جائے گا۔

وضاحت: شیخ وہبہ زحیلی نے کہا: احناف نے بوقت پیدائش حمل کے کثیر یا قلیل وجود کے ظہور کا اعتبار کیا، جبکہ جمہور کا خیال ہے کہ بچے کو اس کی مکمل ولادت کے بعد وارث بنایا جائے گا بشرطیکہ وہ زندہ ہو، کیونکہ ملکیت کی اہلیت کیلئے کامل وجود ہونا چاہیے، مصر میں یہی قانون رائج ہے۔(الفقہ الاسلامی:۸/۴۱۰)

شیخ عبداللہ بسام نے کہا: الحمل أذا ولد لا یرث ألا بشرطین:

(1) تحقق وجوده فی الرحم حین موت مورّثه (2) انفصاله حیا حیاة مستقرة، والحیاة المستقرة هی المشار ألیها بهذا الحدیث. (توضیح الأحکام:۴/۳۱۲)

کہ جب حمل کی ولادت ہو تو اس کے وارث بننے کی دو شرطیں ہیں: (1) مورّث کی موت کے وقت رحم میں حمل کا وجود ہو۔

(2) اپنی ماں کے پیٹ سے زندہ اور مکمل پیدا ہو، اسی مکمل زندگی کی طرف اس حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

شیخ احمد عبدالجواد نے کہا: اتفقت کلمة الفقهاء علی أن الحمل لا یرث ألا أذا تحقق فیه شرطان: (1) أن ینفصل کله من بطن أمه حیا...... (اصول علم المواریث صـ26)

فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ حمل کے وارث بننے کیلئے دو شرطیں ہیں: (1) اپنی ماں کے پیٹ سے زندہ اور مکمل پیدا ہو......

شیخ محمد عید خطراوی نے الرائد فی علم الفرائض صـ88 میں، شیخ محمد ابوزہرہ نے احکام الترکات والمواریث صـ248 میں یہی شرط لگائی ہے اور سید سابق نے فقہ السنہ ۳/۴۵۵ میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

عن جابر بن عبداللہ والمسور بن مخرمة قالا: قال رسول اللہ ﷺ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لا يرث الصبي حتى يستهل صارخا ، قال :واستهلاله، أن يبكي ويصيح أو يعطس. (سنن ابن ماجه: الفرائض؛باب أذا استهل المولود ورث،الأوسط للطبراني)

سیدنا جابر بن عبداللہ ﷺ اور سیدنا مسور بن مخرمہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک بچہ چلاتا نہیں اس وقت تک وارث نہیں بنتا، اس کا چلانا یہ ہے کہ وہ روئے اور چیخے یا چھینکے۔

یہ حدیث جمہور کے قول کی تائید کرتی ہے کیونکہ عام طور پر بچے کی آواز اس کی مکمل پیدائش کے بعد نکلتی ہے۔

﴿الْأَصْلُ فِيْ تَصْحِيْحِ مَسَائِلِ الْحَمْلِ أَنْ تُصَحَّحَ الْمَسْئَلَةُ عَلٰى تَقْدِيْرَيْنِ أَعْنِيْ عَلٰى تَقْدِيْرِ أَنَّ الْحَمْلَ ذَكَرٌ وَّعَلٰى تَقْدِيْرِ أَنَّهُ أُنْثٰى، ثُمَّ يُنْظَرَ بَيْنَ تَصْحِيْحَيِ الْمَسْأَلَتَيْنِ، فَأِنْ تَوَافَقَا بِجُزْءٍ فَاضْرِبْ وَفْقَ أَحَدِهِمَا فِيْ جَمِيْعِ الْآخَرِ، وَأِنْ تَبَايَنَا فَاضْرِبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ جَمِيْعِ الْآخَرِ، فَالْحَاصِلُ تَصْحِيْحُ الْمَسْأَلَةِ، ثُمَّ اضْرِبْ نَصِيْبَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَيْءٌ مِنْ مَّسْأَلَةِ ذُكُوْرَتِهٖ فِيْ مَسْأَلَةِ أُنُوْثَتِهٖ أَوْ فِيْ وَفْقِهَا، وَمَنْ كَانَ لَهٗ شَيْءٌ مِّنْ مَّسْأَلَةِ أُنُوْثَتِهٖ فِيْ مَسْأَلَةِ ذُكُوْرَتِهٖ أَوْ فِيْ وَفْقِهَا كَمَا فِي الْخُنْثٰى، ثُمَّ انْظُرْ فِي الْحَاصِلَيْنِ مِنَ الضَّرْبِ أَيُّهُمَا أَقَلُّ، يُعْطٰى لِذٰلِكَ الْوَارِثِ، وَالْفَضْلُ الَّذِيْ بَيْنَهُمَا مَوْقُوْفٌ مِّنْ نَصِيْبِ ذٰلِكَ الْوَارِثِ، فَأِذَا ظَهَرَ الْحَمْلُ فَأِنْ كَانَ مُسْتَحِقًّا لِجَمِيْعِ الْمَوْقُوْفِ فِيْهَا، وَأِنْ كَانَ مُسْتَحِقًّا لِّلْبَعْضِ فَيَأْخُذُ ذٰلِكَ، وَالْبَاقِيْ مَقْسُوْمٌ بَيْنَ الْوَرَثَةِ فَيُعْطٰى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ مَا كَانَ مَوْقُوْفًا مِّنْ نَّصِيْبِهٖ كَمَا أِذَا تَرَكَ بِنْتًا وَّأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةً حَامِلًا، فَالْمَسْأَلَةُ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَلٰى تَقْدِيْرِ أَنَّ الْحَمْلَ ذَكَرٌ، وَمِنْ سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَلٰى تَقْدِيْرِ أَنَّهُ أُنْثٰى، فَأِذَا ضُرِبَ وَفْقُ أَحَدِهِمَا فِيْ جَمِيْعِ الْآخَرِ صَارَ الْحَاصِلُ مِائَتَيْنِ وَسِتَّةَ عَشَرَ، أِذْ عَلٰى تَقْدِيْرِ ذُكُوْرَتِهٖ لِلْمَرْأَةِ سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ سِتَّةٌ وَّثَلٰثُوْنَ وَعَلٰى

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَقْدِيرِ اُنُوثَتِهٖ لِلْمَرْاَةِ اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَبَوَيْنِ اثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ، فَتُعْطٰى لِلْمَرْاَةِ اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَتُوْقَفُ مِنْ نَّصِيْبِهَا ثَلٰثَةُ اَسْهُمٍ، وَمِنْ نَّصِيْبِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَبَوَيْنِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ، وَتُعْطٰى لِلْبِنْتِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ سَهْمًا لِاَنَّ الْمَوْقُوْفَ فِيْ حَقِّهَا نَصِيْبُ اَرْبَعَةِ بَنِيْنَ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَاِذَا كَانَ الْبَنُوْنَ اَرْبَعَةً فَنَصِيْبُهَا سَهْمٌ وَّاَرْبَعَةُ اَتْسَاعِ سَهْمٍ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مَضْرُوْبٌ فِيْ تِسْعَةٍ فَصَارَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَّهِيَ لَهَا، وَالْبَاقِيْ مَوْقُوْفٌ وَّهُوَ مِائَةٌ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا، فَاِنْ وَلَدَتْ بِنْتًا وَّاحِدَةً اَوْ اَكْثَرَ فَجَمِيْعُ الْمَوْقُوْفِ لِلْبَنَاتِ، وَاِنْ وَّلَدَتِ ابْنًا وَّاحِدًا اَوْ اَكْثَرَ فَيُعْطٰى لِلْمَرْاَةِ وَالْاَبَوَيْنِ مَا كَانَ مَوْقُوْفًا مِّنْ نَّصِيْبِهِمْ، فَمَا بَقِيَ تُضَمُّ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ وَيُقْسَمُ بَيْنَ الْاَوْلَادِ، وَاِنْ وَّلَدَتْ وَلَدًا مَّيِّتًا فَيُعْطٰى لِلْمَرْاَةِ وَالْاَبَوَيْنِ مَا كَانَ مَوْقُوْفًا مِّنْ نَّصِيْبِهِمْ، وَلِلْبِنْتِ اِلٰى تَمَامِ النِّصْفِ وَهُوَ خَمْسَةٌ وَّتِسْعُوْنَ سَهْمًا، وَالْبَاقِيْ لِلْاَبِ وَهُوَ تِسْعَةُ اَسْهُمٍ لِاَنَّهٗ عَصَبَةٌ.﴾

حمل کے مسائل کی تصحیح میں قاعدہ یہ ہے کہ دونوں حالتوں یعنی حمل مذکر اور حمل مؤنث کی علیحدہ علیحدہ تصحیح کی جائے، پھر دیکھا جائے کہ آیا دونوں تصحیحات میں توافق کی نسبت ہے؟ اگر ہے تو ایک کے وفق کو دوسری تصحیح سے ضرب دیں وگرنہ نسبت تباین کی صورت میں ایک تصحیح کو دوسری سے ضرب دے دیں، حاصل ضرب مسئلہ حمل کی تصحیح ہوگی۔
اب مسئلہ حمل مذکر سے جو کچھ کسی کو ملا، اسے کل مسئلہ حمل مؤنث یا اس کے وفق ضرب دیں اور اسی طرح مسئلہ حمل مؤنث سے ورثاء کو ملنے والے حصوں کو کل مسئلہ حمل یا اس کے وفق سے ضرب دیں، جیسے خنثی کے مسئلہ میں گزر چکا ہے، پھر دونوں حاصل کا فرق دیکھیں اور اقل حصہ وارث کو دے دیں، (ادنی حاصل ضرب اور اعلی حاصل کے درمیان جو فرق ہے وہ) وارث کا زائد حصہ سمجھ کر موقوف رکھا جائے تاوقتیکہ حمل ، اگر حمل تمام موقوف حصے کا مستحق ہوا تو ٹھیک وگرنہ بعض حصے کے حقدار ہونے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صورت میں وہ اپنا حصہ لے لے گا اور ورثاء کے موقوف حصے انہیں واپس کر دیئے جائیں گے۔

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مذکر، بیٹی
1/6	1/6	1/8	عصبہ
4	4	3	13
24			

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مؤنث، بیٹی
1/6	1/6	1/8	2/3
4	4	3	16
24→27			

(امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق حمل کی تعداد 4 فرض کریں گے) اگر حمل کو مذکر تصور کریں تو مسئلہ 24 سے بنتا ہے جبکہ حمل مؤنث کی صورت میں عول کی وجہ سے 27 سے بنتا ہے، 24 اور 27 میں توافق بالثلث ہے، لہذا ہر ایک کو دوسرے کے وفق سے ضرب دی (یعنی 27 کو 8 سے اور 24 کو 9 سے، ہر ایک کا) حاصل ضرب 216 آیا، اب 24 کے حصوں کو 27 کے وفق (9) سے اور 27 کے حصوں کو 24 کے وفق (8) سے ضرب دی، صورت یوں بنی:

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مذکر اور بیٹی
4×9=36	4×9=36	3×9=27	9×13=117
24×9=216			

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مؤنث اور بیٹی
4×8=32	4×8=32	3×8=24	16×8=128
27×8=216			

4 حمل مذکر و بیٹی اور 4 حمل مؤنث و بیٹی کے حصوں کو علیحدہ علیحدہ کیا تو

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مذکر	بیٹی
36	36	27	104	13

باپ	ماں	بیوی	4 حمل مؤنث	بیٹی
32	32	24	$102\frac{2}{5}$	$25\frac{3}{5}$

4 حمل مذکر اور بیٹی کا مسئلہ 9 سے بنا جسے 117 پر تقسیم کیا جواب 13 آیا جو ایک بیٹی کا حصہ ہے اور 4 حمل مذکر کا حصہ 104 ہے جس میں سے ہر ایک بیٹے کا حصہ 26 ہے۔ 4 حمل مونث اور بیٹی کا مسئلہ 5 سے بنا جسے 128 پر تقسیم کیا ہر ایک بیٹی کا حصہ $25\frac{3}{5}$ ہے، 4 بیٹیوں کا حصہ $102\frac{2}{5}$ بنا۔

نتیجتاً حمل مذکر کی صورت میں باپ، ماں، بیوی، بیٹی کو بالترتیب 36، 36، 27،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

13 ملے جبکہ حمل مؤنث کی صورت میں 32، 32، 24، 25 ملے، (دونوں صورتوں میں سے اقل حصہ دیتے ہوئے) بیوی کو 24 دے کر 3=24-27 موقوف کر لئے، باپ اور ماں دونوں کو 32,32 ملے اور 4,4 موقوف ہو گئے جبکہ بیٹی کو 13 دیئے کیونکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے حق میں چار بیٹوں کا حصہ موقوف رہے گا، جب چار بیٹے تصور کرکے (24 میں سے ملنے والے حصے 13 کو چار بیٹوں اور ایک بیٹی پر تقسیم کیا تو) بیٹی کو 24 میں سے $1\frac{4}{9}$ = (9÷13) ملا جو 27 کے وفق 9 سے ضرب دینے سے 13 بن گیا۔ (تقسیم شدہ حصوں 13,32,32,24 کا مجموعہ 101 ہے) باقی 115 حصے موقوف رکھے جائیں گے (جن میں باپ، ماں، بیوی کو اقل حصہ دینے کی وجہ سے ان کے بالترتیب 3,4,4 بھی شامل ہیں)۔

اب اگر وضع حمل میں ایک یا زائد بیٹیاں پیدا ہوں تو جمیع موقوف حصہ (115) بیٹیوں کا حق ہوگا اور ایک یا زائد بیٹے پیدا ہونے کی صورت میں باپ، ماں، بیوی کے موقوف حصے یعنی 3,4,4 واپس کر دیئے جائیں گے اور باقی (104) بیٹی کے حصے 13 میں جمع کر کے اولاد میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

اگر وضع حمل میں بچہ ہی مردہ پیدا ہوتو بیوی، باپ، ماں کو ان کے موقوف حصے دیکر بیٹی کو مزید 95 دیں گے تاکہ نصف مکمل ہو جائے اور باقی 9 باپ کو بطور عصبہ لیں گے۔

(نتیجتاً بیوی کو 3+24=27، باپ کو 9+4+32=45، ماں کو 4+32=36، بیٹی کو 13+95=108 ملیں گے)۔

وضاحت: فرض کریں تین بیٹیاں پیدا ہوئیں، کل چار ہو گئیں، ان کا حصہ 2/3 یعنی 128 ہی رہے گا، اب کل موقوف 115 میں بیٹی کے حصے 13 کو جمع کر کے کل 128 کو چار بیٹیوں میں تقسیم کریں گے، ہر بیٹی کے حصے میں 32 آئے گا، پہلے سے موجود بیٹی کو مزید 19 دیں گے کیونکہ وہ 13 پہلے لے چکی ہے۔

فرض کریں حمل میں ایک بیٹا پیدا ہوا تو موقوف حصہ 115 میں سے بیوی کو 3، ماں باپ دونوں کو 4,4 واپس کر کے باقی 104 کو بیٹی کے حصے 13 میں جمع کر کے کل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

117 کو بیٹا اور بیٹی کے مسئلہ 3 پر تقسیم کریں گے (117÷3=39) بیٹے کا حصہ 78=39+39 اور بیٹی کا حصہ 39 ہوگا، جن میں سے 13 وہ پہلے لے چکی ہے، مزید اسے 26 دیں گے۔

اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو بیٹی کو کل 216 کا نصف 108 ملے گا، جس میں سے وہ 13 لے چکی ہے، مزید اسے 95 دے کر بیوی کو 3، ماں باپ دونوں کو 4,4 واپس دیں گے اور باقی 9 باپ کو بطور عصبہ مل جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

فصل فی المفقود

مفقود کے احکام

﴿الْمَفْقُوْدُ حَيٌّ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى لَايَرِثَ مِنْهُ أَحَدٌ وَمَيِّتٌ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ حَتّٰى لَايَرِثَ مِنْ أَحَدٍ، وَيُوْقَفُ مَالُهٗ حَتّٰى يَصِحَّ مَوْتُهٗ أَوْ تَمْضِيَ عَلَيْهِ مُدَّةٌ، وَاخْتَلَفَ الرِّوَايَاتُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ، فَفِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ أَنَّهٗ إِذَا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِّنْ أَقْرَانِهٖ حُكِمَ بِمَوْتِهٖ، وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ تِلْكَ الْمُدَّةَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ فِيْهِ الْمَفْقُوْدُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مِائَةٌ وَّعَشْرُ سِنِيْنَ، وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مِائَةٌ وَّخَمْسُ سِنِيْنَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: تِسْعُوْنَ سَنَةً وَّعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَالُ الْمَفْقُوْدِ مَوْقُوْفٌ إِلَى اجْتِهَادِ الْإِمَامِ وَمَوْقُوْفُ الْحُكْمِ فِيْ حَقِّ غَيْرِهٖ حَتّٰى يُوْقَفَ نَصِيْبُهٗ مِنْ مَّالِ مُوَرِّثِهٖ كَمَا فِي الْحَمْلِ، فَإِذَا مَضَتِ الْمُدَّةُ فَمَالُهٗ لِوَرَثَتِهِ الْمَوْجُوْدِيْنَ عِنْدَ الْحُكْمِ بِمَوْتِهٖ وَمَا كَانَ مَوْقُوْفًا لِأَجْلِهٖ يُرَدُّ إِلٰى

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَارِثِ مُوَرِّثِهِ الَّذِي وُقِفَ مَالُهُ.﴾

(مفقود: ایسا غائب آدمی جس کی موت وحیات کا علم نہ ہو سکے)

مفقود اپنے مال میں زندہ متصور ہوگا اسلئے کوئی اس کا وارث نہیں بن سکتا اور غیر کے مال میں اسے مردہ سمجھا جائے گا اسلئے وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا۔

اس کا مال اس وقت تک (اس کے ورثاء میں تقسیم سے) موقوف رکھا جائے گا جب تک اس کی موت کا علم نہ ہو جائے یا اس پر اتنی مدت نہ گزر جائے (کہ جس میں اس کی موت کا فیصلہ ممکن ہو)، اس مدت کے تعین میں فقہاء احناف کی آراء مختلف ہیں:

(1) ظاہر روایت کے مطابق جب اس کے (علاقے کے) ہمعصر ساتھی نہ رہیں تو اس کی موت کا حکم لگایا جائے گا، (2) حسن بن زیادؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیا کہ یہ مدت اس کے یوم ولادت سے 120 سال تک ہے، (3) امام محمدؒ نے کہا: یہ مدت 115 سال تک ہے، (4) امام ابو یوسفؒ نے کہا: 105 سال ہے، (5) جبکہ بعض فقہاء کے ہاں 90 سال ہے اور اسی پر فتوی ہے، (6) بعض اہل علم کا خیال ہے کہ مفقود کا مال امام کے اجتہاد پر موقوف ہے (قرائن کو دیکھ کر امام اس کی موت کا حکم صادر کرے گا)

اور غیر کے حق میں اس کے حکم کو موقوف سمجھ کر حمل کے حصے کی طرح اس کا حصہ روک لیا جائے گا، جب معینہ مدت کے بعد اس کی موت کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کا مال اس وقت اس کے موجودہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا اور (غیر کے حق میں) اس کیلئے موقوف حصہ اس کے مورّث کے ورثاء کو واپس کر دیا جائے گا۔

وضاحت: مذکورہ بالا پیراگراف کے شروع میں مفقود کو ذاتی مال میں زندہ قرار دیا گیا اور غیر کے مال میں مردہ، جبکہ آخر میں غیر کے مال میں بھی اسے زندہ تصور کیا گیا اور یہی راجح ہے۔

تنبیہ: سازگار و ناسازگار اور مساعد و نامساعد حالات کی مختلف کیفیتوں اور نوعیتوں کی بناء پر مفقود الخبر کی مدت کا تعین نہیں کیا جا سکتا، خصوصاً ذرائع مواصلات کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترقی کے اس دور میں، بلکہ یہ فیصلہ قاضی کی رائے اور اجتہاد پر منحصر ہونا چاہیے۔

• البتہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسئلہ نکاح میں مفقود الخبر خاوند کیلئے چار سال کی مدت کا فتویٰ دیا تھا۔(السنن الکبری للبیهقی: ۷/۴۴۵)

﴿وَالْأَصْلُ فِيْ تَصْحِيْحِ مَسَائِلِ الْمَفْقُوْدِ أَنْ تُصَحَّحَ الْمَسْأَلَةُ عَلٰى تَقْدِيْرِ حَيَاتِهِ ثُمَّ تُصَحَّحَ عَلٰى تَقْدِيْرِ مَمَاتِهِ وَبَاقِي الْعَمَلِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَمْلِ.﴾

مفقود کے مسائل کی تصحیح کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے زندہ سمجھ کر اس کا مسئلہ بنایا جائے پھر مردہ تصور کرکے، باقی عمل کا طریق کار وہی ہے جو حمل میں گزرا۔

وضاحت: اگر سمجھ نہ آئے تو بغور بار بار پڑھیں۔

میت

	خاوند	2 عینی بہنیں	عینی بھائی (مفقود زندہ)
اگر بھائی زندہ تصور کریں تو	1/2	عصبہ	
	1×4=4	1×4=4	
	2×4=8		

دو عینی بہنوں اور بھائی کا مسئلہ 4 سے بنا جبکہ ان کا حصہ 1 ہے، نسبت تباین کی وجہ سے 4 کو ضرب دی۔

میت

	خاوند	2 عینی بہنیں	عینی بھائی (مفقود مردہ)
اگر بھائی مردہ تصور کریں تو	1/2	2/3	
	3	4	
	7	6	

ایک مسئلہ کا مخرج 8 ہے اور دوسرے کا 7، دونوں میں نسبت تباین ہونے کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے ضرب دی، پھر 8 کے حصوں کو 7 سے اور 7 کے حصوں کو 8 سے ضرب دی۔

خاوند	2 عینی بہنیں اور بھائی
4×7=28	4×7=28
8×7=56	

خاوند	2 عینی بہنیں	مردہ بھائی
3×8=24	4×8=32	
7×8=56		

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر بھائی زندہ تصور کریں تو خاوند کو 28، دو بہنوں کو 14، بھائی کو 14 اور اگر مردہ تصور کریں تو خاوند کو 24، دو بہنوں کو 32 حمل کے طریق کار کے مطابق اقل حصہ دیتے ہوئے خاوند اور دو بہنوں کو بالترتیب 24، 14 دے کر 4، 14 موقوف کرلیں گے، مفقود کی زندگی کی صورت میں اسے 14 دے کر 4 خاوند کو واپس کردیں گے اور اس کی موت کی صورت میں کل موقوف 18 بہنوں کو دیکران کا دو تہائی حصہ پورا کردیا جائے گا۔

فَصْلٌ فِی الْمُرْتَدِّ

مرتد کے احکام

﴿أَذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ عَلَى ارْتِدَادِهِ أَوْ قُتِلَ أَوْلَحِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ وَحَكَمَ الْقَاضِي بِلِحَاقِهِ، فَمَا اكْتَسَبَهُ فِي حَالِ اسْلَامِهِ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَمَا اكْتَسَبَهُ فِيْ حَالِ رِدَّتِهِ يُوْضَعُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَعِنْدَهُمَا الْكَسْبَانِ جَمِيْعًا لِوَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْكَسْبَانِ جَمِيْعًا يُوْضَعَانِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ، وَمَا اكْتَسَبَهُ بَعْدَ اللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ فَهُوَ فَيْءٌ بِالْاُجْمَاعِ، وَكَسْبُ الْمُرْتَدَّةِ لِوَرَثَتِهَا الْمُسْلِمِيْنَ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِنَا وَأَمَّا الْمُرْتَدُّ فَلَا يَرِثُ مِنْ أَحَدٍ، لَامِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مِنْ مُرْتَدٍّ مِثْلِهِ وَكَذَالِكَ الْمُرْتَدَّةُ، اَلَّا أَذَا ارْتَدَّ أَهْلُ نَاحِيَةٍ بِأَجْمَعِهِمْ فَحِيْنَئِذٍ يَتَوَارَثُوْنَ.﴾

جب مرتد ارتداد کی حالت میں مر جائے یا قتل ہو جائے یا دار الحرب میں چلا جائے اور قاضی اس پر دار الحرب کے ساتھ الحاق کا حکم لگا دے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بحالت اسلام اس کا کمایا ہوا مال اس کے مسلمان ورثاء کیلئے ہوگا اور حالت ارتداد کی کمائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیت المال میں جمع کی جائے گی، جبکہ صاحبین کے ہاں دونوں کمائیاں اس کے مسلمان وارثوں کیلئے ہوں گی اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں حالتوں کا کمایا ہوا مال بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔ دارالحرب میں چلے جانے کے بعد اگر اس کی کمائی (مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئی تو) بالاجماع مال فیء متصور ہوگی۔

مرتد عورت کا تمام مال (کسی حالت کا فرق کئے بغیر) اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا، (رہا مسئلہ مرتد کے وارث بننے کا تو) مرتد، خواہ مرد ہو یا عورت، نہ کسی مسلمان کا وارث بن سکتا ہے اور نہ اپنے جیسے مرتد کا، ہاں اگر کسی علاقے کے تمام لوگ مرتد ہو جائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

وضاحت: ارتداد کی وجہ سے آدمی کی ملکیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسلئے حالت اسلام اور حالت ارتداد کا فرق کرنا غیر معقول ہے، اسی طرح مسلمان کو مرتد کا وارث بنانا اور مرتد کو محروم کرنا مندرجہ ذیل حدیث کی مخالفت ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم“ (الصحیح للبخاری: الفرائض؛ باب لایرث المسلم الکافر..... ، الصحیح لمسلم : الفرائض؛ باب لایرث المسلم الکافر ولایرث الکافر المسلم، سنن أبی داود، سنن ابن ماجه، جامع الترمذی)

کہ مسلمان کافر کا وارث بنتا ہے نہ کافر مسلمان کا۔

یقیناً اسلام کو ترک کرنے والا کافر ہے، جس کا مسلمان وارث نہیں بن سکتا۔

اسی طرح مرتد مرد اور عورت کے ترکہ میں فرق کرنے کی یہ وجہ کہ مرد کو بطور حد قتل کیا جائے گا لیکن عورت کو نہیں، درست نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عام حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف تین صورتوں میں مسلمان کا خون حلال ہے، (ایک صورت یہ ہے) ”المفارق لدینه“. (الصحیح للبخاری: الدیات؛ باب قوله تعالی: أن النفس بالنفس والعین بالعین، الصحیح لمسلم: القسامة؛ باب ما یباح به دم المسلم، سنن أبی داود، سنن النسائی، جامع الترمذی)

یعنی وہ مسلمان جو اپنے دین کو چھوڑ دے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من بدل دینه فاقتلوه" (الصحیح للبخاری: استتابة المرتدین؛ باب حکم المرتد والمرتدة واستتابتهم، سنن أبی داود، جامع الترمذی، سنن النسائی)

یعنی جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو۔

دونوں احادیث مبارکہ اپنے عموم کی بناء پر مرتد عورت کو بھی شامل ہیں، اسی لئے پہلی حدیث کی ایک شق پر عمل کرتے ہوئے عہد نبوی میں عورت کو رجم کیا گیا، رہا عورت کے قتل سے ممانعت کا مسئلہ تو اس کا تعلق جہاد کے احکام سے ہے۔ ملاحظہ ہو الصحیح للبخاری: الجهاد؛ باب اهل الدار یبیتون فیصاب الولدان والذراری، باب قتل النساء فی الحرب، سنن أبی داود: الجهاد؛ باب فی قتل النساء

مرتد کا وارث اس کا ہم مذہب نسبی رشتہ دار بنے گا وہ مرتد ہی کیوں نہ ہو، جیسے پاکستان میں مقیم دو عیسائی بھائیوں میں سے ایک نے اسلام قبول کیا، کچھ عرصہ کے بعد اس نے دوبارہ عیسائیت اختیار کر لی اور اسے ردّۃ قتل کر دیا گیا یا وہ مر گیا تو اس کا وارث اس کا بھائی ہوگا، اگر اس کا کوئی نسبی قرابتدار موجود نہیں تو ترکہ کے حقدار اس کے ہم مذہب لوگ ہوں گے، جیسا کہ امام علقمہؒ نے کہا: "یستحقه أهل الدین الذی انتقل ألیه" (فتح الباری: ۱۲/۶۰)

کہ اس کے مال کے مستحق وہ لوگ ہیں جن کے دین کو اس نے اختیار کیا۔

اگر ہم مذہب بھی موجود نہ ہوں تو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دی جائے گی جیسا کہ امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل فی الأسیر

مسلمان قیدی کے احکام

﴿حُكْمُ الْأَسِيرِ كَحُكْمِ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ الْمِيْرَاثِ مَا لَمْ يُفَارِقْ دِيْنَهُ، فَأَنْ فَارَقَ دِيْنَهُ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْمُرْتَدِّ، فَأَنْ لَمْ تَعْلَمْ رِدَّتَهُ وَلَا حَيَاتَهُ وَلَا مَوْتَهُ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْمَفْقُوْدِ.﴾

(أسیر یعنی قیدی: وہ انسان جسے دشمن نے گرفتار کرلیا ہو۔)

میراث میں مسلمان قیدی، جب تک اپنے دین کو نہیں چھوڑتا، کا حکم عام مسلمانوں کے حکم جیسا ہے، اگر اپنے دین سے منحرف ہو جائے تو اس پر مرتد کا حکم لاگو ہو گا اور اس کے ارتداد اور موت وحیات سے لاعلمی کی صورت میں اسے مفقود کا حکم دیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل فی الغرقٰی والحرقٰی والھدمٰی

بیک وقت پانی میں غرق ہونے والے یا جل جانے والے یا کسی چیز کے نیچے دب کر مر جانے والے رشتہ داروں کے احکام

﴿اِذَا مَاتَتْ جَمَاعَةٌ وَّلَا یُدْرٰی اَیُّهُمْ مَّاتَ اَوَّلًا جُعِلُوْا کَاَنَّهُمْ مَاتُوْا مَعًا فَمَالُ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لِوَرَثَتِهِ الْاَحْیَاءِ وَلَا یَرِثُ بَعْضُ الْاَمْوَاتِ مِنْ بَعْضٍ، هٰذَا هُوَ الْمُخْتَارُ، وَقَالَ عَلِیٌّ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: یَرِثُ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ اِلَّا فِیْ مَا وَرِثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ صَاحِبِهٖ.﴾

جب انسانوں کی ایک جماعت لقمہ اجل بن جائے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کون پہلے مرا تو ان کا بیک وقت مرنا تصور کیا جائے گا، (اس صورت میں) مختار مذہب یہ ہے کہ اموات ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے اور ہر ایک کا مال ان کے زندہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

البتہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اموات ایک دوسرے کے وارث بنیں گے، مگر اس حصہ کو نکال کر جس میں وہ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں۔

وضاحت: مثلاً دو بھائی ماجد اور رضوان پانی میں غرق ہو گئے، ہر ایک کے زندہ ورثاء معتق، ماں اور بیٹی ہیں اور ہر ایک کا ترکہ 60 دینار ہے۔ مختار مذہب کے مطابق مسئلہ کا حل اس طرح ہوگا۔

ماجد (میت)

ماں	بیٹی	معتق
1/6	1/2	عصبہ
1	3	2
	6	

رضوان (میت)

ماں	بیٹی	معتق
1/6	1/2	عصبہ
1	3	2
	6	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہی معاملہ رضوان کے ساتھ کرکے ورثاء کے حصص جمع کرلیں۔

﴿وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ.﴾

اور اللہ تعالیٰ حق کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ☆ اللّٰهُ الصَّمَدُ ☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ☆ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ☆

اے ربّ کبریا!

حمد و ثناء، تعریف و توصیف، مدح و ستائش، کبریائی و بڑائی

تیری ذات کے ساتھ مختص ہیں

اے ربّ جلیل!

سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، محمد رسول اللہ ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما

اے ربّ غفور!

مجھے، میرے والدین، میرے مشائخ اور تمام مومنوں کو بخش دے۔

﴿آمین یا رب العالمین﴾

محمد محفوظ اعوان

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

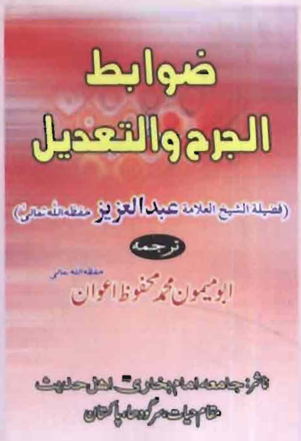

☆ اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی منفرد کاوش

☆ اصول جرح وتعدیل، قواعد علم الرجال کا بہترین مجموعہ

☆ اسلامی یونیورسٹیز اور جامعات کے نصاب میں شامل

☆ حدیث پر حکم لگانے میں ممد ومعاون

☆ تحقیق حدیث میں مفید ترین

تشنگانِ علوم وفنون کا مرکز، دینی ودنیاوی علوم کا حسین امتزاج، فرقہ واریت سے بالاتر، سلف
کے منہج کا علمبردار، فہم محدثین کا داعی، سلفی المنہج کہنہ مشق اساتذہ پر مشتمل،
طلبہ کی ہمہ وقت نگرانی اور تربیت کیلئے کوشاں

مقام حیات، سرگودھا

جامعة الامام البخاری لأهل الحدیث

درسِ نظامی کے سال اول، دوم، سوم اور شعبہ تحفیظ القرآن الکریم میں انٹرویو کے بعد
داخلہ 6 شوال 1425ھ (20 نومبر 2004ء) سے شروع ہوگا۔

(ہر سال درسِ نظامی کی ایک ایک کلاس کا اضافہ ہوگا۔ إن شاء اللہ)

الداعی الی الجامعة

سید محمد سبطین شاہ نقوی حفظہ اللہ تعالیٰ مدیر جامعہ ہذا